UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234406

UNIVERSAL
LIBRARY

عدد ۱۰۰۰

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب بعزالدین رحمہ اللہ

جس میں ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور بنی صلعم و خلفائے راشدین و بنی امیہ

بنی عباس اور غیر تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام حاضرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا

ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد دوم

جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر تمام انبیاء اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور غیر شاہان ایران و توران اور یمن و مصر و اہل روم و فرنگ و اقوام عرب کے حال سے

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رام پور نے بمعاونت مترجم مدرسۂ علوم و فنون سرکار نظام

سے

اول سے آخر دے تک میں ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عالم آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۵۰۱ عیسوی مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

(تمام حقوق طبع محفوظ ہیں)

(طبع اول) قیمت مجلد دو روپیہ چھ

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفاے راشدین وبنی امیہ

بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا

ایسے شرح وبسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد دوم

جس مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر تمام انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران وتوران اور یمن ومصر وبابل ویونان اور اقوام عرب کا بھی ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب متوطن رام پور ومترجم سررشتہ علوم وفنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردو سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۸ھ

(تمام حقوق طبع محفوظ ہین) - - - - (طبع اول) - - - - - قیمت فی جلد دو روپیہ چار آنہ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد دوم

فقرہ	مضمون	صفحہ
	فہرست مضامین ہذا - - -	۳
	دیباچہ مترجم - - - - - -	۱۹
	اصل کتاب - - - - - -	۲۱
	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور اونکے زمانہ کی حوادث	
۱	حضرت موسیٰ کی عمر اور اونکی ماں باپ بی بی اور اونکا فرعون اور اون کے	
	مددگار حضرت ہارون - - -	۲۱
۲	فرعونکا بنی اسرائیل کی بچونکو قتل کرنا	۲۲
۳	فرعون کا حکم کہ بنی اسرائیل کے	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	بچے ایک سال قتل ہون اور	
	دوسرے سال نہون اور حضرت	
	ہارون اور موسیٰ کی پیدائش	۲۵
۴	حضرت موسیٰ کی ماں کا حضرت	
	موسیٰ کو دریا مین ڈالدینا۔	،،
۵	فرعون کی بی بی آسیہ کا حضرت	
	موسیٰ کو دریا سے نکالنا اور	
	فرعون سے سفارش کرکے	
	اونہین قتل سے بچانا۔	۲۶
۶	حضرت موسیٰ کی ماں کا اپنے	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	بیٹے کی انّا مقرر ہونا اور فرعون کا اونہین اپنا بیٹا کرنا ۔ ۔ ۔ ۔	۲۷
۷	حضرت موسیٰ کا فرعون کی ڈاڑھی کھسوٹنا اور اوس کا ذبح کرنے کا حکم دینا مگر حضرت موسیٰ کے ہاتھہ جلاد لینے پر اونہین چھوڑ دینا ۔ ۔	۲۸
۸	حضرت موسیٰ کا ایک اسرائیلی کی حمایت مین ایک قبطی کو قتل کرنا ۔	۲۹
۹	اس اسرائیلی کا غلطی سے حضرت موسیٰ کو قاتل بیان کرنا اور اون کا مصر سے بھاگنا ۔ ۔ ۔	۳۱
۱۰	حضرت موسیٰ کا راستہ کی تکالیف جھیل کر مدین پہونچنا ۔ ۔ ۔	۳۲
۱۱	حضرت موسیٰ کا شعیب کی بیٹیون کے جانورون کو پانی پلانا اور اون کے گھر جانا ۔ ۔ ۔ ۔	۳۳
۱۲	حضرت شعیب کا اپنی بیٹی سے حضرت موسیٰ کا نکاح کرنا ۔ ۔ ۔	۳۴
۱۳	حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت شعیب کا اوسے حضرت موسیٰ کو دینا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۳۶
۱۴	حضرت موسیٰ کا اپنی بی بی کو لیکر مدین سے روانہ ہونا اور سردی مین آگ کی تلاش مین نکلنا اور ایک عجیب آگ دیکھنا ۔	۳۷
۱۵	حضرت موسیٰ کے ساتھہ آگ مین سے خدا کا باتین کرنا اور عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیکر اونہین فرعون پاس جانے کا حکم دینا اور اون کی درخواست پر حضرت ہارون کو بھی اونکا شریک کرنا	۳۸
۱۶	حضرت موسیٰ کا مصر جانا اور حضرت ہارون کو اپنے ساتھہ لینا ۔ ۔	۴۲
۱۷	حضرت موسیٰ اور ہارون کا فرعون پاس جانا اور حضرت موسیٰ کا عصا اور	
۱۷	ید بیضا کا معجزہ اوسے دکھانا ۔ ۔	۴۳

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۸	حضرت موسیٰ کو تبلیغ رسالت مین نرمی کا حکم اور فرعون کا اونکی ایذا کا ارادہ کرنا۔	۴۵
۱۹	حضرت موسیٰ کا اور ساحرون کا مقابلہ اور حضرت موسیٰ کا غالب رہنا۔ ۔	۴۶
۲۰	ساحرون کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون کا اونمین اور خرقیل اور اوسکی بی بی کو قتل کرنا	۴۸
۲۱	آسیہ کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون کا اوسے بھی قتل کرنا ۔ ۔ ۔	۵۰
۲۲	فرعون کا بنی اسرائیل کو تنگ کرنا اور حضرت موسیٰ کا اونھین تسلی دینا ۔ ۔	۵۱
۲۳	خدا تعالیٰ کا فرعونیون پر مصائب کا نازل کرنا مگر پھر بھی اون کا ایمان نہ لانا	۵۳
۲۴	حضرت موسیٰ کا مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر بھاگنا اور دریای نیل کے پار ہوجانا	۵۵
۲۵	فرعون کا اور اوس کے ساتھیون کا دریای نیل مین غرق ہونا۔	۵۶
۲۶	بنی اسرائیل کی بتون کے پرستش کی آرزو اور یوشع اور کالب کا فوج	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	لیکر فرعون کے ملک کو لوٹنا۔	۵۸
۲۷	حضرت موسیٰ کا توریت لینے کے لئے کوہ طور پر روزہ رکھکر جانا ۔ ۔	″
۲۸	سامری کا بنی اسرائیل کے لوٹکے زیور سے گوسالہ بنانا اور بنی اسرائیل کا اوسے پوجنا ۔ ۔ ۔ ۔	۵۹
۲۹	گوسالہ کی پرستش کی نسبت حضرت موسیٰ اور خدا تعالیٰ کی گفتگو اور حضرت موسیٰ کا خدا کو دیکھنے کی درخواست کرنا مگر نہ دیکھ سکنا۔	۶۱
۳۰	حضرت موسیٰ کا تختیان لانا اور بچھڑے کی عبادت کی وجہ سے حضرت ہارون پر غصہ کرنا اور سامری کو نکالنا اور بچھڑے کو جلاکر پھینک دینا	۶۲
۳۱	گوسالہ پرستی کی سزا مین قتل اور پھر خطا کا معاف ہونا۔ ۔ ۔ ۔	۶۳
۳۲	حضرت موسیٰ کا ستر آدمیون کو لیکر میقات پر جانا اور اُن لوگون	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کا خدا کی باتین سننا اور مرکر پھر جی اٹھنا	٦٤
٣٣	بنی اسرائیل کا موسیٰ کی شریعت کے ماننے سے انکار اور پھر خوف سے قبول کرنا اور حضرت موسیٰ کے چہرہ کا نور۔	٦٥
٣٤	ایک اسرائیلی کا اپنے بنی عم کو مار کر کسی دوسرے پر دعویٰ کرنا اور قاتل کی تحقیقات کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک گای ذبح کروانا اور مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کو بتانا۔	٦٦
	بنی اسرائیل کے وہ حالات جو تیہ مین گزرے اور حضرت ہارون کی وفات	
٣٥	حضرت موسیٰ کا ارادہ اریحا پر قبضہ کرنیکا اور وہان سے جاسوس بھیجکر خبر منگانا۔	٦٩
٣٦	بنی اسرائیل کا اریحا پر حملہ کرنیسے انکار اور بیابان مصر مین بھٹکتا پھرنا اور حضرت موسیٰ کا عوج کو قتل کرنا۔	٧٠
٣٧	حضرت ہارون کی وفات	٧٢
	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات	
٣٨	حضرت موسیٰ کی آندہی کے آنے سے وفات اور یوشع پر اون کے قتل کا الزام اور دوسری روایت حضرت یوشع کی نبوت کے حسد سے اون کا مرنا۔	٧٣
٣٩	حضرت موسیٰ کی وفات کی نسبت دوسری دو روایتین۔	٧٥
٤٠	حضرت موسیٰ کی عمر اور اون کا زمانہ اور یوشع کی نبوت۔	٧٦
	یوشع بن نون علیہ السلام اور مدینۃ الجبارین کی فتح	
٤١	اس باب مین اختلاف ہے کہ اریحا کو موسیٰ نے فتح کیا یا یوشع نے	٧٧
٤٢	حضرت موسیٰ کی چڑہائی جبارین پر اور بلعم کا بنی اسرائیل پر بددعا	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کرنا مگر اوس سے اوس کی	
	زبان باہر نکل پڑنا	۷۷
۴۳	زمری کا زنا کرنا اور اوس سے	
	بنی اسرائیل پر طاعون کا آنا اور فنحاس	
	کا زمری کو قتل کرنا اور طاعون کا	
	اوٹھنا اور یوشع کا اریحا کو فتح کرنا	۷۹
۴۴	آفتاب کا معجزہ اور حضرت یوشع	
	کا تمام شام پر قبضہ اور وفات اور	
	کالب بن یوفنا کا سردار ہونا ...	۸۱
۴۵	جبارین کا افریقہ مین جانا اور بربریون	
	کا اون کی اولاد مین ہونا	۸۲
	قارون کے حالات	
۴۶	قارون اور اوس کا مال و دولت	
	اور اوس سے غرور	۸۳
۴۷	قارون کا بنی اسرائیل کے کچھ	
	آدمیونکو بہکا کر حضرت موسیٰ پر زنا کی	
	تہمت لگانا اور اوس کا جھوٹ ثابت ہونا	۸۴
۴۸	حضرت موسیٰ کی بددعا سے قارون	
	کا زمین مین دہس جانا۔	۸۵
	منوچہر کے بعد فارس کے پادشاہ	
۴۹	افراسیاب کا غلبہ ملک فارس	
	پر اور منوچہر کے پوتے زو کی پیدائش	۸۶
۵۰	زو کا دامن کوہ مین نانا اور افراسیاب کو	
	فارس سے نکالنا اور روز آبان	
	کی عید	۸۷
۵۱	زو کا ملک کو آباد کرنا اور اوس کا	
	وزیر کرشاسپ	۸۸
	کیقباد کی سلطنت	
۵۲	کیقباد اور اوس کا انتظام اور	
	شاہان کیانیہ کا اوسکی نسل مین ہونا	۸۹
	زو اور کیقباد کے عہد کے حوادث بنی اسرائیل مین اور حزقیل کی نبوت	
۵۳	حضرت حزقیل کا ہزارون مردون	
	کو زندہ کرنا	//

فقرہ	مضمون	صفحہ
	حضرت الیاس علیہ السلام	
۵۴	حضرت الیاس کی نبوت اور اخاب	
	بادشاہ کا مومن ہوکر بت پرست ہوجانا	۹۲
۵۵	اخاب کی بی بی کا ایک مومن ہمسایہ	
	کو قتل کرکے اوسکا باغ لے لینا	۹۳
۵۶	حضرت الیاس کی قوم کی بت پرستی	
	اور اون پر قحط کی مصیبت اور الیاس	
	کا فرشتہ صفت بننا اور اون کے	
	شاگرد یسع - - - - -	۹۴
	حضرت یسع علیہ السلام کی	
	نبوت اور بنی اسرائیل سے	
	تابوت السکینہ کا چھن جانا	
۵۷	حضرت یسع کی نبوت اور تابوت	
	سکینہ کی حقیقت اور اوس کی برکت	۹۶
۵۸	بنی اسرائیل سے تابوت کا چھن جانا	
	اور اون کی حکومت کا تزلزل اور	
	اون مین نبوت کا پھر قایم ہونا - -	//
۵۹	شموئیل نبی تک اسرائیل کی حکام کے	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	نام اور مدت حکومت -	۹۷
	اشموئیل اور طالوت کا ذکر	
۶۰	بنی اسرائیل کی دعا سے اشموئیل نبی	
	کا پیدا ہونا - - - - -	۹۹
۶۱	حضرت اشموئیل کی نبوت اور اون کا	
	بنی اسرائیل کا منتظم مقرر ہونا - . . .	۱۰۰
۶۲	جالوت کا ظلم اور بنی اسرائیل کی درخواست	
	بادشاہ کے لیے اور شموئیل کا طالوت	
	کو بادشاہ کرنا اور تابوت سکینہ کا بنی	
	اسرائیل کو ملنا اور اون پر جہاد کا	
	حکم ہونا - - - - - -	۱۰۱
۶۳	طالوت کا بنی اسرائیل کو لیکر جالوت	
	کے مقابلہ کو جانا اور بنی اسرائیل	
	کے اکثر آدمیون کا میدان جنگ	
	سے بھاگ جانا اور باقیون کا	
	میدان مین جمے رہنا - - -	۱۰۳
۶۴	حضرت داؤد اور اون کی نبوت	
	کی نشانیان اور اون کا جالوت کو مارنا	

فقرہ	مضمون	صفحہ
۶۵	طالوت کا داؤد کو بیٹی دینا اور سلطنت مین شریک کرلینا مگر حسد سے اونکے قتل کے درپے ہونا اور اونکا بھاگ جانا	۱۰۶
۶۶	طالوت کا علما کو قتل کرنا اور ظلم کی ندامت سے رونا اور توبہ کے قبول ہونیکے لئے جہاد کرکے مرجانا۔ ۔ ۔	۱۰۷
	حضرت داؤد کی بادشاہی	
۶۷	حضرت داؤد کی بادشاہی اور اون کی خوش الحانی اور عبادت۔ ۔ ۔ ۔	۱۰۹
۶۸	الیہ والون کا بند ہوجانا۔ ۔ ۔ ۔	۱۱۰
	حضرت داؤد کی آزمایش اوریا کی بی بی کے ذریعہ سے	
۶۹	حضرت داؤد کے اوقات کی تقسیم اور بیبیون کی تعداد اور اللہ تعالی سے اون کا اپنے آزمانے کی درخواست کرنا۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۱۱
۷۰	داؤد کا اوریا کی بی بی پر فریفتہ ہونا اور اوریا کا قتل اور داؤد کا اوس کی عورت سے نکاح۔ ۔ ۔ ۔	۱۱۲
۷۱	فرشتونکا حضرت داؤد سے ایک سوال پیش کرنا اور اونمین اپنی خطا پر متنبہ ہونا	۱۱۳
۷۲	حضرت داؤد کی دعا خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت کے لئے اور اوس کا قبول ہونا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۱۴
۷۳	حضرت داؤد کے بیٹے ایشا کی بغاوت اور اوس کا قتل۔ ۔ ۔	۱۱۶
	بیت المقدس کی تعمیر اور حضرت داؤد کی وفات	
۷۴	حضرت داؤد کا بیت المقدس کی جگہ تجویز کرکے اوس کی تعمیر کی ابتدا کرنا اور سلیمان کا اوسے بنانا	۱۱۷
۷۵	حضرت داؤد کی وفات اور اون کی اولاد اور عمر وغیرہ۔ ۔ ۔	۱۱۸
	سلطنت سلیمان بن داؤد علیہ السلام	
۷۶	حضرت سلیمان کی سلطنت اور جنون	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	پیوؤن ہوا اور پرندون کا اونکا تابع ہونا	۱۱۹
۷۷	بکریون سے ایک کھیت کے نقصان مین حضرت داؤد کا فیصلہ اور حضرت سلیمان کی راے سے اوس مین اصلاح	//
۷۸	سلیمان کے عادات اور ہوا کا اونکی اطاعت کرنا	۱۲۱
	سلیمان اور بلقیس کا قصہ	
۷۹	بلقیس کے نسب کا ٹھیک معلوم نہ ہونا	//
۸۰	بلقیس کے باپ کا جنات مین پہونچنا اور اونکی بیٹی سے بیاہ کرنا اور بلقیس کی پیدائش کی جھوٹی کہانی ...	۱۲۲
۸۱	بلقیس کا بادشاہ ہونا	۱۲۵
۸۲	بلقیس کے کثرت لشکر کی جھوٹی روایتین	۱۲۶
۸۳	حضرت سلیمان کے ہدہد کی غیر حاضری اور اوس کا بلقیس کے یہان جانا اور اوس کی خبر لاکر سلیمان کو دینا	۱۲۷
۸۴	حضرت سلیمان کا بلقیس کو اطاعت کے لئے لکھنا اور اوسکا سلیمان کو تحفہ بھیجنا	۱۲۹
۸۵	بلقیس کا حضرت سلیمان کے پاس آنا اور ایک شخص کا بلقیس کے تخت کو سلیمان کے پاس لے آنا	۱۳۰
۸۶	حضرت سلیمان کا بلقیس سے شیش محل مین ملاقات کرنا۔	۱۳۱
۸۷	حضرت سلیمان اور بلقیس کے نکاح کی روایتین	۱۳۲
	سلیمان کا اپنی بی بی جرادہ کے باپ پر چڑھائی کرنا اور جرادہ سے نکاح اور اون کے گھر مین بت پرستی اور اون کے خاتمہ کا کھوجانا اور پھر اون کی حکومت واپس ہونا	
۸۸	سلیمان کا جرادہ کو پکڑا کر لانا اور نکاح	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کرنا اور اوس کا اپنے باپ کی صورت بنوا کر اون کے گھر مین اوس کی پرستش کرنا۔	۱۳۳
۸۹	آصف کا سلیمان کو بت پرستی کی خبر دینا اور سلیمان کا اللہ تعالی کی جناب مین توبہ کرنا۔	۱۳۵
۹۰	صخر الجنی کا سلیمان کی مہر لیکر بادشاہ ہونا اور سلیمان کا مچھلیان ڈھونا اور اپنا پیٹ پالنا۔	۱۳۶
۹۱	صخر کی نسبت بنی اسرائیل کا شبہ اور اوس کا بھاگنا اور خاتم دریا مین ڈالنا اور سلیمان کا مچھلی کے پیٹ سے نکالکر اوسے پہننا اور بادشاہ ہونا	۱۳۷
	حضرت سلیمان کی وفات	
۹۲	دیوؤنکا سلیمان کے لئے مکانات بنانا اور ایک درخت کا اون کی موت کی خبر دینا۔	۱۴۰
۹۳	سلیمان کی وفات اور جنون کا غیب دان نہ ہونے کا ثبوت	۱۴۱
۹۴	دیوؤن کا دیمک کے لئے مٹی پانی لاکر دینا۔	۱۴۲
۹۵	دیوؤن پر سلیمان کے زمانہ مین سختی اور سلیمان کی عمر وغیرہ۔	〃
	کیقباد کے بعد فارس کی بادشاہ	
۹۶	کیکاؤس کا بادشاہ ہونا اور اپنے بیٹے سیاوش کو افراسیاب سے لڑنے کے لئے بھیجنا۔	۱۴۳
۹۷	سیاوش کا افراسیاب سے لڑنے کو جانا مگر کیکاؤس کے خلاف اوس سے جا ملنا اور اوس کی بیٹی سے بیاہ کرنا۔	۱۴۴
۹۸	افراسیاب کا سیاوش کو قتل کرنا اور کیخسرو کا پیدا ہونا اور کیکاؤس کا رستم اور طوس کو انتقام کے لئے بھیجنا۔	۱۴۵

فقرہ	مضمون	صفحہ
۹۹	کیکاؤس کے لئے جنون اور دیوون کا مسخر ہونا اور آسمان پر چڑھنا اور اوس کی حکومت مین ضعف کا آنا اور مین پر جانا اور وہان قید ہونا اور رستم کا اوسے چھڑانا - - - - -	۱۴۶
	کیخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس کی بادشاہی	
۱۰۰	کیخسرو کا بادشاہ ہونا اور سیاوش کے انتقام کے واسطے طوس کو افراسیاب پر بھیجنا اور فرود کا قتل اور ایرانیون کی شکست - - - - -	۱۴۸
۱۰۱	کیخسرو کی افراسیاب پر کمر چڑھائی اور افراسیاب کی شکست اور گرفتار ہوکر قتل ہونا - - - - - -	۱۴۹
۱۰۲	کیخسرو کا سلطنت ترک کرکے غائب ہوجانا اور لہراسپ کا بادشاہ ہونا -	۱۵۱
	بنی اسرائیل کا حال حضرت سلیمان کے بعد	
۱۰۳	بنی اسرائیل کی سلطنت کے دو ٹکڑے ہونا رحبعم و افیا و اسا کی بادشاہی - - - - - -	۱۵۱
	اسا بن افیا اور رخ ہندی (یا راجہ ہند) کی لڑائی	
۱۰۴	بنی اسرائیل کے کچھ لوگون کا ہند مین آنا اور یہان کے ایک راجہ کو اسار چڑھا کر لے جانا - - -	۱۵۲
۱۰۵	اسا کا جناب باری مین دعا کرنا اور غیب سے مدد کا وعدہ ہونا -	۱۵۳
۱۰۶	رخ اور اسا کی لڑائی اور ہندی فوج کی بالکل تباہی - - - - -	۱۵۵
۱۰۷	عزلیا اور یواش اور غوزیا اور یوشام اور خرقیا کی بادشاہی - -	۱۵۶
	حضرت شعیا اور بنی اسرائیل کا وہ بادشاہ جو اون کے وقت مین تھا اور سنحاریب کا بنی اسرائیل پر جانا	
۱۰۸	بنی اسرائیل کے دو مرتبہ بڑی بڑی	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	فساد کرنے پر اون کی سزا - - -	۱۵۷
۱۰۹	صدقیا پر سنحاریب کی لشکر کشی اور	
	اوس کے لشکر کا غارت ہونا - - -	۱۵۸
۱۱۰	اسی قصہ کی دوسری روایت - -	۱۶۰
۱۱۱	حزقیا و منشا و امون و یوشیا و	
	یاہوا حاز و یویاقیم و یویاحین و صدقیا	
	کی بادشاہی - - - - - -	۱۶۱
۱۱۲	شعیا نبی کا ایک درخت مین گھس جانا	
	اور بنی اسرائیل کا اوسے چیر ڈالنا -	۱۶۲
	لہراسپ اور اوس کے بیٹے	
	بشتاسب (یا گشتاسب)	
	کی بادشاہی اور زردشت	
	کا ظاہر ہونا۔	
۱۱۳	لہراسپ کی بادشاہی اور بلخ شہر	
	کا بسانا اور اوس کی سلطنت کی عظمت	//
۱۱۴	زردشت کا ظہور اور بشتاسب کا اوسکا	
	معتقد ہونا اور دین مجوس کا رواج	
	اور کتاب استاوزند - - - -	۱۶۳

فقرہ	مضمون	صفحہ
	بخت نصر کا بنی اسرائیل پر حملہ	
۱۱۵	بخت نصر کا زمانہ اور اوس کے	
	ابتدائی حالت کی ایک کہانی -	۱۶۶
۱۱۶	بخت نصر فقیر کا بادشاہ بابل کے	
	جاسوس کے ساتھ شام کو جانا اور	
	وہان کی خبرین لاکر بادشاہ کو دینا	۱۶۷
۱۱۷	قدس پر بخت نصر کی چڑہائی کی	
	ظاہری وجہ - - - - - -	۱۶۸
۱۱۸	بنی اسرائیل کی معصیت اور اللہ تعالے	
	کا ارمیا نبی کے ذریعہ سے اونہین	
	ڈرانا مگر اون کا معاصی سے باز	
	نہ آنا - - - - - - -	۱۶۹
۱۱۹	فرشتہ کا حضرت ارمیا کے	
	پاس آنا اور اونکا بنی اسرائیل پر	
	بددعا کرنا - - - - - -	۱۷۱
۱۲۰	بخت نصر کا بیت المقدس کو خراب	
	اور بنی اسرائیل کو گرفتار کرکے بابل	
	کو لیجانا اور ارمیا کی عمر بڑی ہونا -	۱۷۳

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۲۱	بخت نصر کا خواب اور دانیال کا اوس کی تعبیر بتانا ۔	۱۷۴
۱۲۲	بخت نصر کا دانیال وغیرہ اسرائیلیون کی عزت کرنا اور بابلیون کا حسد اور بخت نصر کی موت ایک مچھر کے ذریعے	۱۷۵
۱۲۳	دانیال کی وفات ۔	۱۷۷
۱۲۴	بنی اسرائیل کی واپسی شام کو اور بیت المقدس کی تعمیر	۱۷۸
۱۲۵	حضرت ارمیا کا اور اون کے گدہے کا سو برس تک مر کر پھر زندہ ہونا ۔	۱۷۹
۱۲۶	عزیز کا زندہ ہونا اور از سر نو توریت بنا کر بنی اسرائیل کو دینا ۔	۱۸۱
	بخت نصر کی چڑھائی عرب پر	
۱۲۷	بخت نصر کا عربون کو انبار اور حیرہ مین بسانا اور سعد بن عدنان کا حران جانا	۱۸۳
۱۲۸	بخت نصر کی چڑھائی بغداد اور حجاز پر اور عدنان سے لڑائی اور سعد بن عدنان	
	کا مکہ لوٹ آنا اور نزار کی پیدائش	۱۸۴
	بشتاسپ اور اوس کے زمانہ کے واقعات اور اوسکے باپ لہراسپ کا قتل	
۱۲۹	بشتاسپ اور حرزاسپ کی لڑائی اور ترکون کی شکست ۔	۱۸۵
۱۳۰	بشتاسپ کا اسفندیار کو قید کر کے گوشہ نشین ہو جانا اور حرزاسپ کا حملہ بشتاسپ پر ۔	۱۸۶
۱۳۱	اسفندیار کا قید سے نکلکر حرزاسپ کو دفع اور قتل کرنا اور توران پر قبضہ	۱۸۷
۱۳۲	رستم کا اسفندیار کو قتل کرنا اور بشتاسپ کی موت اور ایک اسرائیلی کا اوس کے پاس جانا ۔	۱۸۸
	ایام کیکاؤس سے بہمن بن اسفندیار کے زمانہ تک یمن کے بادشاہ	
۱۳۳	یاسر ین کے بادشاہ کا وادی	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	الرمل تک جانا اور وہان پتلا بنا کر نصب کرنا	۱۸۹
۱۳۴	تبع اسعد ابوکرب اور چین تک اوسکی چڑھائی کے لئے بے سروپا روایت	۱۹۰
	اردشیر بہمن اور اوسکی بیٹی ہمائی	
۱۳۵	اردشیر بہمن اور اوس کی حکومت —	۱۹۲
۱۳۶	ہمائی بنت بہمن کی سلطنت اور دارا کا بادشاہ ہونا — — — —	۱۹۳
۱۳۷	بیت المقدس کے خراب رہنے کی مدت کی تعداد —	۱۹۴
	دارای اکبر اور دارای اصغر اور ذوالقرنین کے حال کیساتھ اوس کی ہلاکت کی کیفیت	
۱۳۸	دارا کی بادشاہی اور اوس کی خوش انتظامی اور دارا ابن دارا کی بدانتظامی	۱۹۵
	سکندر ذوالقرنین	
۱۳۹	سکندر اور اوس کا دارا کو خراج نہ بھیجنا اور دارا اور سکندر کی مراسلت	۱۹۶
۱۴۰	دارا اور سکندر کی لڑائی اور دارا کا قتل	۱۹۸
۱۴۱	سکندر کی کامرانی ایران اور ہندوستان میں اور اوسکا نسب	۲۰۰
۱۴۲	چین کی بادشاہ کا سکندر پاس آنا اور ایک تیلث محاصل پر صلح ٹھیرانا اور پھر اپنی قوت دکھا کر دوچند دینا	۲۰۱
۱۴۳	ذوالقرنین کا یاجوج ماجوج کو روکنے کیواسطے دیوار بنانا	۲۰۳
۱۴۴	سکندر کا آبحیات کی تلاش میں جانا اور ناکام پھرنا اور حضرت خضر کا آبحیات پینا — —	۲۰۵
۱۴۵	سکندر کی وفات — — — — —	
۱۴۶	سکندر کی موت پر دانشمندوں کے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز اقوال —	۲۰۶
۱۴۷	لڑائی میں سکندر کی چالاکیاں اور دوانوں کی بات	۲۰۹
۱۴۸	اپنے قدیم دشمنوں کو دوست بنانیکی تدبیر	۲۱۱
۱۴۹	سکندر کا ارسطو کی راے سے ایران میں طوائف الملوکی کر دینا	۲۱۲
	سکندر کے بعد اسکی قوم میں کون کون بادشاہ ہوے	
۱۵۰	سکندر کے بعد یونان کے بادشاہ بطلیموس	۲۱۳
۱۵۱	شام میں رومیوں کی حکومت کا آغاز	۲۱۴
	سکندر کے بعد فارس کے بادشاہ جنہیں ملوک الطوائف کہتے ہیں	

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۵۲	سکندر کے بعد فارس مین طوائف الملوکی	۲۱۴
۱۵۳	ارسطاطالیس وغیرہ یونانی حکیم اور سوداعراق مین سکندر کے بعد کی بادشاہ	۲۱۵
	اشک بن اشکان کی حکومت	
۱۵۴	انطیخس کو قتل کرکے اشک کا اور بہرشاپور کا بادشاہ ہونا - - -	۲۱۶
	گودرز کی بادشاہی	
۱۵۵	گودرز کا بیت المقدس کو خراب کرنا اور بلاش کے زمانہ مین رومیون کا فارس پر چڑھنا اور شکست کھانا اور قسطنطنیہ کی آبادی - - - -	۲۱۷
۱۵۶	اشکانی بادشاہون کی مدت حکومت اور اون کے نام - - - -	۲۱۸
	ملوک الطوائف کے زمانہ کے واقعات	
	حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام	
۱۵۷	حنا اور الیشاع اور حنہ کا حاملہ ہونا اور بچے کو محرر کرنا - - - -	۲۲۱
۱۵۸	بی بی مریم کا پیدا ہونا اور حضرت زکریا کے پاس اون کا بیت المقدس مین رہنا	۲۲۲
۱۵۹	حضرت زکریا کی اولاد کی درخواست پر فرشتہ کا اونہین یحییٰ کے پیدا ہونے کی بشارت دینا اور اوس کی نشانی بتانا	۲۲۳
۱۶۰	حضرت یحییٰ کی پیدایش اور اون کا زہد اور عبادت اور خوف خدا - - - -	۲۲۵
۱۶۱	ہیرودس بادشاہ بنی اسرائیل کا حضرت یحییٰ کو قتل کرنا - - - - -	۲۲۷
۱۶۲	حضرت یحییٰ کے قتل پر بخت نصر کی چڑھائی بنی اسرائیل پر اور اس روایت کی غلطی - - - - - - -	۲۲۸
۱۶۳	گودرز کی بیت المقدس پر چڑھائی اور حضرت یحییٰ کے خون کا جوش قتل سے فرو ہونا - - - - -	۲۳۰
۱۶۴	بنی اسرائیل مین دو بڑی بڑی فسادون کی قرآن مین خبر اور اون کا زمانہ - - - - -	۲۳۳

فقرہ	مضمون	صفحہ
	حضرت زکریا کا قتل	
۱۶۵	حضرت زکریا کا خوف سے بھاگنا اور ایک درخت مین گھس جانا اور بنی اسرائیل کا اونھین چیر کر مارنا۔	۲۳۵
	حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت و نبوت اور اخیر وقت تک کے حالات	
۱۶۶	حضرت مسیح کی پیدائش کا زمانہ اور اون کی اور اون کی ماں مریم کی عمر وغیرہ۔	۲۳۶
۱۶۷	مریم کا یوسف سے منسوب ہونا اور ساتھ ساتھ رہنا اور فرشتہ کا ایک تالاب پر آکر اونھین حاملہ کرنا۔	۲۳۷
۱۶۸	یوسف کا مریم کے حاملہ ہونے پر پریشان ہونا اور مریم سے اوسکا حال پوچھنا۔	۲۳۸
۱۶۹	زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل کو سجدہ کرنا اور مریم کے	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	حمل کی مدت	۲۴۰
۱۷۰	بی بی مریم کا درد زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے پاس چلا جانا۔	۲۴۱
۱۷۱	حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے پر اسرائیلیون کا بی بی مریم کو مطعون کرنا	۲۴۲
۱۷۲	یوسف نجار کا مریم اور اون کے بچے کو مصر لیجانا۔	۲۴۴
۱۷۳	حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شیاطین کی حالت۔	۲۴۵
۱۷۴	بی بی مریم کے مصر جانے کا سبب	″
	حضرت مسیح کی نبوت اور اونکے بعض معجزات	
۱۷۵	حضرت عیسیٰ کا بے دیکھے چورونکو بتانا اور خالی مٹکون مین شراب پیدا کرنا۔	۲۴۶
۱۷۶	حضرت عیسیٰ کا ایک مقتول کو زندہ کرنا۔	۲۴۷

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۷۷	حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ سے مختلف رنگونکے کپڑے رنگنا۔	۲۴۸
۱۷۸	حضرت مسیح کی نبوت اور مریضون کا علاج کرنا اور اُن کے حواری ...	۲۴۹
۱۷۹	حضرت عیسیٰ کا زمین سے روٹی پانی نکالنا اور چمگادر کی صورت مین جان ڈالنا اور اندہون کو ڑہیون کو اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت اور سام اور عزیر اور یحییٰ وغیرہ کا زندہ کرنا۔	۲۵۰
	مائدہ کا نازل ہونا	
۱۸۰	حضرت عیسی کی دعا سے خوان کا آسمان سے نازل ہونا۔ ...	۲۵۲
۱۸۱	مائدہ کے انکار سے لوگون کا خنزیر کی صورت بن جانا اور حضرت مسیح اور اون کے حوارین کا اوسے نہ کہانا۔	۲۵۳
۱۸۲	مائدہ سے امیرونکا انکار اور صورت مسخ ہو جانا۔	۲۵۴
	حضرت مسیح کا آسمان پر اُٹھ جانا اور اپنی ماں کے پاس آنا اور پھر آسمان پر چلا جانا	
۱۸۳	یہودیون کا حضرت مسیح اور اون کی ماں پر تہمت لگانا اور عیسیٰ کا آسمان پر اُٹھنا اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا	۲۵۵
۱۸۴	حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور حوارئین سے دعا چاہنا اور اون پر نیند کا غلبہ	۲۵۶
۱۸۵	حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا انکار اور ایک حواری کا انہین پکڑوانا اور یہودیونکا حضرت عیسیٰ کو دہوکہ مین ایک اور شخص کو صلیب پر چڑہانا اور قتل کرنا	۲۵۷
۱۸۶	حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس آسمان سے اُتر کر آنا اور حواریون کو رسول کر کے ملک مین بہیجنا۔ ...	۲۵۹
۱۸۷	یہودیونکا حواریون کو تکلیف دینا اور ہیرودس کا اونہین پکڑنا اور نصرانی ہو جانا	۲۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

جلد اول اور اس جلد دوم مین اور نیز جلد سوم کی چند صفحات مین جو قصص بیان ہوئی ہین وہ وہی ہین کہ جس کی بنا اکثر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر ہی۔ یا مجوسیون اور اہل کتاب کی قدیم زمانہ کی کہانیان اور حکایات ہین اور بہت باتین انمین ایسی بھی بیان کیگئی ہین۔ کہ جو مافوق العادت ہین عقل سلیم اونمین باور نہین کرسکتی اور آج کل کی تاریخی مذاق والے اونکی پڑہنے سے کچھ لطف نہین اوٹھا سکتے۔ اس ہی مناسب تو یہی تہا کہ مین اون دونون جلدونکو نہ چھاپتا۔ مگر چونکہ آیندہ کتاب کا بیان اونکو دیکھے بغیر کچھ بے لطف ہوجاتا۔ اور جب کسی کے ہاتھ مین جلد سوم آتی تو وہ فوراً پہلی جلد اول اور دوم کو دیکھنے کی خواہش کرتا۔ اس لئے اس کتاب کی ایک نہایت قلیل حصہ کو متروک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اوسکو بعینہ ہدیہ ناظرین کردیا۔

سوای اسکے مسلمانون کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہی۔ کہ جو اسی طرح انبیاء اللہ کی حالات پڑہنے اور سننے کو موجب حسنات اور باعث برکات اخروی تصور کرتا ہی۔ اور اونسے بڑی بڑی اخلاقی فوائد اہل اسلام کو حاصل ہوتی ہین۔ فی الواقع گو کہ یہ قصہ کہانیان اور چند مافوق العادت باتین ہین مگر جو اخلاقی اور روحانی فوائد اونسے مترتب ہوتی ہین وہ نہایت بیبہا ہین۔ کوئی اون سے انکار نہین کرسکتا ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ہی۔ کہ انمین قصے کہانیون مین تاریخ کے ایسے اہم واقعات بھی مندرج ہین۔ کہ جو اپنے مابعد کی دنیا کے واقعات متنوعہ اور انقلابات عظیمہ کے اسباب ہوئی ہین۔ اون سے کسی ایسی تاریخ کا جیسی کہ یہ کتاب ہے خالی رہنا قلم ہوجانے کے برابر ہے اسلئے ان دونون جلدونکا چھاپنا نہ صرف مناسب بلکہ سخت ضروری تہا۔

ہان البتہ بعض لوگ یہ کہینگے۔ کہ اگر ایسی ہی ان قصص و حکایات کا چھاپنا ہی ضروری تہا تو اسمین اسکے حواشی مفیدہ لگادیجاتے تاکہ جن سے اونکا مافوق العادت ہونا دفع ہوجاتا۔ اور تاریخی مذاق والے انمین پسند کرنے لگتے اور یہ قصہ کہانیان واقعات حقیقیہ بنکر نہایت دلچسپ اور پر لطف ہوجاتی۔ اسمین شک نہین کہ اگر محنت گوارا کیجاتی تو یہ امر ممکن تہا مگر جس قدر محنت مین یہ حواشی اور نوٹ اوس پر لگائے جاتے اوسی قدر محنت مین ایک جدید اور عمدہ مستقل کتاب ہی طیار

ہوسکتی تھی - جس کا ان حواشی سے کامل معاوضہ کر دینا ناممکن تھا - دوسری یہ کہ اگر مین اس طرح کا کام کرنا چاہون تو جو کام اصل کتاب کے ترجمہ کا مینے شروع کیا ہے اوس کا ختم کرنا بالکل دشوار ہو جاے - اس لئے مین نے بعینہ اصل کا ترجمہ ہی کر دینا مناسب تصور کیا - اور اس اصلاح کو دوسرے اہل علم پر جو اسکے لئے مجھسے بدرجہا بڑھکر لایق ہین محول کر دیا - بہرحال تیسری جلد کے چند صفحون کے سوا آیندہ یہ قصے اب نہین ہین - تیسری جلد سے تاریخ شروع ہو گئی ہے اور وہ ہی حالات باقی تمام کتاب مین لکھے گئے ہین جو درحقیقت دنیا مین واقع ہوئے ہین یا ہوا کرتے ہین -

مین نے اس کتاب کے مضامین کو فقرات مین جدا جدا لکھا ہے - اور اون فقرات پر نمبر ڈالکر اونکے مضامین کا خلاصہ بھی درج کر دیا ہے جس سے واقعات کے اسباب و نتایج اور مفید رائین بھی بکمال ایجاز و اختصار معلوم ہوتی ہین - اور کتاب کے مضامین ایک آئینہ کیطرح روشن ہو گئے ہین - اور جو عبارتین اصل کتاب کی پوری پوری مفصل نہین ہین اور بعض جگہہ مجملاً اور پیچیدہ طور پر بیان کی گئی ہین اونکے مطالب بھی اکثر اونسے سمجھ مین آجاتے اور اونکی تفصیل و تشریح بھی ہو جاتی ہے ناظرین کو چاہیے کہ کتاب کے پڑھتے وقت خلاصہ کو بھی ضرور دیکھہ لیا کرین -

اس کتاب کے چھاپ کر مشتہر کرنیمین مین حتی الامکان نہایت جلدی کر رہا ہون - روپیہ کی قلت کے سبب سے دیر ہوتی ہے تاہم میری جو حالت اس وقت ہے اوس سے یہ امید ہے کہ اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئے تو کل کتاب دو سال کی مدت مین چھپ کر طیار ہو جائیگی - آیندہ کسی کام کا پورا کرنا فاعل حقیقی کی ید قدرت مین ہے جو وہ چاہیگا وہ ہی ہوگا -

آخر پر مین شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی - اے - بی - ایل معتمد سررشتہ تعمیرات و آبپاشی و سررشتہ ریلوے و سررشتہ صفائی و سررشتہ معدنیات و سررشتہ علوم و فنون کا شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ جنکی سایۂ عاطفت و کرم مین میری اوقات بسری ہوتی ہے اور اپنے مفوضہ سرکاری کام انجام دینے کے بعد اس قدر فرصت ملجاتی ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل مین اپنی اوقات کسی قدر صرف کر سکتا ہون - اللہ تعالی جناب ممدوح کو جزاے خیر عطا فرماے -

محمد عبد الغفور خان رامپوری

۵ شعبان سنہ ۱۳۱۸ ہجری



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور اونکے زمانہ کے حوادث

۱۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور اونکے ماں باپ بی بی اور اونکا فرعون اور اون کے مددگار حضرت ہارون

کہتے ہین کہ اون کا نام موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ اور لاوی حضرت یعقوب کے ۸۹ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اور قاہث لاوی کی ۴۶ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اور قاہث کا بیٹا یصہر تھا۔ اور یصہر کا بیٹا عمران جب پیدا ہوا ہے تو اوس کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ اور اوس کی کل عمر ۱۳۷ برس کی تھی اور عمران کے ستر برس کی عمر مین حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور عمران کی کل عمر ۱۳۷ برس کی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کی ماں لوحانذ تھی اور ان کی بی بی صفورا بنت شعیب علیہ السلام تھی۔ اور ان کے زمانہ مین مصر کا فرعون قابوس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کے زمانہ مین

تھا۔ اور اس فرعون کی بی بی کا نام آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید تھا۔ اور یہ ریان حضرت یوسف اول والا فرعون تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل مین سے تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے ندا آئی تو اونہین معلوم ہوا کہ قابوس مصر کا فرعون مرگیا۔ اور اوس کا بھائی ولید بن مصعب اوس کا جانشین ہوا۔ اس کی بڑی عمر ہوئی تھی۔ اور قابوس سے بھی زیادہ ظالم اور بدکار تھا۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ اور ہارون دونو اوس کے پاس رسول ہوکر جائین کہتے ہین۔ کہ اس ولید نے آسیہ سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کرلیا تھا۔

پھر حضرت موسیٰ فرعون کی طرف حضرت ہارون کے ساتھ رسالت پر گئے۔ ان واقعات کے سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اسّی برس بعد بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہین۔ پھر وہ وہان سے گزر کر اور دریا کو عبور کرکے تیہ مین پہونچے۔ اور وہان سے وہ جس وقت حضرت یوشع بن نون کے ساتھ نکلے ہین تو چالیس برس گزر چکے تھے۔ اس طرح پر حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اون کی وفات تک ایکسو بیس ۱۲۰ برس ہوتے ہین یعنی حضرت موسیٰ کی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر ہوئی ہے۔

۲۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بچون کو قتل کرنا۔ حضرت ابن عباس وغیرہ کہتے ہین۔ کہ ایک شخص کی باتین دوسرے کی باتون مین داخل ہوگئی ہین۔ جب حضرت یوسف نے وفات پائی۔ اور اون کے زمانہ کا پادشاہ مرگیا۔ اور اوس کے بعد مصر مین فرعون یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑھایا تو اس زمانہ مین ہمیشہ وہ فرعونون کے ماتحت رہے۔ مگر جو اون کا دین حضرت یوسف اور یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم نے مقرر کردیا تھا اوسی پر چلتے تھے۔ اور اسلام کو مانتے

تھے۔ پھر جب حضرت موسیٰ کا فرعون ہوا۔ جو اللہ کا بڑا ہی نافرمان اور اپنے ماسبقونین سے سب سے زیادہ بدزبان اور بڑی عمر والا تھا۔ اور جس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہین تو اس نے بنی اسرائیل کو بڑی ایذا دینا شروع کی۔ اور اونہین غلام بنالیا۔ اور اون پر بڑی مصیبت ڈالدی۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ وہ اونہین اس بلا سے نجات دے۔ تو حضرت موسیٰ بڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونہین رسول کیا۔ حضرت موسیٰ کی ولادت سے پہلے فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ "بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی ہے۔ اور مصر کے تمام مکانات پر پھیل گئی ہے۔ اور اوس سے قبطی جل رہے ہین مگر بنی اسرائیل کو اوس سے کچھ نقصان نہین پہونچا ہے۔ بلکہ مصر والون کے گھر تباہ و برباد ہو گئے ہین۔ اس واسطے اوس نے اپنے ساحرون اور منجمون اور کاہنون کو بلایا۔ اور اون سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ اونہون نے کہا۔ کہ اس شہر یعنی بیت المقدس سے جہان سے بنی اسرائیل آئے ہین ایک شخص نکلے گا اور اوس کے ہاتھ سے مصر کی تباہی ہوگی۔ اس لیے فرعون نے حکم دیدیا۔ کہ بنی اسرائیل کے جو بچے پیدا ہون اوس مین سے لڑکے ذبح کر دے جائین اور لڑکیان رکھ لی جائین۔ یہ بھی کہتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ کا زمانہ قریب آیا۔ تو فرعون کے پاس اوسکے منجم اور ستارہ شناس آئے اور کہا۔ کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا زمانہ بہت نزدیک آگیا ہے وہ تیرا ملک چھین لے گا اور تیرے اوپر غالب ہو جاے گا۔ اور تیرے دین کو بدل دیگا۔ اس لیے اوس نے حکم دیدیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بچے مار ڈالے جایا کرین۔

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۷۷	حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ سے مختلف رنگونکے کپڑے رنگنا۔	۲۴۸
۱۷۸	حضرت مسیح کی نبوت اور مریضون کا علاج کرنا اور اُن کے حواری ۔۔۔	۲۴۹
۱۷۹	حضرت عیسیٰ کا زمین سے روٹی پانی نکالنا اور چمگادر کی صورت مین جان ڈالنا اور اندھون کو ڑہیون کو اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت اور سام اور عزیر اور یحییٰ وغیرہ کا زندہ کرنا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۵۰
	مائدہ کا نازل ہونا	
۱۸۰	حضرت عیسیٰ کی دعا سے خوان کا آسمان سے نازل ہونا۔ ۔ ۔	۲۵۲
۱۸۱	مائدہ کے انکار سے لوگون کا خنزیر کی صورت بن جانا اور حضرت مسیح اور اون کے حوارین کا اوسی نہ کہانا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۵۳
۱۸۲	مائدہ سے امیرونکا انکار اور صورت مسخ ہو جانا۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۵۴
	حضرت مسیح کا آسمان پر اُٹھ جانا اور اپنی ماں کے پاس آنا اور پھر آسمان پر چلا جانا	
۱۸۳	یہودیون کا حضرت مسیح اور اون کی ماں پر تہمت لگانا اور عیسیٰ کا آسمان پر اُٹھنا اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا	۲۵۵
۱۸۴	حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور حوارئین سے دعا چاہنا اور اون پر نیند کا غلبہ	۲۵۶
۱۸۵	حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا انکار اور ایک حواری کا اونہین پکڑوانا اور یہودیونکا حضرت عیسیٰ کو دھوکہ مین ڈالکر اور شخص کو صلیب پر چڑہانا اور قتل کرنا	۲۵۷
۱۸۶	حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس آسمان سے اُتر کر آنا اور حواریون کو رسول کر کے ملک مین بھیجنا۔ ۔	۲۵۹
۱۸۷	یہودیونکا حواریون کو تکلیف دینا اور ہیرودس کا اونہین بجانا اور نصرانی ہو جانا	۲۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

جلد اول اور اس جلد دوم مین اور نیز جلد سوم کی چند صفحات مین جو قصص بیان ہوئی ہین وہ وہی ہین کہ جس کی بنا اکثر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر ہی۔ یا مجوسیون اور اہل کتاب کی قدیم زمانہ کی کہانیان اور حکایات ہین اور بہت یا تمین انمین ایسی بھی بیان کیگئی ہین۔ کہ جو مافوق العادت ہین عقل سلیم اونمین باور نہین کر سکتی اور آج کل کی تاریخی مذاق والے اونکی پڑہنے سے کچھ لطف نہین اوٹھا سکتے۔ اس سے مناسب تو یہی تہا۔ کہ مین اون دونون جلدونکو نہ چہاپتا۔ مگر چونکہ آیندہ کتاب کا بیان اونکو دیکھے بغیر کچھ بے لطف ہوجاتا۔ اور جب کسی کے ہاتھ مین جلد سوم آتی تو وہ فوراً پہلی جلد اول اور دوم کو دیکھنے کی خواہش کرتا۔ اس لئے اس کتاب کی ایک نہایت قلیل حصہ کو متروک کرنا مناسب نہ سمجہا۔ اور اوسکو بعینہ ہدیہ ناظرین کر دیا۔

سوا اسکے مسلمانون کا ایک بڑا حصہ ایسا ہی ہی۔ کہ جو اسی طرح انبیاء اللہ کی حالات پڑہنے اور سنکو موجب حسنات اور باعث برکات آخروی تصور کرتا ہی۔ اور اونسے بڑی بڑی اخلاقی فوائد اہل اسلام کو حاصل ہوتی ہین۔ فی الواقع گو کہ یہ قصہ کہانیان اور چند مافوق العادات باتین ہین۔ مگر جو اخلاقی اور روحانی فوائد اونسے مترتب ہوتی ہین وہ نہایت بڑی بڑی ہین۔ کوئی اون سے انکار نہین کر سکتا پہر اسی کے ساتھ یہ بہی ہی۔ کہ انمین قصے کہانیون مین تاریخ کی ایسے اہم واقعات بہی مندرج ہین۔ کہ جو اپنے مابعد کی دنیا کو واقعات متنوعہ اور انقلابات عظیمہ کی اسباب ہوئی ہین۔ اون سے کسی ایسی تاریخ کا جیسی کہ یہ کتاب ہو خالی رہنا قلم ہوجانے کے برابر ہے اسلئے ان دونون جلدونکا چہاپنا نہ صرف مناسب بلکہ سخت ضروری تہا۔

ہان البتہ بعض لوگ یہ کہینگے۔ کہ اگر ایسی ہی ان قصص و حکایات کا چہاپنا ہی ضروری تہا تو اسمین اتنے حواشی مفیدہ لگانے چاہیے تہے کہ جن سے اونکا مافوق العادت ہونا دفع ہوجاتا۔ اور تاریخی مذاق والے انمین پسند کرنے لگتے اور یہ قصہ کہانیان واقعات حقیقیہ بنکر نہایت دلچسپ اور پر لطف ہوجاتی۔ اسمین شک نہین کہ اگر محنت گوارا کیجاتی تو یہ امر ممکن تہا مگر جس قدر محنت مین یہ حواشی اور نوٹ اوس پر لگائے جاتے اوسی قدر محنت مین ایک جدید اور عمدہ مستقل کتاب بہی طیار

ہوسکتی تھی جس کا ان حواشی سے کامل معاوضہ کردینا ناممکن تھا۔ دوسری یہ کہ اگر مین اس طرح کا کام کرنا چاہون تو جو کام اصل کتاب کے ترجمہ کا مینے شروع کیا ہے اوس کا ختم کرنا بالکل دشوار ہوجاے۔ اس لئے مین نے بعینہ اصل کا ترجمہ ہی کردینا مناسب تصور کیا۔ اور اس اصلاح کو دوسرے اہل علم پر جو اسکے لئے مجھسے بدرجہا بڑھکر لایق ہین محول کردیا۔ بہرحال تیسری جلد کے چند صفحون کے سوا آیندہ یہ قصے اب نہین ہین۔ تیسری جلد سے تاریخ شروع ہوگئی ہے اور وہ ہی حالات باقی تمام کتاب مین لکھے گئے ہین جو درحقیقت دنیا مین واقع ہوئے ہین یا ہوا کرتے ہین۔

مین نے اس کتاب کے مضامین کو فقرات مین جدا جدا لکھا ہے۔ اور اون فقرات پر نمبر ڈالکر اونکے مضامین کا خلاصہ بھی درج کردیا ہے جس سے واقعات کے اسباب و نتایج اور مفید رائین بھی بکمال ایجاز و اختصار معلوم ہوتی ہین۔ اور کتاب کے مضامین ایک آئینہ کیطرح روشن ہوگئے ہین۔ اور جو عبارتین اصل کتاب کی پوری پوری مفصل نہین ہین اور بعض جگہہ مجملاً اور پیچیدہ طور پر بیان کی گئی ہین اونکے مطالب بھی اکثر اونسے سمجھ مین آجاتے اور اونکی تفصیل و تشریح بھی ہوجاتی ہے ناظرین کو چاہیے کہ کتاب کے پڑھتے وقت خلاصہ کو بھی ضرور دیکھہ لیا کرین۔

اس کتاب کی چھاپ کر مشہر کرنے مین حتی الامکان نہایت جلدی کر رہا ہون۔ روپیہ کی قلت کے سبب سے دیر ہوتی ہے تاہم میری جو حالت اس وقت ہے اوس سے یہ امید ہے کہ اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئی تو کل کتاب دو سال کی مدت مین چھپ کر طیار ہوجائیگی۔ آیندہ کسی کام کا پورا کرنا فاعل حقیقی کی ید قدرت مین ہے جو وہ چاہیگا وہ ہی ہوگا۔

آخر پر مین شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی۔ اے۔ بی۔ ایل معتمد سررشتہ تعمیرات و آبپاشی و سررشتہ ریلوے و سررشتہ صفائی و سررشتہ معدنیات و سررشتہ علوم و فنون کا شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ جنکی سایۂ عاطفت و کرم مین میری اوقات بسری ہوتی ہے اور اپنے مفوضہ سرکاری کام انجام دینے کے بعد اس قدر فرصت ملجاتی ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل مین اپنی اوقات کسی قدر صرف کرسکتا ہون۔ اللہ تعالی جناب ممدوح کو جزاے خیر عطا فرماے۔

محمد عبد الغفور خان رامپوری

۵ شعبان سنہ ۱۳۱۸ ہجری



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور اونکے زمانہ کے حوادث

۱۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور اونکے ماں باپ بی بی اور اونکا فرعون اور اون کے مددگار حضرت ہارون

کہتے ہین کہ اون کا نام موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ اور لاوی حضرت یعقوب کے ۸۹ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اور قاہث لاوی کی ۴۶ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اور قاہث کا بیٹا یصہر تھا۔ اور یصہر کا بیٹا عمران جب پیدا ہوا ہے تو اوس کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ اور اوس کی کل عمر ۱۳۷ برس کی تھی اور عمران کے ستر برس کی عمر مین حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور عمران کی کل عمر ۱۳۷ برس کی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کی ماں لوحانذ تھی اور ان کی بی بی صفورا بنت شعیب علیہ السلام تھی۔ اور ان کے زمانہ مین مصر کا فرعون قابوس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کے زمانہ مین

تھا۔ اور اس فرعون کی بی بی کا نام آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید تھا۔ اور یہ ریان حضرت یوسف اول والا فرعون تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل مین سے تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے ندا آئی تو اونہین معلوم ہوا کہ قابوس مصر کا فرعون مرگیا۔ اور اوس کا بھائی ولید بن مصعب اوس کا جانشین ہوا۔ اس کی بڑی عمر ہوئی تھی۔ اور قابوس سے بھی زیادہ ظالم اور بدکار تھا۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ اور ہارون دونو اوس کے پاس رسول ہوکر جائین کہتے ہین۔ کہ اس ولید نے آسیہ سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کرلیا تھا۔

پھر حضرت موسیٰ فرعون کی طرف حضرت ہارون کے ساتھ رسالت پر گئے۔ ان واقعات کے سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اسّی برس بعد بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہین۔ پھر وہ وہان سے گزر کر اور دریا کو عبور کرکے تیہ مین پہونچے۔ اور وہان سے وہ جس وقت حضرت یوشع بن نون کے ساتھ نکلے ہین تو چالیس برس گزر چکے تھے۔ اس طرح پر حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اون کی وفات تک ایکسو بیس ۱۲۰ برس ہوتے ہین یعنی حضرت موسیٰ کی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر ہوئی ہے۔

۲۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بچون کو قتل کرنا۔ حضرت ابن عباس وغیرہ کہتے ہین۔ کہ ایک شخص کی باتین دوسرے کی باتون مین داخل ہوگئی ہین۔ جب حضرت یوسف نے وفات پائی۔ اور اون کے زمانہ کا بادشاہ مرگیا۔ اور اوس کے بعد مصر مین فرعون یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑھایا تو اس زمانہ مین ہمیشہ وہ فرعونون کے ماتحت رہے۔ مگر جو اون کا دین حضرت یوسف اور یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم نے مقرر کردیا تھا اوسی پر چلتے تھے۔ اور اسلام کو مانتے

تھے۔ پھر جب حضرت موسیٰ کا فرعون ہوا۔ جو اللہ کا بڑا ہی نافرمان اور اپنے ماسبقونین سے سب سے زیادہ بدزبان اور بڑی عمر والا تھا۔ اور جس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہین تو اس نے بنی اسرائیل کو بڑی ایذا دینا شروع کی۔ اور اونہین غلام بنالیا۔ اور اون پر بڑی مصیبت ڈالدی۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ وہ اونہین اس بلا سے نجات دے۔ تو حضرت موسیٰ بڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونہین رسول کیا۔ حضرت موسیٰ کی ولادت سے پہلے فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ "بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی ہے۔ اور مصر کے تمام مکانات پر پھیل گئی ہے۔ اور اوس سے قبطی جل رہے ہین مگر بنی اسرائیل کو اوس سے کچھ نقصان نہین پہونچا ہے۔ بلکہ مصر والون کے گھر تباہ و برباد ہوگئے ہین۔ اس واسطے اوس نے اپنے ساحرون اور منجمون اور کاہنون کو بلایا۔ اور اون سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ اونہون نے کہا۔ کہ اس شہر یعنی بیت المقدس سے جہان سے بنی اسرائیل آئے ہین ایک شخص نکلے گا اور اوس کے ہاتھ سے مصر کی تباہی ہوگی۔ اس لیے فرعون نے حکم دیدیا۔ کہ بنی اسرائیل کے جو بچے پیدا ہون اوس مین سے لڑکے ذبح کردے جائین اور لڑکیان رکھ لی جائین۔ یہ بھی کہتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ کا زمانہ قریب آیا۔ تو فرعون کے پاس اوسکے منجم اور ستارہ شناس آئے اور کہا۔ کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا زمانہ بہت نزدیک آگیا ہے وہ تیرا ملک چھین لے گا اور تیرے اوپر غالب ہوجاے گا۔ اور تیرے دین کو بدل دیگا۔ اس لیے اوس نے حکم دیدیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بچے مار ڈالے جایا کرین۔

اوراس طرح بھی بیان کرتے ہین - کہ فرعون اوراوس کے ہمنشین بیٹھے ہوئے تھے - کہین ذکر آگیا - کہ ابراہیم سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے - کہ اون کی اولاد مین انبیا اور ملوک ہون گے - اور کسی نے یہ بھی کہا - کہ بنی اسرائیل کو اس بات کا انتظار ہو رہا ہے - اور پہلے وہ اس پیشین گوئی کے مصداق حضرت یوسف بن یعقوب کو سمجھتے تھے مگر جب وہ مر گئے - تو اونھون نے کہا - کہ جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے کیا ہے اوس کے مصداق یہ نہین تھے - فرعون نے اون سے پوچھا کہ تو پھر اس کا کیا علاج کیا جائے - بولے کہ کچھ لوگ مقرر کئے جائین جو بنی اسرائیل کے نومولود بچون کو قتل کر دیا کرین -

اور فرعون نے قبطیون سے کہدیا تھا - کہ اپنے ممالیک کو دیکھو جو باہر کام کیا کرتے ہین اونہین تم یہان بلالو اور بنی اسرائیل کو اون کی جگہ بھیجدو - اس طرح پر اوس نے بنی اسرائیل کو اون کے غلامون کی جگہ مقرر کر دیا تھا - چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی ہے - اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا - يَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ (فرعون ملک مصر مین بہت بڑھ چڑھ رہا تھا - اور اوس نے وہان کے لوگون کے الگ الگ گروہ قرار دے تھے - اون مین سے ایک گروہ بنی اسرائیل کو اس قدر کم زور کر رکھا تھا - کہ اون کے بیٹون کو ذبح کروا دیتا اور اون کی لڑکیون کو زندہ رہنے دیتا تھا) اور اوس نے ایسا دستور کر دیا تھا کہ جو بچا پیدا ہو اوسے ذبح کرا دیا جائے - اور حاملہ عورتون کو ایذا دیتا تھا - کہ اون کے بچے گر جاتے تھے - وہ لکڑیان چروا تا اور اون پر عورتون کو کھڑا کراتا کہ جس سے اونکے پانون زخمی ہو جاتے اور پیٹ گر جاتے تھے - اور بچون کو گرا کر وہ لکڑی کے صدمہ سے اپنی جان بچاتی تھین -

۳۔ فرعون کا حکم کہ بنی اسرائیل کے بچے ایک سال قتل ہون اور دوسری سال نہون اور ہارون اور موسیٰ کی پیدایش۔

اور بزرگان بنی اسرائیل پر اللہ نے موت کو بھیجا جس سے وہ مرنے لگے اس سے قبطیون کو فکر ہوئی۔ کہ اون کا کام کرنے والے مفقود ہونے لگے اس واسطے قبطیون کے سردار فرعون کے پاس گیے۔ اور اوس سے اس باب مین گفتگو کی۔ اور کہا۔ کہ ان لوگون مین موت پھیلی ہے۔ اور اگر ایسے ہی بچون کو آپ ذبح کرتے رہے اور اون کے بڑے بوڑھے مرتے چلے گیے۔ تو کوئی دن مین کام دہندے کا بوجھ ہمارے غلامون پر پڑ جائے گا۔ اگر آپ حکم دیدین کہ اونکی اولاد باقی رکھی جاے تو بہت بہتر ہو۔ اسواسطے اوس نے حکم دیا کہ ایک سال کے بچے رکھہ لیے جائین اور ایک سال کے بچے قتل کردئے جایا کرین۔ جس سال مین اون کے بچون کے رکھنے کی اجازت دی تھی اوسی سال حضرت ہارون پیدا ہوئے تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ اوس سال پیدا ہوئے تھے جسمین کہ قتل کرنے کی باری تھی اور یہ سال دوسرا سال تھا۔

۴۔ حضرت موسیٰ کی مان کا موسیٰ کو دریا مین ڈالدینا

جب حضرت موسیٰ کی ولادت کا وقت آیا۔ تو اونکی مان کو اپنے بچے کی طرف سے بڑی فکر ہوئی۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (کہ بچے کو دودھ پلا اور جب تجھے اوس کی طرف سے خوف ہو تو اوسے دریا مین ڈالدینا اور کچھہ خوف اور رنج نکرنا۔ ہم اوسے پھر تیرے پاس پہونچا دین گے۔ اور اوسے پیغمبر بنائین گے۔) اس واسطے جب اوس کا بچا پیدا ہوا۔ تو حضرت موسیٰ کی مان نے اوسے دودھ پلایا۔ پھر ایک بڑھئی کو بلایا اور ایک صندوق بنوایا اور اوسکی کنجی صندوق کے اندر ہی کی طرف رکھی۔ اور حضرت موسیٰ کو اوس مین رکھا اور دریا مین جاکر ڈالدیا۔

جب صندوق اوس کی نگاہ سے چھپ گیا۔ تو اُن کے پاس ابلیس آیا۔ اور اون کی ماں کے دل مین خیال پیدا ہوا۔ کہ مین نے یہ کیا کیا۔ اگر مین اوسے ذبح کر کے اور کفن دیکر دفن کر دیتی تو بہت اچھا ہوتا۔ اب تو مین نے اپنے ہاتھ سے اوسے دریا کی مچھلیون اور جانورون کا کھانا بنا دیا ہے۔

۵ فرعون کی بی بی آسیہ کا حضرت موسیٰ کو دریا سے نکالنا اور فرعون سے سفارش کر کے قتل سے بچانا

حضرت موسیٰ کی ماں نے اونہین دریا مین ڈالدیا قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ (تو اوس نے اونکی بہن مریم سے کہا۔ کہ اوس کے پیچھے پیچھے جا) فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (تو وہ گئی اور دور ہی دور سے دیکھتی رہی۔ اور فرعون کے لوگون کو اس کی مطلق خبر نہ ہوئی۔) کہ وہ اس بچے کی بہن ہے۔ پھر موجین اس تابوت کو مارنے لگین کبھی تو اوسے پانی کے اوپر لے آتین اور کبھی نیچے لیجاتین۔ اور اسیطرح یہ موجین اوسے بہا کر اون درختون کے درمیان مین لے گئین جو فرعون کے گھرون کے پاس تھے وہان فرعون کی بی بی آسیہ کی لونڈیان نہانے کو نکلی تھین۔ جب اونھون نے اس تابوت کو دیکھا۔ تو اوسے آسیہ کے پاس اس خیال سے لیگئین کہ اوسمین کچھ مال ہے جب اس صندوق کو وہان کھولا گیا۔ تو آسیہ نے حضرت موسیٰ کو دیکھا۔ اور دیکھکر اوس کا دل نرم پڑ گیا اور پیار کرنے لگی۔ پھر جب اوس نے فرعون کو اوس کی خبر کی۔ اور اوسکے سامنے حضرت موسیٰ کو لے گئی تو اوس سے کہا۔ قُرَّةُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ ۝ (یہ میرے اور تیرے دونو کے آنکھون کی ٹھنڈک ہے اسے تو مت مار۔) فرعون نے کہا۔ کہ تیرے لیے ٹھنڈک ہو تو ہو۔ لیکن مجھے تو اس کی کچھ حاجت نہین ہے۔ نبی صلعم فرماتے ہین کہ جیسے اوس کی بی بی نے کہا تھا۔ اگر فرعون بھی یہ کہدیتا کہ وہ میری آنکھون کی ٹھنڈک

ہوگا تو خدا تعالیٰ اوسے ہدایت کر دیتا جیسے کہ اوس کی بی بی کو خدا نے ہدایت کر دی تھی - لیکن اوس نے بجاے اس کے ارادہ کیا - کہ اونہین ذبح کر ڈالے - مگر آسیہ نے اون کی سفارش کی - اور برابر اوس سے اس کی استدعا ہی کیگئین - جس سے آخر کو اوس نے اونہین چھوڑ دیا اور کہا - کہ مجھے خوف ہی کہین یہ بنی اسرائیل مین سے نہو - اور اسی کے ہاتھ سے میری کہین موت نہ آئی ہو - چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہ اشارہ نکلتا ہے - فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۝ (جب حضرت موسیٰ کی والدہ نے اونہین دریا مین ڈالدیا - تو فرعون کے لوگون نے اونہین اُٹھا لیا کہ ایک دن یہی موسیٰ اون کے دشمن اور اون کی پریشانی کے باعث ہون)

۶ - حضرت موسیٰ کی ماں کا اپنے بیٹے کی انا مقرر ہونا اور فرعون کا اونہین اپنا بیٹا کرنا -

پھر اونہون نے بچے کے دودہ پلانے کے لئے دائیان بلائین - مگر حضرت موسیٰ نے کسی عورت کے پستان مُنہ مین نہ پکڑی اور کسی کا دودہ نہ پیا - چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول مین فرمائی ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ (اور ہم نے اون پر پہلے ہی دائیون کے دودہ موقوف کر رکھے تھے (کہ وہ کسی کی چھاتی مُنہ مین لیتے ہی نہ تھے) اس پر حضرت موسیٰ کی بہن) مریم (نے کہا کہ کہو تو مین تم کو ایک گھرانے کا پتا بتا دون کہ وہ تمہارے اس بچے کی پرورش بھی کرین گے اور وہ اوسے اچھی طرح بھی رکھین گے -) وہ بولے کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا - کہ وہ اوسے اچھی طرح رکھین گے کیا وہ اوسے جانتے ہین - کیونکہ اونہین مریم کے اس کہنے سے کچھ شک گزر گیا تھا - مریم نے کہا - کہ اچھے رکھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بچے کو شفقت کی نگاہ سے دیکھین گے - اور بادشاہ کا کام بڑا کام ہوتا ہی

اور اوس کے بچا لانے مین اپنی منفعت کی بھی امید ہوتی ہے۔ پھر وہ اون کی مان کے پاس گئی۔ اور اوسے خبر دی۔ اون کی مان سنکر آئی۔ جب اون کی مان نے اپنے پستان اون کو دی تو اونہون نے فوراً اوسے منہ مین لے لیا۔ اور اون کی مان کہنے کو ہوئی۔ کہ یہ میرا بچا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اوسے روک دیا۔

اون کا نام موسیٰ اس واسطے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ پانی مین اور درختون مین پائے گیے تھے۔ قبطی زبان مین مو پانی کو اور سا درخت کو کہتے ہین۔

اس قصہ کا اشارہ قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا ہے فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۝ (غرض ہم نے موسیٰ کو اون کی مان کے پاس پہونچایا تاکہ اوسکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور آزردہ خاطر نہ رہے) وہ صفت تین دن اپنی مان سے جدا رہے۔ بعدازان وہ اونہین اپنے گھر کو لی گئی۔ اور فرعون نے اونہین بیٹا بنا لیا۔ اور عام لوگ اونہین فرعون کا ہی بیٹا کہنے لگے۔

۷۔ حضرت موسیٰ کا فرعون کی ڈاڑھی کھسوٹنا اور اوسکا ذبح کرنے کا حکم دینا مگر موسیٰ کے ہاتھ جلا لینے پر اونہین چھوڑ دینا۔

جب یہ لڑکا چلنے پھرنے لگا۔ تو اوس کی مان اوسے آسیہ کے پاس لیگئی۔ اور آسیہ نے حضرت موسیٰ کو اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ اون سے کھیلا کرتی اور اونہین کودایا اور کھلاتی تھی۔ اور فرعون کو بھی دیدیا کرتی تھی۔ ایکمرتبہ جب فرعون نے اونہین لیا تو اس لڑکے نے اوس کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ اور اوسے کھسوٹ لیا۔ فرعون نے کہا کہ ذبح کرنے والون کو بلاؤ۔ کہ اسے ذبح کر ڈالین۔ یہ وہ ہی ہے (جو بنی اسرائیل مین سے میرے قتل کو پیدا ہوگا) آسیہ نے کہا۔ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۝ اوسے قتل نکر عجب نہین کہ اوس سے ہمین کچھ فائدہ پہونچے۔ یا ہم اوسے اپنا بیٹا ہی

بنالین) وہ ننھا بچہ ہے کچھ جانتا ہی نہین ہے یہ اوس نے نادانی سے کیا ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ مصر بھر مین ایسی کوئی عورت نہین ہے کہ جس کے پاس مجھ سے زیادہ زیور ہو۔ مین اوس کے پاس اپنا زیور رکھتی ہون جس مین یاقوت ہین اور آگ بھی رکھتی ہون اگر اوس نے یاقوت کو لیا اور آگ کو نہ لیا تو اوسے عقل ہے تو اوس وقت چاہے تو ذبح کر ڈالتا۔ اور اگر اوس نے آگ کو لیا۔ تو جان لے کہ وہ بچہ ہے۔ پھر اوس نے اپنا یاقوت نکالا۔ اور ایک طشت مین منگا کر آگ رکھی۔ پھر حضرت جبرئیل آئے اور اونھون نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر آگ مین رکھدیا۔ جس سے حضرت موسیٰ نے اوسے پکڑ کر منہ مین لے لیا۔ اور اوس سے اون کی زبان جل گئی۔ چنانچہ یہی بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول مین مذکور ہوا ہے۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي (جس وقت حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا۔ تو حضرت موسیٰ نے جناب باری مین عرض کیا کہ میری زبان مین جو لکنت کی گرہ پڑی ہوئی ہے۔ اوسکو کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھین) اس طرح سے بی بی آسیہ نے اس قتل کو حضرت موسیٰ سے دفع کر دیا۔

۸۔ حضرت موسیٰ کا ایک اسرائیلی کی حمایت مین ایک قبطی کو قتل کرنا۔

پھر حضرت موسیٰ بڑے ہوئے۔ اور فرعون کی سواری پر سوار ہونے اور اوسی کے سے کپڑے پہننے لگے۔ اور لوگون مین فرعون کے ہی بیٹے مشہور ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل کو اون سے مدد پہونچنے لگی۔ اور اون کے ڈر سے کسی قبطی کی مجال نہ رہی کہ اسرائیلیون پر ظلم کرے۔

ایک مرتبہ فرعون کہین سوار ہو کر گیا تھا۔ اس وقت حضرت موسیٰ اوس کے پاس نہ تھے۔ پھر جب حضرت موسیٰ آئے تو معلوم ہوا کہ فرعون کہین گیا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ

بھی اوس کے پیچھے سوار ہو گئے۔ اور اوس کے پاس چلے مگر اسمین جب وہ منف
مین پہونچے تو دوپہر کے قیلولہ کرنے کا وقت آگیا۔ یہ منف مصر قدیم ہے جہان حضرت
یوسف الصدیق رہا کرتے تھے۔ اب وہ صرف ایک بڑا گانون رہ گیا ہے۔ حضرت
موسیٰ وہان دوپہر کے وقت پہونچے۔ لوگ بازارون سے اپنے اپنے
گھرون کو چلے گئے تھے۔ اور دروازے بند کر گئے تھے۔ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا
(وہ وقت تھا دوپہر کا کچھ لوگ گھرون مین پڑے ہوئے سو رہے تھے۔ فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ
یَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ
عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۝ (وہان حضرت موسیٰ نے دیکھا۔ کہ دو شخص آپس مین لڑ رہے ہین۔ ایک
تو اون کی قوم بنی اسرائیل مین کا ہے۔ اور ایک اون کے دشمن فرعونیون مین کا ہے۔ تو جو حضرت
موسیٰ کی قوم کا تھا اوس نے اوس کے مقابلہ مین جو اون کے دشمنون مین کا تھا حضرت موسیٰ
سے فریاد کی۔) یہ سنکر حضرت موسیٰ کو غصہ آیا۔ کیونکہ قبطی نے اسرائیلی کو پکڑ لیا تھا
اور اوسے یہ بھی معلوم تھا کہ حضرت موسیٰ کے نزدیک بنی اسرائیل کا ایسا مرتبہ ہے
اور وہ اون کی حفاظت کرتے اور قبطیون کے مقابلہ مین اون کی حمایت کیا کرتے ہین
لیکن لوگ یہ نہین جانتے تھے۔ کہ وہ بنی اسرائیل مین سے ہین بلکہ یہ جانتے تھے
کہ وہ اون کی اطاعت کے سبب سے طرفداری کیا کرتے ہین۔

پھر جب حضرت موسیٰ کو بڑا غصہ آگیا۔ وَكَزَهٗ فَقَضٰی عَلَیْهِ (تو اونہون
نے اوس کے ایک گھونسا مارا۔ اور اوس کا کام تمام کر دیا۔) قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ (جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ قبطی اون کے مارنے سے مر گیا

تو کہا کہ یہ مجھسے ایک شیطانی حرکت سرزد ہوگئی۔ کچھہ شک نہین کہ شیطان آدمی کا دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے اور کہا کہ اے پروردگار یہ تو مین نے اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔ تو میرا قصور معاف کر۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اون کا گناہ بخشدیا۔ اور وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی۔ اور فرمایا کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ جسے تو نے قتل کیا ہے۔ اگر وہ ایک ساعت کے لیے بھی مجھے اپنا خالق اور رازق جانتا تو بیشک مین تجھے اوس کے عوض عذاب کا مزا چکھاتا۔ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ۝ (حضرت موسیٰ نے کہا اے پروردگار جیسا تو نے مجھپر یہ احسان کیا ہے مین بھی آیندہ شریر آدمیون کا مددگار نہ ہون گا۔

۹۔ اس اسرائیلی کا غائبانہ سے حضرت موسیٰ کو قاتل بیان کرنا اور اون کا مصر سے بھاگنا

خیر رات تو گزری فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۝ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝ (جب صبح ہوئی تو ڈرتے ڈرتے وہ شہر مین گیے کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اتنے مین دیکھتے کیا ہین کہ وہ ہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی آج پھر ان کو پکار رہا ہے حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ کہ تو بڑا ہی بیدادآدمی ہے۔ ہر کسی سے لڑا کرتا ہے۔ پھر جب حضرت موسیٰ اوس کی مدد کے لیے متوجہ ہوئے اور اوس کی طرف آگے بڑھے اور چاہا کہ اوس قبطی کو جو دونو حضرت موسیٰ اور اوس اسرائیلی کا دشمن تھا پکڑین۔ تو وہ اسرائیلی اس وجہ سے کہ اوسے وہ ابھی بُرا بھلا کہہ چکے تھے اس خوف سے کہ کہین وہ اوسے مار نہ ڈالین چلا اُٹھا۔ کہ موسیٰ جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا ہے۔ مجھے بھی کیا مار ڈالنا چاہتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک مین تو زور ظلم کرتا پھرے اور یہ نہین چاہتا کہ بھلا آدمی بن کر رہے)۔

یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ نے قبطی کو چھوڑ دیا۔ اور اوس نے جا کر لوگون سے کہدیا۔ کہ جس شخص نے اوس آدمی کو مارا ہے وہ موسیٰ ہے۔ اس پر فرعون نے اونہین بلوایا۔ اور حکم دیا کہ اوسے پکڑ کر لائین۔ یہ وہ ہی ہمارا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک شخص حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ بڑے بڑے لوگ مشورہ کر رہے ہین کہ پکڑ کر تم کو مار ڈالین۔ چاہیئے کہ تم کہین کو نکل جاؤ۔ کہتے ہین کہ یہ شخص ایک مومن تھا جو فرعونیون مین سے تھا۔ اور دین ابراہیمی پر چلتا تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپائے رہتا تھا۔ اور اوس کا نام حزقیل تھا۔ یہی شخص ہے جو سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا۔ جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو وہ وہان سے ڈرتے ڈرتے نکلے۔ کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ پروردگار مجھے ان ظالمون کے پھندے سے بچا۔)

۱۰۔ حضرت موسیٰ کا راستہ کی تکالیف جھیل کر مدین پہونچنا۔

جب حضرت موسیٰ اون لوگون کے پاس سے نکلے تو کوہستانی راستون مین ہو کر چلے۔ راستہ مین اونہین ایک فرشتہ گھوڑے پر سوار ملا۔ جس کے ہاتھ مین ایک عنزہ تھا۔ جو ایک چھوٹا ہتیار یا نیزہ ہوتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے اوسے دیکھا۔ تو اوسے خوف سے سجدہ کیا۔ فرشتہ نے کہا۔ مجھے سجدہ مت کر۔ بلکہ میرے پیچھے پیچھے آ۔ پھر اوس نے مدین کا راستہ بتایا اور موسیٰ ادہر کو چلدئے۔ قَالَ عَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ (مگر چونکہ راستہ معلوم نہ تھا۔ اس لیے اونہون نے اپنے دل مین کہا کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا

راستہ بتائے گا۔) پھر فرشتہ اون کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور مدین تک پہونچا گیا۔
حضرت موسیٰ جب نکلے تھے۔ تو اون کے پاس کچھ کھانے کو نہ تھا۔ راستہ مین اس لیے
اونہون نے درختون کے پتے کھا کر اپنا پیٹ پالا۔ اور چلنے سے ایسے تھک گئے
کہ پھر اون مین چلنے کی قوت نہ رہی اور ابھی مدین پہونچے بھی نہ تھے کہ اون کے تلوے
کی کھال اوڑ گئی۔

۱۱۔ حضرت موسیٰ کا شعیب کی بیٹیون کے جانورون کو پانی پلانا اور اُن کے گھر جانا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ
امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا
شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ
خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝ (اور جب حضرت موسیٰ مدین کے کنوے پر پہونچے (جو شہر کے باہر تھا۔ تو وہ پانی
کے لیے وہان گیے۔ اور جاکر) دیکھا۔ کہ ایک بھیڑ لگی ہے اور وہ جانورون کو پانی پلا رہے ہین
اور اون لوگون کے پاس ہی دو لڑکیان بھی اپنی بکریون کو روکے کھڑی ہین، یہ لڑکیان حضرت
شعیب کی بیٹیان تھین۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ یثرون حضرت شعیب کے بھتیجے کی بیٹیان
تھین۔ غرض جب حضرت موسیٰ نے اونہین دیکھا تو اونہون نے اون سے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب
ہے۔ بولین۔ کہ ہم اپنے جانورون کو پانی پلانے کے واسطے آئے ہین۔ لیکن جب تک
یہ چرواہے پانی پلاکر اپنے جانورون کو نہ لیجائین اوس وقت تک ہم پانی نہین پلا سکتے ہین
ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے۔) حضرت موسیٰ کو اون پر رحم آگیا۔ اور کنوے کے پاس
آئے۔ اور اوس پر جو چٹان رکھی تھی اوسے اُٹھایا۔ اس چٹان کے اُٹھانے کے
واسطے مدین کے کتنے ہی آدمی جمع ہوا کرتے تھے تب کہین وہ اُٹھا کرتی تھی (پھر اون

لڑکیون کی بکریون کو پانی پلا دیا) اور وہ جلدی سے اپنے گھر کو لوٹ گئین - حالانکہ ہمیشہ اون کا یہ دستور تھا کہ حوض مین جو پانی بچا کرتا تھا - اوس مین سے پانی جانورون کو پلایا کرتی تھین (پھر حضرت موسیٰ چلے اور سایہ کے واسطے ایک درخت کے نیچے جا کھڑے ہوئے - اور دعا کی اے پروردگار تو اپنے خوان کرم سے جو نعمت بھیجدے مین اوسکا سخت حاجت مند ہون) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جس وقت حضرت موسیٰ نے یہ بات کہی ہے اوس وقت اون کی بھوک کے باعث یہ حالت ہو رہی تھی - کہ اگر کوئی انسان دیکھتا تو اون کے آنتون کی سبزی دکھائی دیتی تھی - اور اسی باعث سے اونہون نے جو اس وقت مانگا تھا - وہ ایک وقت کا کھانا تھا -

جب یہ لڑکیان اپنے باپ پاس جلدی سے لوٹ کر گئین تو اونہون نے حضرت شعیب سے یہ سارا قصہ بیان کیا - اور اون مین سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس اون کو بلانے آئی - اور اون کے پاس آکر کہا کہ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا (میرا باپ تجھے بلاتا ہے - کہ تو نے جو ہمارے جانورون کو پانی پلا دیا اوس کا تجھے بدلہ دیوے) جب حضرت موسیٰ اُٹھے اور اوس کے ساتھ چلے - لڑکی آگے آگے ہوئی - اور وہ پیچھے پیچھے ہوئے - مگر ہوا سے اوس لڑکی کا کپڑا اُٹھ گیا - جس سے اوس کا سرین نظر آگیا - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ تو پیچھے چل - اور مجھے راستہ بتاتی جا کیونکہ ہم ایک ایسے خاندان والے ہین جو عورتون کے پیچھے ہی نہین دیکھتے ہین - فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پھر جب حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے پاس پہونچے - اور اپنا سارا حال بیان کیا - تو حضرت شعیب نے کہا - کہ مت ڈر تو ظالم لوگون سے بچ گیا ہے)

۱۲ - حضرت شعیب کا اپنی بیٹی سے حضرت موسیٰ کا نام کرنا

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ

اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ۝ (پھر اون دونو لڑکیون مین
سے ایک نے کہا کہ باوا جان اسے نوکر رکھہ لیجئے - کیونکہ جو بہتر سے بہتر آدمی جسے آپ رکھنا چاہین گے
وہ ہوگا جو قوی اور امانت دار ہو اور اسمین یہ دونو صفتین بظاہر موجود ہین -) اوس کے باپ نے
کہا کہ قوت کا حال تو تو نے بیشک دیکھہ لیا ہے - مگر یہ تجھے کیسے معلوم ہوا - کہ یہ امانت
دار بھی ہے - اس پر اوس نے اوس قصہ کا بیان کیا جسمین حضرت موسیٰ نے اوسے
اپنے پیچھے چلنے کے واسطے کہا تھا - قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی
ابْنَتَیَّ ھَاتَیْنِ عَلٰٓی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِکَ
وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ قَالَ ذٰلِکَ بَیْنِیْ
وَبَیْنَکَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ۝
(پھر اوس لڑکی کے باپ نے حضرت موسیٰ سے کہا - مین چاہتا ہون کہ ان اپنی دونو لڑکیونمین سے ایک
کا تجھہ سے اس مہر پر نکاح کردون - کہ تو میری آٹھہ برس نوکری کرے - اور اگر تو دس برس پوری
کردے تو تیرا احسان ہے اور مجھکو تجھہ پر زیادہ محنت اور مشقت ڈالنا منظور نہین ہے تو دیکھے گا
تو معلوم ہوجائیگا کہ مین بھلا آدمی ہون - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ اچھا میرے اور تمہارے درمیان
بات پکی ہوچکی - یہ مجھے اختیار ہے - کہ ان دونو مدتون مین سے جون سی مجھسے ہوسکے
مین پوری کردون مجھپر کسی طرح کا جبر نہین اور اس قول قرار پر خدا گواہ ہے -)
پھر حضرت موسیٰ اون کے پاس دن بھر رہے - جب شام ہوئی - تو حضرت شعیب نے
کھانا منگایا - حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین نہین کھاتا - پوچھا کیون حضرت موسیٰ نے کہا -
کہ ہم ایسے خاندان والے ہین کہ آخرت کے ذرا سے ثواب کے عوض ہی تمام دنیا کو
نہین لیتے ہین - حضرت شعیب نے کہا کہ یہ بات نہین ہے - مین تمہین اوس نیکی کے

عوض نہین کہلاتا ہون - بلکہ یہ میری اور میرے باپ دادون کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جو کوئی مسافر آئے اوسے کھانا کہلایا کرتے ہین - پھر حضرت موسیٰ نے کھانا کھایا - اور حضرت شعیب کو حضرت موسیٰ کی یہ باتین بہت ہی پسند آئین - اور اپنی ایک بیٹی کا جو اونہین بلا کر لائی تھی اور جس کا نام صفورا تھا اون سے نکاح کر دیا -

۱۳ - حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت شعیب کا اوسے حضرت موسیٰ کو دینا -

اور حضرت شعیب نے اوس لڑکی سے کہا - کہ موسیٰ کے واسطے ایک عصا لائے - چنانچہ وہ ایک عصا لائی یہ عصا اونہین ایک فرشتہ نے آدمی کی صورت مین آکر امانت کے طور پر دیا تھا - اوس نے وہ اونہین دیدیا - جب اوس کے باپ نے دیکھا کہ یہ امانت ہے تو اوس سے کہا کہ اسے لیجاؤ - اور کوئی اور عصا لاؤ اوس نے جاکر جہان سے لائی تھی وہان ڈال دیا - اور چاہا کہ کوئی اور عصا لے آئے - پھر جب اوس نے دوسرا عصا اٹھایا تو اوس کے ہاتھ مین وہ ہی عصا آیا - پھر بھی وہ لوٹا کر لے گئی - لیکن جب لائی تو اوس کے ہاتھ مین وہ ہی عصا آتا تھا - اور دوسرا عصا اوس کے ہاتھ مین آتا ہی نہ تھا - اس واسطے حضرت موسیٰ نے وہ ہی عصا لے لیا - کہ اوس سے بکریان چرائین - جب وہ عصا حضرت موسیٰ نے لیلیا تو حضرت شعیب کو اوس سے بڑی ندامت ہوئی - اور نکلے کہ جاکر اوسے حضرت موسیٰ سے لے آئین - کیونکہ وہ ایک امانت تھی جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ وہ اوس عصا کو لینے آئے ہین تو کہا - کہ مین تو یہ عصا نہین دیتا - اور اس کے رد و بدل مین دونو نے اوس شخص کو نہ پہچانا کہ جو شخص اون کو پہلے ملے - پھر اون کے پاس آدمی کی صورت مین ایک فرشتہ آیا - اور اوس نے یہ فیصلہ کیا - کہ موسیٰ اوس عصا کو زمین پر رکھدین - پھر موسیٰ اور

شعیب اوسے دونو الگ الگ اُٹھائین - جو اون مین سے اُٹھالے وہ ہی اوسے لے
لے حضرت موسیٰ نے اس لیے اوسے رکھدیا - اور اوسے لڑکیون کے باپ نے اُٹھایا
تو وہ عصا اون سے نہ اُٹھا اور حضرت موسیٰ نے اوسے ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھالیا - اس
لیے شعیب نے وہ عصا اونہین ہی دیدیا -

یہ عصا عوسج (ایک قسم کی اونٹ کٹیا) کا تھا جس کے پھولون پتون مین خوشبو آتی ہے - اور جس کا
پیڑ آٹھ دس فیٹ اونچا اور اوپر گچھے دار ہوتا ہے - قدیم زمانہ مین وہ بڑا متبرک سمجھا جاتا تھا
اور عصا کا سر خمیدہ اور دو شاخہ تھا اور کہتے ہین - کہ جنت کے آس کا تھا - جسے حضرت
آدم اپنے ساتھ لائے تھے - اور اسیطرح کی لوگ اور بھی روایتین بیان کرتے ہین -

۱۴ - حضرت موسیٰ کا اپنی بی بی کو لیکر مدین سے روانہ ہونا اور سردی مین آگ کی تلاش مین نکلنا اور ایک عجیب آگ دیکھنا -

اور حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے پاس دس برس تک اون کی بکریان چراتے رہے وَسَارَ بِاَهْلِهٖ اور جب یہ مدت پوری ہوگئی تو حضرت موسیٰ اپنی بی بی کو اپنا مہر مین وہان سے لیکر وہ روانہ ہوئے - جب وہ رات آئی کہ جس مین اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کرامت دینا چاہا - اور اوس مین اون کی نبوت کی ابتدا ہوئی - اور خدا تعالیٰ نے اون سے کلام کیا - تو وہ راستہ بھول گئے - اور یہ نہ معلوم رہا کہ کدہر کو جائین - اوس وقت اون کی بی بی حاملہ تھی - اسی مین کہ جاڑون کی رات تھی اور بارش اور برق و رعد کا زور ہو رہا تھا اون کی بی بی کے دردہ شروع ہوا - اس پر اونہون نے زند کو یعنی لکڑی کے چقماق کو نکالا - کہ اوس سے اپنی بی بی کے لیے آگ جلائین - اور اوس سے تاپین اور رات بسر کرین - اور صبح ہونے پر کسی طرف راستہ معلوم کرین - پھر اونہون نے اپنا سوختہ نکالا - اور آگ نکالی - مگر وہ نہ نکلی اور نکالتے نکالتے

عاجز ہوگیے۔ اسی مین اونہین آگ دکھائی دی۔ جب اونہون نے اوسے دیکھا تو سمجھے کہ آگ ہے۔ مگر وہ اللہ کا نور تھا۔ تو اونہون نے اپنی بی بی سے کہا۔ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ (مجھے آگ سی دکھائی دی ہے۔ مین وہان جاتا ہون شاید وہان سے تمہارے پاس راستہ کی کچھہ خبر لے آؤن یا ہوسکے تو آگ کی ایک چنگاری ہی لیتا آؤن تاکہ تم اوس سے تاپو۔) جب حضرت موسیٰ اوس طرف گیے تو دیکھا کہ ایک نور ہے جو آسمان سے ایک عوسج کے درخت تک پھیلا ہوا ہے جو بہت ہی بڑا ہے بعض اس درخت کو عناب کا درخت بھی بتاتے ہین۔ حضرت موسیٰ کو یہ دیکھکر ایک حیرت ہوگئی۔ اور اوس بڑی آگ کو جس مین دھوان مطلق نہ تھا دیکھکر نہایت ڈرے۔ وہ آگ اوس سبز درخت مین جل رہی تھی۔ اور برابر بڑھتی جاتی تھی اور وہ درخت سرسبز ہوتا جاتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ اوس کے قریب گیے تو وہ آگ پیچھے ہٹ گئی۔ اس سے وہ گھبرائے اور لوٹے۔ پھر اوسمین سے آواز آئی۔ اس آواز کو سنکر اون کی تسلی ہوئی۔ اور اوس کی طرف لوٹے۔

۱۵۔ حضرت موسیٰ سے آگ مین سے خدا کا باتین کرنا اور عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیکر اونہین فرعون پاس جانے کا حکم دینا اور اون کی درخواست پر حضرت ہارون کو بھی اون کا شریک کرنا۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِی الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(پھر جب حضرت موسیٰ آگ پاس پہونچے۔ تو اوس مبارک مقام مین وادی کے دہنے کنارے جو ایک درخت تھا اوس مین سے اون کو آواز آئی۔ کہ مبارک ہے وہ ذات جو اس آگ مین جلوہ فرما ہے اور مبارک ہین وہ لوگ جو اوس کے اردگرد ہین۔ اور اے موسیٰ یہ تو ہم اللہ ہین سارے جہان کے

پروردگار۔) جب حضرت موسیٰ نے یہ آواز سنی اور یہ ہیبت وجلال دیکھا۔ تو اونہون نے جانا کہ یہ پروردگار کا جلوہ ہے۔ اس سے اون کا دل دہڑکنے لگا۔ اور زبان گنگ ہوگئی۔ اور قوت جاتی رہی۔ اور وہ اس طرح کے زندہ رہے۔ جیسے کہ کوئی مردہ ہوتا ہے فقط روح ہی روح اون مین باقی تھی باقی زندگانی کی کوئی علامت نہین رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اون کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ کہ اون کے دل کو تسلی دے۔ جب اون کی عقل لوٹ کر آئی۔ اور ہوش درست ہوگیے تو پھر یہ ندا آئی۔ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (تو تو اپنی جوتیان پانون سے نکال ڈال۔ کیونکہ تو اس وقت طوی نام کے مقدس وادی مین ہے۔)

حضرت موسیٰ کو جو جوتیان نکالنے کا حکم ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اون کی جوتیان مرے ہوئے گدہے کی کھال کی تھین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت موسیٰ کے پانون اوس مبارک زمین سے چھو جائین۔

پھر خدا تعالیٰ نے اون کے دل کی تسکین کے واسطے فرمایا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ (کہ موسیٰ تمہارے دہنے ہاتھ مین کیا ہے۔ عرض کیا کہ یہ میری لاٹھی ہے۔ اس پر سہارا لگاتا ہون اور اسی سے اپنی بکریون پر پتے جھاڑتا ہون) یعنی مین درخت کو اس سے مارتا ہون تو بکریون کے واسطے اوس سے پتے گر پڑتے ہین (اور اس سے میرے اور بھی اغراض نکلا کرتے ہین۔) مین اوس مین اپنے کھانے کا تھیلا اور مشک بھی لٹکایا کرتا ہون۔ یہ عصا اندھیری رات مین چمکا کرتا تھا۔ اور جب پانی کی اونہین ضرورت ہوتی تو اوسے کنوے مین لٹکا دیتے تھے۔ اور پانی اوس سے نکالا کرتے تھے۔ اوسکا سر ڈول

کی طرح بنجایا کرتا تھا اور اوسمین پانی آجایا کرتا تھا - اور جب کسی میوے کی ضرورت ہوتی تو اوسے زمین مین گاڑدیتے اور اوس مین شاخین نکل آتی تھین - اور اوسی وقت پھل لگ جاتے تھے -

قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ (فرمایا موسیٰ کہ اس عصا کو ڈال دو چنانچہ موسیٰ نے اوسے زمین مین ڈال دیا - تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ ایک سانپ ہے اور دوڑ رہا ہے -) اور اوس کا بڑا جسم ہے اور سانپ کی طرح بڑی تیزی سے چلتا ہے

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۝ يَا مُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۝ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ عصا اس طرح چل رہا ہے کہ جیسے زندہ سانپ چلتا ہو - تو پیٹھ پھیر کر بھاگے - اور پیچھے مڑکر بھی نہ دیکھا) اس پر ندا آئی (اے موسیٰ ڈرو نہین - ہمارے حضور مین پہونچکر پیغمبر مطمئین ہو جاتے ہین ڈرا نہین کرتے - آگے آؤ اور کسی بات کا خوف نہ کرو - تم ہر طرح سے امن مین ہو - اور فرمایا کہ اوسے پکڑو ڈرو نہین ہم ابھی وقت اوس کی وہی پہلی حالت کردین گے -) یہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر عصا ڈالنے کا حکم اوسلیے نہین دیا تھا کہ جب وہ فرعون کے سامنے ڈالین تو ڈرین نہین - جب حضرت موسیٰ آگے آئے تو فرمایا کہ اوسے پکڑلو اور ڈرو نہین - اور اوس کے مُنہ مین اپنا ہاتھ ڈالدو - اس وقت حضرت موسیٰ ایک پشمی جبہ پہنے ہوئے تھے - اور ہاتھ آستین مین لپیٹ لیا تھا - اور وہ اوس سانپ سے ڈر رہے تھے - اس لیے حضرت موسیٰ کو ندا آئی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی آستین الگ ڈالدو - چنانچہ اونہون نے ڈالدی - اور اوس کے مُنہ مین

اپنا ہاتھ ڈال دیا جبھی اون کا ہاتھہ اوس کے منہ مین گیا ہے - تو دیکھتے کیا ہین - کہ وہ
جس طرح کا عصا پہلے تھا ویسا ہی ہوگیا - کچھہ بھی فرق نہ رہا -
پھر کہا - اُدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ع (اپنا ہاتھا اپنے
گریبان مین رکھہ لو وہ بھلا چنگا بے روگ سفید نکلے گا -) یعنی مرض برص نہ ہوگا - چنانچہ اونھون
نے اپنا ہاتھ گریبان مین رکھہ لیا اور نکالا تو سفید برف کی طرح نکلا - اور اوسمین نور چمکتا تھا
اور وہ کوئی مرض نہ تھا - پھر جب اونھون نے اوسے پھر اندر رکھہ لیا تو وہ بھی پہلے کی طرح
کا ہوگیا - فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ (پھر فرمایا کہ یہ عصا اور ید بیضا دو نو معجزے تجھے تیرے پروردگار کی طرف سے
ملے ہین - جو تیرے ذریعے سے فرعون اور اوس کے درباریون کی طرف بھیجے جاتے ہین - وہ بڑے
ہی نافرمان لوگ ہین -) قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ
يَقْتُلُونِ ۖ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا
يُصَدِّقُنِي ۝ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا
فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا
الْغَالِبُونَ ۝ (جب اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس
جانے کا حکم دیا - تو اونھین اپنے بھاگنے کا سبب یاد ہوا - اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا - کہ پروردگار
مین نے تو اون کا ایک آدمی مار ڈالا ہے - مجھے خوف ہے کہ کہین وہ مجھے اسکے عوض مین قتل
نہ کر دین - اور میرے بھائی ہارون گفتگو مین مجھسے زیادہ بہتر ہین - تو اون کو بھی میرا مددگار بنا کر
میرے ساتھہ بھیج کہ وہ میری تصدیق کرین - فرمایا کہ اچھا ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو
بنائینگے اور تم دونو کو ایسا غلبہ دینگے کہ فرعون کے لوگ ایذا رسانی کی غرض سے تم تک ہرگز بھی

نہ سکین گے۔ تم ہمارے معجزہ لیکر جاؤ۔ تم دونو اور جو تمہاری پیروی کرین گے سب غالب رہو گے۔)

۱۶۔ حضرت موسیٰ کا مصر جانا اور حضرت ہارون کو اپنے ساتھ لینا۔

پھر حضرت موسیٰ وہان سے اپنی بی بی کے پاس آئے اور اوسے لیکر مصر کی طرف چلدئے۔ اور وہان رات مین جاکر داخل ہوئے اور اپنی مان کے یہان جاکر مہمان ہوئے۔ لیکن اونہین یہ نہین معلوم تھا کہ یہ میری مان ہے اور نہ مان کو معلوم تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ پھر حضرت ہارون آئے۔ اور اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے۔ اوس نے کہا کہ یہ کوئی مہمان ہے۔ پھر اونہون نے حضرت موسیٰ کو بلایا۔ اور اون کے ساتھ کہانا کہایا۔ اور اون سے حضرت ہارون نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ کہا مین موسیٰ ہون یہ سنتے ہی وہ اُٹھے اور دونو باہم بغلگیر ہوئے۔

یہ بہی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وہان سات روز تک چہوڑ دیا تھا پھر سات روز بعد اون سے کہا کہ جو تیرے رب نے تجھ سے کہا ہے اوس کا جواب دے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي ۖ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي ۖ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۖ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا

(حضرت موسیٰ نے جناب باری مین عرض کیا۔ کہ میرا دل کہولدے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر اور میری زبان مین جو لکنت کی گرہ پڑی ہوئی ہے اوسے بہی وا کردے۔ تاکہ لوگ میری بات اچہی طرح سمجہین اور میرے خاندان والونمین میرے بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اون سے میری ہمت بندہا اور میرے کام مین اون کو میرا شریک کر۔ تاکہ ہم دونو یکدل ہوکر کثرت سے تیری تسبیح و تقدیس کرین۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے اونہین فرعون پاس جانے کے لیے حکم دیا۔ ان ایام مین جب کہ حضرت موسیٰ اللہ تعالی کے پاس تھے اون کی بی بی وغیرہ اپنی جگہ پر پڑے رہے اونہین یہ نہین معلوم تھا۔ کہ حضرت موسیٰ کہان ہین۔ اتنے مین کوئی مدین کا جروا ہا آیا۔ اور اونہین پہچانکر مدین کو بلالے گیا۔ اور وہ اوس وقت تک حضرت شعیب کے ہی پاس رہی۔ جبتک کہ دریا نہ چرا۔ (جسکا ذکر آیندہ آتا ہے) پھر وہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے آئے۔

اور حضرت موسیٰ مصر کو گیے اور اللہ تعالی نے حضرت ہارون پر وحی بھیجی اور اون کو بتایا کہ حضرت موسیٰ سفر سے واپس آتے ہین اون سے جا کر ملو۔ اس لیے وہ مصر سے نکلے۔ اور اون سے جاکر ملے حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ ہارون اللہ تعالی نے ہمین فرعون کی طرف رسول کر کے بھیجا ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ کہا۔ بہت بہتر بسر و چشم۔

پھر جب وہ حضرت ہارون کے گھر آئے۔ اور اونہون نے ذکر کیا۔ کہ وہ فرعون کے پاس جائین گے تو حضرت ہارون کی بیٹی نے یہ بات سن پائی۔ اور حضرت موسی اور ہارون کی ماں کو خبر ہوگئی۔ یہ سنتے ہی وہ چلا پڑی اور اونہین اللہ تعالی کی قسم دلائی کہ فرعون کے پاس مت جاؤ۔ نہین تو وہ تم دونو کو مار ڈالیگا۔

۱۷۔ حضرت موسیٰ اور ہارون کا فرعون پاس جانا اور حضرت موسی کا عصا اور ید بیضا کا معجزہ اوسکو دکھانا

مگر اونہون نے کچھہ پروانہ کی۔ اور شب کے وقت وہان کو گیے۔ اور فرعون کا دروازہ بجایا۔ فرعون نے دربان سے کہا۔ کہ یہ کون شخص ہے جو اس وقت میرے دروازہ پر پکارتا ہے۔ دربان اون کے پاس آئے اور اون سے دریافت کیا۔ کہ وہ کون ہین

ہین - حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہم دو تو شخص پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہین - دربان نے یہ جاکر فرعون سے اس کی اطلاع کی - اور اوس نے حضرت موسیٰ کو اندر بلالیا اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ موسیٰ اور ہارون دو سال تک فرعون کے دروازہ پر صبح شام جاتے اور اندر جانے کی اجازت چاہتے تھے - مگر کسی کی جسارت نہین پڑتی تھی - کہ اون کا حال کوئی فرعون سے عرض کرتا - آخر کار ایک مسخرہ نے جو فرعون کو اپنی باتون سے خوش کیا کرتا تھا ان کا حال اوس سے کہدیا - اور فرعون نے اونہین اندر بلالیا -

جب یہ اندر اوس کے پاس گئے - تو حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا - مین پروردگار عالم کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہون - کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کردین - فرعون نے اونہین پہچان لیا - قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ ۖ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

(اور کہا - کہ موسیٰ تمہین ہم نے کیا بچہ سا نہین پالا تھا - اور کیا تم نے اپنی عمر کے کتنے ہی سال ہمارے درمیان مین بسر نہین کیے ہین - اور تم نے ایک اور بھی حرکت کی تھی یعنی ایک قبطی کا خون کیا تھا اور تم بڑے ہی ناشکرے ہو - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ مین اون دونون مین یہ غلطی کر بیٹھا تھا اور بیشک مین نے بُرا کیا تھا اور اسی لیے جب مجکو تم سے خوف ہوا - تو مین تمہارے یہان سے بھاگ گیا - لیکن اوس کے بعد میرے پروردگار نے مجھے دانائی (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہے - اور پیغمبرون مین سے مجھے بھی ایک پیغمبر بنایا ہے -) فرعون نے اون سے کہا -

کہ اگر تم کوئی اپنے پیغمبری کا ثبوت لائے ہو۔ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ (اور اگر سچے ہو تو لاؤ دکھاؤ اس پر حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کو ڈال دیا۔ تو کیا دیکھتے ہین۔ کہ وہ ایک کھلم کھلا اژدہا ہو گیا۔) اور مُنہ کھولا تو اوس کا نیچے کا جبڑا تو زمین پر رہا۔ اور اوپر کا قصد کے اوپر پہونچ گیا۔ اور فرعون کی طرف چلا کہ اوسے پکڑے۔ فرعون اوس سے ڈر کر اور گھبرا کر اُٹھا۔ اور کپڑون مین گھس رہا۔ پھر اسی خوف سے بیس روز سے زیادہ اوسے دست آتے رہے۔ اور مرنے کے قریب ہو گیا۔ غرض فرعون نے حضرت موسیٰ کو پروردگار عالم کی قسم دلائی۔ کہ وہ اپنے اژدہے کو ہٹا لین۔ حضرت موسیٰ نے اوسے پکڑ لیا۔ اور وہ پھر عصا ہو گیا۔

پھر حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان مین ڈال لیا۔ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ (اور پھر اپنے ہاتھ کو وہان سے نکالا۔ تو وہ نکالتے کے ساتھ ہی سپید دکھائی دیا۔) جیسے برف ہو اور اوسمین نور چمکتا تھا۔ پھر اوسے گریبان مین لوٹائے گئے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر کر اوسے نکالا۔ تو اوس کا نور آسمان مین ایسا چمکنے لگا۔ کہ اوس پر نظر نہین ٹھیرتی تھی۔ اور اوس کے چارون طرف روشنی ہو گئی تھی۔ اور لوگون کے گھرون کے اندر اوس کی روشنی پہونچ گئی تھی۔ اور کھڑکیون سے اور پردون کے پرے سے نظر آتا تھا۔ اور ایسا چمکتا تھا۔ کہ فرعون کی نظر اوس پر نہین ٹھیر سکی۔ پھر حضرت موسیٰ نے اوسے اپنے گریبان مین کر لیا۔ اور نکالا تو اوس کا وہ ہی رنگ ہو گیا جو پہلے تھا۔

۱۸ حضرت موسیٰ کو تبلیغ رسالت مین نرمی کا حکم اور فرعون کا اون کے ایذا کا مشورہ کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون پر وحی بھیجی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى (اور فرمایا کہ اوس سے جا کر نرمی سے بات کرنا شاید وہ سمجھ جائے

اور ہمارا خوف اوس کے دل مین بیٹھ جاے۔) اس لیے حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔
کہ اگر تو چاہے تو مین تجھے ایسا جوان بنا دون کہ کبھی تو بوڑھا ہی نہو۔ اور ایسا ملک دیدون
کہ کوئی اوسے چھین ہی نہ سکے۔ اور ایسی قوت تیرے جسم مین کردون۔ کہ جس سے
تجھے جماع اور شراب پینے اور سواری کرنے مین خوب لذت آنے لگے۔ پھر جب تو مرے
تو جنت مین جاے لیکن یہ باتین بغیر اس کے نہین ہوسکتین کہ تو مجھ پر ایمان لاے۔
کہا مین اس امر مین اوس وقت تک جواب نہین دیسکتا کہ جب تک ہامان سے نہ پوچھ
لون۔ جب ہامان (جو اوس کا وزیر تھا) آیا تو اوس نے حضرت موسیٰ کا قول اوس سے
بیان کیا اور وہ اس معاملہ مین حیران ہوگیا۔ اور فرعون سے کہا کہ اب تک
تو لوگ تیری پرستش کرتے ہین۔ کیا اب تو دوسری کی عبادت کرے گا۔ پھر کہا۔ کہ مین
تجھے دیکھ جوان بناے دیتا ہون۔ اور اوس کے بالون مین دسمہ لگا دیا۔ اور انہین سیاہ
رنگ دیا۔ اس لیے یہی شخص ہے جس نے سب سے اول سیاہ خضاب کیا ہے
جب یہ حال حضرت موسیٰ نے دیکھا۔ تو انہین بڑا خوف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی۔ کہ جو تو نے دیکھا ہے یہ کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے۔ کیونکہ
یہ کوئی بہت دنون نہین رہے گا۔ جب یہ بات فرعون نے حضرت موسیٰ سے سنی
تو کہا کہ یہ ساحر بھی ہے اور عالم بھی ہے۔ اور چاہا انہین قتل کردے۔ مگر ایک شخص
فرعونیون مین سے مومن تھا۔ اور اوس کا نام خرقیل تھا اوس نے کہا۔ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ (کیا تم صرف اتنی بات پر ایک شخص کے قتل
کے درپے ہو۔ کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس معجزے بھی لیکر آیا ہے

۱۹۔ حضرت موسیٰ کا اور سحر کا مقابلہ اور حضرت موسیٰ کا غالب ہونا

وَقَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ

فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ط يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○ (اور فرعون کی قوم کے
درباریون نے اوس سے کہا کہ موسیٰ اور اون کے بھائی ہارون کے معاملہ کو اس وقت ملتوی رکھئے
اور گرد نواح کے شہرون مین کچھ سپاہی اور ہرکارے بھیجدیجئے۔ کہ تمام ماہر ساحرون کو جمع کرکے
آپکے پاس لے آئین۔) چنانچہ فرعون نے ایسا ہی کیا۔ اور ساحرون کو فراہم کرایا۔
اور بعضون کے نزدیک بہتر یا پندرہ ہزار یا تینس ہزار اکٹھے ہوگئے۔ اور فرعون نے
اون سے بڑے بڑے انعامون کے وعدے کیے۔ اور فرعون کے یہان کوئی تہوار تھا
اوس روز وہ مستعد ہوئے۔ اور اون کی فرعون نے صف جمائی۔ اور مخلوق تماشا
دیکھنے کو اکٹھی ہوئی اور حضرت موسیٰ اور اون کے ساتھ اون کے بھائی حضرت ہارون
بھی آئے۔ اور اون کے ہاتھ مین اپنا عصا تھا فرعون اس وقت اپنی قوم کے اشراف
آدمیون کے ساتھ دربار مین بیٹھا تھا۔ جب حضرت موسیٰ اون لوگون کے پاس پہنچے
قَالَ لَهُمْ مُّوسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ
تو اون کا جماؤ دیکھکر حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ کیون تمہاری شامت آئی ہے۔ خدا پر جادو کی
جھوٹی تہمت نہ لگاؤ۔ نہین تو وہ تم پر کوئی عذاب نازل کرکے تمہین ملیامیٹ کردے گا۔) ساحرون
نے ایک دوسرے سے آپس مین کہا۔ کہ یہ تو ساحرون کی سی باتین نہین ہین قَالُوا
اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلٰى
پھر وہ لوگ بولے
کہ ہم جادو دکھائین گے کہ تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ فرعون کے اقبال سے ہم ہی
غالب رہین گے قَالُوا يٰمُوسٰى اِمَّا اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ
بَلْ اَلْقُوْا ط فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ (پھر اون ساحرون نے کہا۔ اے موسیٰ
یا تو یون کر کہ تو اپنی لاٹھی کو پہلے میدان مین ڈال۔ یا یون کر کہ ہم پہلے ڈالین۔ حضرت موسیٰ نے کہا

کہ نہین بلکہ تم ہی ڈالو۔ اس پر ساحرون نے اپنی رسیان اور اپنی لاٹھیان ڈالدین۔ تو دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہ آنکھون کے سامنے ایسے بڑے بڑے سانپ ہو گئے کہ جیسے پہاڑہون اور تمام میدان اون سے بھر گیا۔ ایک دوسرے کے اوپر چڑھ چڑھ کر چلنے لگے۔ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی (اس سے حضرت موسیٰ کو اپنے دل مین خوف معلوم ہوا۔) پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا (اور فرمایا کہ جو عصا تمہارے دہنے ہاتھ مین ہے اوسے زمین پر ڈال دو کہ انہون نے جو یہ (گڈا) بنا کر کھڑا کر دیا ہے اوسے ایک دم مین ہڑپ کر جائے۔) حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنا عصا ڈال دیا۔ تو دیکھتے کیا ہین کہ وہ ایک بڑا اژدہا ہو گیا۔ اور جو اونہون نے اپنی رسیان اور اپنی لاٹھیان ڈالی تھین اور وہ نظرون مین سانپون کی طرح معلوم ہوتی تھین۔ اونہین ہڑپ ہڑپ کھانے اور نگلنے لگا۔ اور اس قدر کھایا۔ کہ وہ بالکل ہو چکے کچھ باقی نہ رہا۔ پھر حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کو پکڑ لیا۔ پکڑتے ہی وہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔

۴۰۔ ساحرون کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون کا اونہین اور خود قبیل اور اوس کی بی بی کو قتل کرنا۔

اور ان ساحرون کا رئیس اور بڑا ساحر ایک اندھا آدمی تھا۔ اوس سے اوسکے ساتھیون نے کہا۔ کہ موسیٰ کا عصا ایک عظیم اژدہا ہو گیا ہے۔ اور ہماری رسیون اور لاٹھیون کو ہڑپ کئے جاتا ہے۔ اوس نے پوچھا۔ تو کیا ابھی تک وہ نیست و نابود نہین ہوا۔ اور نہ اپنی پہلی حالت پر آیا۔ کہا۔ کہ نہین۔ تو کہا۔ کہ یہ جادو نہین۔ پھر یہ کہکر وہ سجدہ مین گر پڑا اور جتنے ساحر تھے اون سب نے اوس کی تقلید کی۔ وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (اور بول اٹھے کہ ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے

ایمان لائے۔) قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ

(فرعون نے کہا۔ کیا اس سے پہلے کہ مین تم کو اجازت دون تم موسیٰ پر ایمان لے آئے۔ ہو نہ ہو موسیٰ ہی تمہارا بڑا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ ہم تمہارے ہاتھ پانون اُلٹے سیدھے کاٹین گے۔ اور تم سب کو سولی پر چڑھائین گے۔)

چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور اون کے ہاتھ پانون کاٹے۔ اور اون کو قتل کر ڈالا اور وہ کہہ رہے تھے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (اے پروردگار ہمارے اب ہم پر تو صبر کی دہانے کھولدے اور ہم کو ایسا کر کہ تیری ہی اطاعت مین مرین۔) اس لیے یہ لوگ جو صبح کو کفار مین سے تھے شام کو شہید ہو کر مرے۔

اور خرقیل جو فرعونیون مین ہی تھا مومن تھا۔ اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ قبطی تھا۔ اور کوئی کوئی یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ وہ بڑھئی تھا جس نے وہ تابوت بنایا تھا۔ جس مین حضرت موسیٰ کو رکھکر دریائے نیل مین اون کی ماں نے ڈالدیا تھا۔ جب اوس نے دیکھا۔ کہ حضرت موسیٰ کو ساحرون پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو اوس نے ایمان ظاہر کر دیا۔ بعض کہتے ہین کہ اوس نے اپنا ایمان اس سے پہلے ہی ظاہر کر دیا تھا۔ غرض جب اوس نے اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو وہ بھی ساحرون کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ اور صلیب اوسی دیدی گئی۔ اُس کی ایک بی بی بھی تھی وہ بھی مومن تھی اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھی۔ اور وہ فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی۔ ایک مرتبہ وہ اوس کے بالون مین کنگھی کر رہی تھی۔ کہ کمبخت کنگھی اوس کے ہاتھ سے گر گئی۔ تو اوس نے کہا بسم اللہ۔ فرعون کی بیٹی نے کہا۔ کہ کیا اللہ سے مراد تیری میرے باپ سے ہے۔ اوس نے کہا نہین بلکہ اوس سے

مراد میری میرے پروردگار اور تیری اور تیرے باپ کے پروردگار سے ہے۔ فرعون کی بیٹی نے یہ بات اپنے باپ سے کہی۔ فرعون نے اوسے اور اوسکے بچون کو بلایا۔ اور پوچھا کہ تمہارا کون پروردگار ہے کہا میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہے اس پر فرعون نے حکم دیا۔ کہ ایک تنور لائین پھر اوسی اور اوسکی اولاد کو عذاب دینے کیلئے اوسی گرم کرایا۔ وہ بولی۔ کہ میری ایک درخواست ہے اگر آپ مانین تو بڑی مہربانی ہوگی۔ فرعون نے پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا کہ میری اور میرے بچون کی ہڈیان جمع کردی جائین اور انہین دفن کردیا جائے۔ کہا اس کی اجازت ہے۔ اور اوس کی اولاد کو حکم دیدیا۔ کہ ایک ایک کرکے تنور مین ڈالدین چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی۔ ان مین سے سب سے آخر مین ایک ننا بچا تھا۔ اوس نے اپنی مان سے کہا کہ اماں تو اس مصیبت پر صبر کر تو ہی حق پر ہے۔ اس پر ماں اور وہ بچہ دونو تنور مین ڈالدیے گیے۔

۲۱۔ آسیہ کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون کا اوسے بھی قتل کرنا۔

اور آسیہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل مین سے تھی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ اون مین سے نہ تھی۔ لیکن یہ مومن ہوگئی تھی۔ اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھی۔ جب اوس کی مشاطہ قتل کردی گئی تو آسیہ نے دیکھا۔ کہ فرشتے اوس کی روح کو اوپر لیے جارہے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کی بصارت ایسی کردی تھی کہ جس سے اوس نے فرشتون کو دیکھ لیا تھا۔ اور جس وقت کہ اوس مشاطہ پر ظلم ہورہا تھا۔ تو آسیہ اوسے دیکھ رہی تھی۔ جب اوس نے فرشتون کو دیکھا تو اوس کا ایمان اور بھی مضبوط ہوگیا۔ اور اوسے خوب یقین آگیا کہ موسیٰ سچے پیغمبر ہین۔ وہ اسی سوچ بچار مین تھی۔ کہ فرعون گھر مین آیا۔ اور اوس سے مشاطہ کا حال بیان کیا۔ آسیہ نے کہا کہ تیری شامت آئی ہے۔ جو تو اللہ تعالیٰ سے لڑائی لڑتا ہے فرعون نے کہا۔ کہ تجھے بھی کچھ اوسی جنون نے لیلیا کہ جو مشاطہ کو ہوگیا تھا۔ کہا مجھے

توجنون نہین ہوگیا - بلکہ مین اپنے اور تیرے اور تمام عالم کے پروردگار پر ایمان لائی ہون
یہ سنتے ہی فرعون نے اپنی ساس کو بلوایا - اور کہا کہ تیری بیٹی پر بھی وہ ہی بلا نازل ہوئی
ہے جو مشاطہ پر ہوئی تھی - اور قسم کھائی کہ اگر اوس نے موسیٰ کے خدا سے کفر نہ کیا
تو مین اوسے موت کا مزہ چکھاؤن گا - اس واسطے اوس کی ماں اوسے خلوت مین
لیگئی - اور اوس سے کہا کہ فرعون کی بات کو مانے آسیہ نے کہا کہ خدا کے ساتھ مین
اب کفر نہین کرون گی - جب فرعون نے یہ سنا تو اپنے سامنے چار میخین گڑوائین - اور
آسیہ کو عذاب دے دے کر مروادیا -

جب اس بی بی نے موت کو دیکھا - تو کہا - رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اے پروردگار میرے واسطے
اپنے پاس جنت مین تو ایک مکان بنا - اور مجھے فرعون اور اوس کے عمل سے بچا - اور نیز مجھے
ان ظالم لوگون سے نجات دے -) اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اوس کی بصارت کھول دی
اور اوس نے فرشتون کو اور نیز اوس اعزاز و اکرام کی چیزون کو دیکھا جو اوس کے لیے جہان
تیار ہوئی تھین - اور یہ دیکھکر خوش ہوئی - اور ہنسی - فرعون نے کہا دیکھو اس کے جنون
کی یہان تک نوبت پہونچ گئی ہے - کہ اس عذاب کی حالت مین بھی ہنستی ہے
پھر اس کے بعد وہ مرگئی -

۲۲ فرعون کا بنی اسرائیل کو تنگ کرنا اور حضرت موسیٰ کا اونمین تسلی دینا -

جب فرعون نے دیکھا - کہ اوس کی قوم پر حضرت موسیٰ کا رعب چھا گیا - تو وہ اس اندیشہ سے
بڑا متردد ہوا - کہ اوس کے لوگ اوس کی عبادت چھوڑ کر کہین حضرت موسیٰ پر ایمان نہ لے
آئین - تو اوس نے ایک حیلہ بنایا - اور اپنے وزیر سے کہا - يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا

لَعَلِّيٓ أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰٓى إِلٰهِ مُوسٰى وَإِنِّي لَأَظُنُّهُۥ كَاذِبًا ۝

(اسے ہامان تو میرے لیے ایک منارہ بنوا۔ شاید ہمین وہ راستے جو آسمان کے چڑھنے کے ہین ملجائین۔ پھر ہم موسیٰ کے خدا تک پہونچ جائین۔ لیکن ہم تو اوسے جھوٹا سمجھتے ہین۔) اس لیے ہامان نے چونہ بنوایا۔ اور یہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے چونہ بنوایا ہے۔ پھر اوس نے کاریگرون کو جمع کیا۔ اور سات برس مین اوسے بنوایا۔ اور اتنا بلند کرایا۔ کہ اوس کے مقابلہ کی اور کوئی عمارت نہ رہی۔ یہ بات حضرت موسیٰ پر نہایت گران گزری۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ موسیٰ تم اوسے جو وہ چاہتا ہے کرنے دو۔ مین نے ڈھیل چھوڑ دی ہے۔ اور ایک آن واحد مین مین اوس کے تمام کام سمیٹ دون گا۔ پھر جب یہ عمارت بنکر مکمل ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا۔ اور اونہون نے وہ مکان گرا دیا۔ اور جو جو کاریگر اور کارپرداز وہان تھے اونہین سب کو مار ڈالا۔ جب فرعون نے اللہ کی یہ حکمت دیکھی۔ تو اپنے لوگون کو حکم دیا۔ کہ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کے ساتھ سختی سے پیش آئین۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کرنا شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل سے ایسے کام لینے لگے کہ جو اون کی طاقت سے بھی باہر تھے۔ اور مرد اور عورتون دونو سے سختی کا برتاؤ ہونے لگا۔ پہلے یہ دستور تھا۔ کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی کام لیتے تو اونہین کھانے کو دیا کرتے تھے۔ لیکن اب اونہون نے کھانا دینا بھی چھوڑ دیا۔ اس لیے جب وہ کام کر کے آتے تو اون کا برا حال ہو جاتا تھا۔ اور پھر اپنی قوت حاصل کرنیکے واسطے اونہین محنت کرنا پڑتی تھی۔ اس لیے بنی اسرائیل نے اس امر کی حضرت موسیٰ سے شکایت کی حضرت موسیٰ نے کہا۔ اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ لوگو اللہ سے مدد مانگو اور صبر کئے رہو۔ ملک تو سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ بندون مین سے جسے چاہتا ہے۔ اوس کا مالک بنا دیتا ہے۔ اور انجام نیکو پرہیزگار۔ دن کا ہی ہوتا ہے۔ اب وہ وقت قریب آ لگا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کر ڈالے۔ اور تمہین بجائے اوس کے ملک مین قایم کرے۔ دیکھئے کہ پھر تم کیسے عمل کرتے ہو۔)

۲۳ - خدا تعالیٰ کا فرعونیون پر مصائب کا نازل کرنا مگر پھر بھی اون کا ایمان نہ لانا۔

پھر جب فرعون اور اوس کی قوم نے ایمان لانے سے انکار کیا اور کفر پر ہی جمے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر اپنے معجزے بھیجے۔ چنانچہ ان مین سے پہلے طوفان بھیجا۔ یعنی علی التواتر اون پر مینہ برسایا۔ اور اُن کی تمام چیزین غرق ہوگئین۔ تو وہ لوگ بولے۔ یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّکَ (اے موسیٰ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا مانگ) کہ اس بلا کو ہم سے دور کردے۔ پھر ہم تجھ پر ایمان لے آئین گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کردین گے۔ حضرت موسیٰ نے اس لیے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اوس بلا کو دور کر دیا۔ اور اون کے کھیت اوگے اور پھلے پھولے۔ اس پر کہنے لگے۔ کہ اس مینہ کی تو ہم کو ضرورت ہی نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر ٹیڈی بھیجی۔ جس نے اون کی کھیتی کھالی۔ یہ دیکھکر اونھون نے پھر حضرت موسیٰ سے دعا چاہی۔ اور کہا۔ کہ اگر یہ مصیبت رفع ہوجائے تو ہم ایمان لے آئین گے اللہ تعالیٰ نے یہ مصیبت بھی دور کردی لیکن وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ اور کہا کہ ہماری کھیتی کچھ باقی رہگئی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر وبا لال کو بھیجا۔ جو قمل (یعنی سنڈی) کو کہتے ہین۔ اس نے تمام کھیتی اور سبزی کو کھا کر برباد کر دیا۔ یہ سنڈیان اون کے کھانون کو بھی خراب کر دیتی تھین

اور وہ کسی طرح اون سے بچ ہی نہ سکتے تھے - اس واسطے اونہون نے پھر حضرت موسیٰ سے کہا - کہ اگر یہ جاتی رہین تو ہم ایمان لے آئین گے - حضرت موسیٰ نے دعا کی - مگر وہ ایمان نہ لائے - پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر مینڈکین بھیجین - اور اون کی یہ کثرت ہوگئی - کہ ہانڈیون مین اور کہانون مین آآکر گرنے لگین - اور اون سے گھر بھر گیے - پھر اونہون نے حضرت موسیٰ سے کہا - کہ اگر یہ دور کردو تو ہم ایمان لے آئین پھر حضرت موسیٰ نے اون کا کہنا کیا - مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے - پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر خون بھیجا - جس سے فرعونیونکی کنوؤن مین خون ہوگیا اور یہ کیفیت ہوگئی - کہ اسرائیلی اور فرعونی دونو ایک ہی جگہ سے پانی لیتے مگر اسرائیلی کے برتن مین پانی آتا - اور فرعونی جب لیتا تو وہ خون ہوتا - اور اگر اسرائیلی اپنے منہ مین پانی لیکر کسی فرعونی کے منہ مین ڈالدیتا تو اوسکے منہ مین جاتے ہی خون ہوجاتا - یہ حالت سات روز تک رہی - اس پر پھر اونہون نے حضرت موسیٰ کی خوشامد کی کہ اگر یہ عذاب جاتا رہے تو ہم ایمان لے آئین گے لیکن پھر بھی وہ ایمان نہ لائے - جب حضرت موسیٰ اون سے مایوس ہوگیے کہ وہ اور فرعون کوئی ایمان نہ لائینگے - تو حضرت موسیٰ نے اون پر بد دعا کی - اور حضرت ہارون نے آمین کہی - قَالَ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا (حضرت موسیٰ نے عرض کیا - اے پروردگار تو نے فرعون اور اوس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی مین بڑی شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے - اے پروردگار تو نے یہ چیزین اونہین اس واسطے دے رکھی ہین - کہ وہ لوگون کو تیرے راستہ سے بہکائین - اے پروردگار تو ان کے مالون کو ستیاناس کردے اور اون کے دلون کو سخت کردے کہ وہ سخت عذاب دیکھے

بغیر تجھپر ایمان ہی نہ لائین - اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ تمہاری دونوں کی دعا قبول ہوگئی - پھر جب اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا قبول کرلی - تو اون کے گھوڑے اور جواہر اور شان و شوکت کی چیزین چھوڑ کر عام چیزین سب پتھر کی کردین - اور اون کے تمام نخل اور گندم اور آٹا وغیرہ پتھر ہوگیا - اور یہ بھی اون معجزات مین سے ایک معجزہ ہوگیا جو حضرت موسیٰ نے اون کے سامنے کیئے تھے - یہ سب نو معجزہ تھے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۝ یعنی ہم نے موسیٰ کو نو کھلے کھلے معجزے دیئے تھے اور وہ یہ ہین - عصا - یدبیضا - طوفان - قحط - ملخ - مینڈک - سنڈیان - خون - اموال کا ملیا میٹ کرنا اور پتھر بنانا -

۲۴ - حضرت موسیٰ کا مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر بھاگنا اور دریائے نیل کے پار ہوجانا -

جب حضرت موسیٰ کو اسی حال مین ایک مدت گزر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اونہین بنی اسرائیل کو لیکر وہان سے نکل جانے کے لیے حکم دیا - اور فرمایا - کہ حضرت یوسف بن یعقوب کا تابوت بھی وہان سے لیجائین اور جاکر ارض مقدس مین اوسے دفن کردین - حضرت موسیٰ کو حضرت یوسف کی قبر معلوم نہ تھی - اس لیے اونہون نے اس کی جستجو کی - اون کی قبر کا مقام صرف ایک بوڑہی عورت کو معلوم تھا - اوس نے بتایا کہ دریائے نیل مین فلان جگہہ اونکی قبر ہے - جب یہ معلوم ہوگیا تو حضرت موسیٰ نے اوسے وہان سے نکال لیا اور اپنے ساتھہ لے لیا - اون کا جنازہ ایک مرمر کے تابوت مین تھا -

پھر حضرت موسیٰ چلے - اور اونہون نے بنی اسرائیل کو حکم دیا - کہ قبطیون سے زیور عاریت لین - اور جہانتک ہوسکے اسید کیجاہی نکرین - چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور بہت چیزین لین - اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر رات مین نکلے قبطیونکو یہ حال معلوم نہ تھا - اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون اون کے آگے آگے تھے

جس وقت یہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہین تو اون کی تعداد چھ لاکھ بیس ہزار تھی۔ اون کے پیچھے پیچھے فرعون بھی روانہ ہوا۔ اور اوس کی فوج کے آگے آگے ہامان تھا فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝ (پھر دونو فریق بنی اسرائیل اور فرعونی ایک دوسرے کے قریب آگئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تو حضرت موسیٰ کے لوگون نے کہا۔ کہ اب تو دشمن نے ہم کو آلیا۔) موسیٰ تیرے آنے سے پہلے بھی یہ لوگ ہمین ایذا دیتے تھے اور تیرے آنے کے بعد بھی ہمین یہ ستاتے ہین۔ پہلے تو یہ تھا۔ کہ ہمارے لڑکون کو وہ ذبح کرتے اور لڑکیون کو رہنے دیا کرتے تھے۔ اور اب یہ ہے کہ فرعون ہمین پکڑا چاہتا ہے اور پکڑتے ہی قتل کردے گا قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ (حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہرگز نہین۔ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے۔ کوئی دم مین وہ مجھے بچاؤ کا راستہ دکھائیگا) اور بنی اسرائیل دریا تک پہونچ گئے۔ اور اب دریا کے اور اون کے درمیان کچھ فاصلہ نہ رہا۔ اور فرعون پیچھے سے آگیا۔ اس سے اونہین اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا۔ مگر حضرت موسیٰ آگے بڑھے۔ اور اپنا عصا دریا مین مارا۔ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝ (اور دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا گویا ایک اونچا پہاڑ بنگیا۔) اور اوسمین ہر سبط کیواسطے ایک ایک راستہ یعنی بارہ راستے ہوگئے۔ چونکہ ایک سبط دوسرے سبط کو نہین دیکھ سکتا تھا اسواسطے ہر سبط نے کہا۔ کہ ہمارے ساتھی ہلاک ہوگئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے پانی کو حکم دیا۔ اور اوسمین درجے ہوگئے اور ہر ایک سبط کو اپنے دہنے بائین جانب نظر آنے لگے اور وہ نکلکر پار ہوگئے۔

۲۵۔ فرعون کا اور اوس کے ساتھیون کا دریا سے نیل مین غرق ہونا۔

اور اسنے مین فرعون اور اوس کے ساتھی بھی دریا کے کنارے آپہونچے۔ اور جس طرح کہ پانی ہوگیا تھا۔ اور اوس مین راستے بن گئے تھے وہ اوس نے دیکھا تو کہا۔ کہ دیکھو دریا

میرے سبب سے جدا جدا ہوگیا ہے۔ اور میرے واسطے اوس مین راستے ہوگیے ہین کہ مین اپنے دشمنون کو جاکر پکڑ لون۔

جب فرعون اون راستون کے کنارے پر جاکر کھڑا ہوا۔ تو اوس کا گھوڑا اوس کے اندر جانے سے رُک گیا اس لیے جبرئیل ایک مادیان پر سوار ہوکر آئے جس کو گھوڑے کی ضرورت تھی۔ جب اس مادیان کی بو گھوڑون نے سونگھی تو اوس کے پیچھے چل پڑے اور چلتے چلتے دریا کے اوس کنارے پہونچ گیے۔ اور اون مین کے اول شخص نے چاہا کہ باہر نکلے۔ اور ادہر پیچھے سب اندر دریا مین اخیر تک داخل ہوگیے۔ تو دریا کو خدا کا حکم ہوا۔ کہ اونہین لے لے۔ چنانچہ دریا مین موجین چلنے لگین اور وہ اوس کے پانی مین آگئے اور سب ڈوب گیے۔ اور یہ سارا حال بنی اسرائیل دیکھہ رہے تھے اور حضرت جبرئیل فرعون کے پاس آئے اور دریا کی گیلی مٹی لی۔ اور اوس کے منہ مین بھر دی۔ تاکہ وہ اوس وقت توبہ کرکے خدا کو کہین راضی نہ کرلے۔ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کیونکہ جس وقت فرعون ڈوبنے لگا تو اوس نے کہا۔ مجھے اب یقین آیا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہین اوس کے سوا کوئی اور معبود نہین ہے۔ اور اب مین بھی اوسی کے فرمانبردارون مین سے ہون۔) اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل کو بھیجا۔ اور اونھون نے اوس کے چڑانے کے لیے کہا۔ اٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (کہ کیا اب ایمان لایا۔ پہلے تو نافرمانی کرچکا اور مفسدون مین ہوچکا ہے۔) جبرئیل نے نبی صلعم سے یہ بیان کیا تھا۔ کہ وہ وقت دیکھنے کے قابل تھا۔ جس وقت کہ مین فرعون کے منہ مین دریا کی کیچڑ لیکر گھسیڑ رہا تھا۔ اس خوف سے کہ کہین وہ ایسا لفظ نہ کہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے۔

جب بنی اسرائیل بچ گیے۔ تو بولے کہ فرعون ابھی غرق نہین ہوا ہے۔ اس لیے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کو جو غرق ہو گیا تھا دریا مین سے نکالا۔ اور بنی اسرائیل نے اوسے پکڑ لیا اور اوس کے ناک کان کاٹے۔

۲۶۔ بنی اسرائیل کی بتون کی پرستش کی آرزو اور یوشع اور کالب کا فوج لیکر فرعون کے ملک کو لوٹنا

پھر بنی اسرائیل آگے بڑھے اور ایسے لوگون کے پاس پہونچے کہ جو بتون کی پرستش کیا کرتے تھے۔ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (اون کے بتون کو دیکھکر بولے کہ موسیٰ جس طرح ان کے بت ہین ایسے ہی ہمارے لیے بھی ایک بت بنا دے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔) اس لیے اونہون نے یہ خیال چھوڑ دیا۔

پھر حضرت موسیٰ نے دو بڑے بڑے لشکر تیار کیے۔ ہر ایک لشکر مین بارہ بارہ ہزار آدمی تھے۔ اور فرعون کے شہرون کی طرف بھیجے۔ جو اس زمانہ مین محافظون سے خالی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اون کے سردارون اور رئیسون کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ اور عورتون بچون سانکھرودون مریضون مشایخ اور عاجزون کے سوا وہان اور کوئی نہین رہا تھا۔ یہ لوگ وہان گیے۔ اور اون کے مال لوٹے۔ اور جو کچھ اون سے اُٹھ سکا اوسے اُٹھا لائے باقی جو وہ نہ اُٹھا سکے اوسے وہان کے اور لوگون کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

اور دونو لشکرون کے سردار یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا تھے۔

۲۷۔ حضرت موسیٰ کا توریت لینے کے لیے کوہ طور پر روزہ رکھکر جانا۔

جب حضرت موسیٰ مصر مین ہی تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اون سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے نکل جائین گے۔ اور اللہ تعالیٰ اون کے دشمن کو ہلاک

کرڈالے گا تو بنی اسرائیل کو ایک ایسی کتاب دیگا۔ جس مین حلال وحرام سب چیزین لکھی ہون گی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کرڈالا اور بنی اسرائیل کو نجات دیدی۔ تو اونہون نے کہا۔ موسیٰ اب وہ کتاب لائیے جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت موسیٰ نے پروردگار سے عرض کیا۔ تو حکم ہوا۔ کہ تیس ۳۰ دن کا روزہ رکھو اور خود بھی پاک بنو اور اپنے کپڑے بھی پاک کرو۔ اور پہاڑ پر آؤ جس کا نام کوہ طور سینا ہے۔ وہان ہم تم سے کلام کرین گے۔ اور تمھین کتاب بھی دین گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے تیس ۳۰ دن کا روزہ رکھا۔ اور شروع پہلی ذیعقدہ کو کیا۔ اور پہاڑ کو گئے۔ اور اپنے بھائی ہارون کو بنی اسرائیل کی نگرانی پر اپنے بجاے مقرر کر گیے۔ جس وقت وہ پہاڑ پر پہونچے تو اونھین اپنے منہ کی بوبری معلوم ہوئی۔ اس واسطے اونھون نے خرنوب کی لکڑی سے اور بعض کہتے ہین کہ کسی درخت کی چھال سے مسواک کرلی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی اور فرمایا۔ کہ روزہ دار کے منہ کی بو میرے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی مین خدا تعالیٰ نے اونھین حکم دیا۔ کہ دس روزا ور روزہ رکھین چنانچہ اونھون نے دس روزا ور دسوین ذی الحجہ تک روزہ رکھا۔ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (جس سے پروردگار موسیٰ کا وعدہ چالیس رات کا پورا (چلہ) ہوگیا۔

۲۸۔ سامری کا بنی اسرائیل کے لوٹ کے زیور سے گوسالہ بنانا اور بنی اسرائیل کا اوسے پوجنا

انھین دس دنون مین بنی اسرائیل مین ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا۔ کیونکہ وہ تیس روز گزر گئے تھے جن کا حضرت موسیٰ نے وعدہ کیا تھا اور وہ وہان سے نہ لوٹے تھے۔ یہان ایک شخص سامری تھا۔ جو باجرمی فرقہ کا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ہی سے تھا۔ حضرت ہارون نے کہا کہ بنی اسرائیل یہ مال غنیمت اور زیور جو تم قبطیون سے مانگ کر لائے

ہو تمہارے لیے حلال نہین ہے۔ اسکے واسطے ایک گڑہا کھودو۔ اور اوسے وہان اوس وقت تک پڑا رہنے دو۔ جبتک کہ موسی لوٹکر نہ آئین۔ جب وہ آئین گے تو جیسی اون کی راے ہوگی۔ اوس کے مطابق کرنا۔ چنانچہ ان لوگون نے حضرت ہارون کے حکم کی تعمیل کی۔ اور اس سامری نے ایک مٹھی بھر مٹی وہان سے لی۔ جہان کہ جبرئیل کے گھوڑے کے سم راستے مین پڑے تھے۔ اور اوسے اوس زیور مین ڈال دیا اس سے وہ زیور ایک گاے کا بچھڑا یا گوسالہ جسم بے روح ہوگیا۔ اور گاے کی طرح بولنے لگا بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ زیور آگ مین ڈال کر پگلا دیا گیا تھا۔ اور اوسمین سامری نے یہ مٹی ڈالی تھی۔ جس سے وہ زیور ایک گوسالہ جسم بے روح ہوگیا۔ اور اُس کی بیل کی سی آواز ہوگئی (غالباً یہ آواز اوس بچھڑے مین ایسی ہی ہوگی جیسے آج کل بھی اہل ولایت کٹ پتلیون مین آواز کی کل بنا دیا کرتے ہین۔) بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ وہ بولتا ہی تھا اور چلتا بھی تھا۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ وہ صرف ایک مرتبہ بولا تھا۔ پھر کبھی نہین بولا اور کہتے ہین کہ سامری نے یہ بچھڑا تین دن مین اس زیور سے ڈھال لیا تھا۔ اور پھر اوسمین مٹی ڈال دی تھی جس سے وہ کھڑا ہوگیا اور بولنے لگا تھا۔ جب اونہون نے اوسے دیکھا تو سامری نے اون سے کہا کہ یہی تو تمہارا اور نیز موسیٰ کا خدا ہے۔ موسیٰ اوسے بھول کر یہان چھوڑ گیا ہے اور خود اُس کی تلاش مین کہین چلا گیا ہے۔ اس لیے وہ لوگ اوس کی عبادت پر جھک پڑے۔ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ (اور حضرت ہارون نے اون سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ لوگو۔ یہ تو اس بچھڑے کے ذریعے سے تمہاری آزمایش کی جارہی ہے۔ ورنہ تمہارا پروردگار رحمن ہے۔ اوس کی عبادت کرو اور میری پیروی کرو اور میری بات مانو۔) اس پر بعض

لوگون نے اون کی اطاعت کی۔ اور بعضون نے اون کی بات نہ مانی اس لیے وہ اپنے ساتھیون کو لیکر چپ رہے اور نافرمانون سے لڑے نہین۔

۲۹۔ گوسالہ کی پرستش کی نسبت حضرت موسیٰ اور خدا تعالیٰ کی باتین اور حضرت موسیٰ کا خدا کو دیکھنے کی درخواست کرنا مگر نہ دیکھ سکنا۔

حضرت موسیٰ خدا تعالیٰ کے پاس اور بھی اپنے ساتھ چالیس آدمیون کو لے گئے تھے۔ لیکن جب پہاڑ قریب رہ گیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس مناجات کے لئے آگے چلے گیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ مَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ (اے موسیٰ تم جلدی کرکے اپنے لوگون سے کیسے آگے آگئے عرض کیا۔ کہ وہ بھی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آرہے ہین۔ پروردگار مین تیری طرف جلدی کرکے اس لیے بڑھ آیا ہون کہ تو مجھ سے خوش ہو۔ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے پیچھے تیری قوم کو ہمنے ایک اور بلا مین مبتلا کردیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سامری نے اونہین گمراہ کردیا ہے حضرت موسیٰ نے کہا کہ سامری نے تو اتنا کیا۔ کہ اوس نے گوسالہ کی پرستش کے لیے اون سے کہا۔ لیکن روح کس نے پھونکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ہم نے۔ کہا تو پھر تو ہی نے تو اونہین گمراہ کیا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تو اونھون نے چاہا۔ کہ وہ خدا کو دیکھین قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۖ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (کہا پروردگار تو مجھے اپنی جان دکھا دے کہ مین تجھے ایک نظر دیکھ لون۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

کہ تو ہم کو ہرگز نہین دیکھ سکے گا۔ لیکن ہان اگر ایسا ہی شوق ہے۔ تو اس سامنے کے پہاڑ پر نظر کرو۔ ہم اس پر اپنا جلوہ دکھاتے ہین۔ اگر پہاڑ اپنی جگہہ پر ٹھیرا رہا تو جاننا کہ تو بھی ہم کو دیکھے گا۔ پھر جب اون کا پروردگار اوس پہاڑ پر جلوہ افگن ہوا۔ تو اوسے چکنا چور کر دیا۔ اور حضرت موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش مین آئے تو کہا تیری ہی ذات پاک ہے۔ مین اپنی بیجا درخواست سے تیری جناب مین توبہ کرتا ہون اور مومنین مین سے مین تجھہ پر سب سے اول ایمان لانے والا بندہ ہون۔)

۳۰۔ حضرت موسیٰ کا تختیان لانا اور بچھڑے کی عبادت کی وجہ سے حضرت ہارون پر غصہ کرنا اور سامری کو نکالنا اور بچھڑے کو جلا کر پھینک دینا

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو تختیان دین جس مین سب حلال و حرام اور مواعظ لکھے ہوئے تھے پھر حضرت موسیٰ وہان سے لوٹ کر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی سے اون کا چہرہ ایسا منور ہو گیا تھا کہ کسی کی طاقت نہ تھی جو اون کے نورانی چہرہ پر نظر ڈال سکے۔ اس لیئے وہ چالیس روز تک برابر اپنے چہرہ پر حریر ڈالے رہے۔ پھر اوس کے بعد وہ حریر اونہون نے دور کر دیا۔ غرض جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور اونہون نے دیکھا کہ اونہون نے بچھڑے کی پرستش کی ہے تو غصہ مین آکر اونہون نے تختیان پھینک دین۔ اور اپنے بھائی ہارون کا سر اور ڈاڑھی پکڑ کر اون کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ قَالَ يَا بْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ (حضرت ہارون نے کہا۔ کہ اے میری ماں جائے میری ڈاڑھی اور میرا سر نہ پکڑ۔ مین اس بات سے ڈرا۔ کہ تو واپس آکر کہین یہ نہ کہنے لگے کہ تو نے بنی اسرائیل مین پھوٹ ڈالدی۔ اور میری بات کا پاس نہ کیا۔) اس پر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون

کو تو چھوڑ دیا اور سامری کی طرف متوجہ ہوئے۔ وَقَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ط قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ فَقَبَضْتُ مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ط قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ (اور کہا کہ سامری تجھے کیا ہو گیا تھا۔ سامری نے کہا۔ کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی تھی جو اوروں کو نہیں دکھائی دی (یعنی جبرئیل کو دیکھا کہ وہ گھوڑے پر سوار چلے جا رہے ہیں۔ اور اون کے گھوڑے کے سموں کے نیچے جو زمین آتی ہے وہاں کی سوکھی گھانس ہری ہو جاتی ہے۔) تو میں نے فرشتہ (کے گھوڑے) کے نقش قدم (کی مٹی) سے ایک مٹھی بھر لی پھر اوس کو اس (بچھڑے) میں ڈال دیا۔ اوس وقت میرے دل نے مجھے یہی صلاح دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا جا (دور رہو) اس زندگی میں تو تیری سزا یہی ہے۔ کہ تو ہمیشہ کہتا پھر (دیکھو مجھے کوئی) چھو نہ جانا۔) پھر اوس بچھڑے کو لیا۔ اور سوہن سے توڑ کر اوسے جلا دیا۔ اور سامری کو حکم دیا کہ اوس پر پیشاب کرے اور پھر دریا میں اوس کی راکھ پھینکدی۔

۳۱۔ گوسالہ پرستی کی سزا میں قتل اور خطا کا معاف ہونا۔

اور جس وقت حضرت موسیٰ نے تختیاں اپنی لائی ہوئی غصہ میں آکر ڈالدی تھیں تو اون میں سات میں کا چھٹا حصہ جاتا رہا تھا۔ صرف ایک ساتوان حصہ باقی رہگیا تھا اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کے غصہ کو دیکھکر توبہ کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اون کی توبہ نہیں قبول کی۔ اور حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (اے لوگو تم نے بچھڑے کی پرستش کرنے سے اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔ اپنے خالق کی درگاہ میں جا ہیئے کہ توبہ کرو۔ اس طرح کہ آپس میں لڑ کر اپنے آپ کو قتل کر ڈالو۔) چنانچہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی اور جنہوں نے

پرستش نہین کی تہی آپس مین لڑے اور قتل ہوے - اور اس طرح جو لوگ قتل ہوئے فریقین سے شہید ہوئے - اس وقت اون مین سے ستر ہزار آدمی مارا گیا اور حضرت موسیٰ اور ہارون نے اون کی خطا معاف کرانے کے لیے دعا مانگی - تو اللہ تعالیٰ نے اون کی خطا معاف کردی - اور حکم دیا - کہ اب نہ قتل کرین - اور اون کی توبہ قبول ہوگئی - اور حضرت موسیٰ نے چاہا - کہ سامری کو قتل کردین - اللہ تعالیٰ نے حکم دیا - کہ اوسے چھوڑ دو اس واسطے حضرت موسیٰ نے اوس پر لعنت کرکے چھوڑ دیا

۳۲ - حضرت موسیٰ کا ستر آدمیون کو لیکر میقات پر جانا اور اون کا خدا کی باتین سننا اور مرکر جی اٹھنا

پھر حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے بزرگون مین سے ستر آدمی منتخب کیے - اور اون سے کہا میرے ساتھ اللہ کے پاس چلو - اور جو کچھ تم نے کیا ہے اوس سے توبہ کرو - اور روزہ رکھو اور طہارت کرو - اور اون کو لیکر طور سینا پر اوس وقت وہان پہونچے جو اللہ تعالیٰ نے اون کے واسطے مقرر کیا تھا - حضرت موسیٰ کے ہمراہیون نے اون سے کہا - ہم چاہتے ہین اپنے پروردگار کا کلام اپنے کانون سے سنین - کہا اچھا جب حضرت موسیٰ پہاڑ کے قریب گیے - تو اون پر ایک ابر آیا - اور تمام پہاڑ پر چھا گیا - حضرت موسیٰ اوسمین گیے - اور ہمراہیون سے کہا - کہ میری باس آجاؤ - وہ پاس آگئے - اور ابر مین داخل ہوگئے اور سب نے سجدہ کیا - اور اپنے کانون سے خدا کا کلام سنا کہ وہ حضرت موسیٰ کو اوامر اور نواہی کی ہدایت کرتا تہا - جب اللہ تعالیٰ کلام کرچکا - تو حضرت موسیٰ پرسے ابر چلا گیا - اور حضرت موسیٰ اون کی طرف متوجہ ہوئے يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ ۝ (تو اون لوگون نے کہا - اے موسیٰ ہم جب تک خدا کو ظاہر مین نہ دیکھ لین اوس وقت تک اس بات پر ایمان لانے والے نہین کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے - اس پر

(خدا فرماتا ہے۔ تمکو بجلی نے آلیا۔) اور وہ سب کے سب مر گئے۔ پھر حضرت موسیٰ نے مناجات کی اور دعا مانگی اور کہا۔ پروردگار مین بنی اسرائیل کے اچھے اچھے لوگ چنکر لایا تھا۔ اور اب مین پھر اون کے پاس جاؤن گا۔ اور وہ میرے ساتھ نہ ہون گے تو بنی اسرائیل میری تصدیق نہ کرین گے۔ یہ دعا حضرت موسی برابر کئے چلے گئے جس سے آخر خدا تعالیٰ نے اون کی روحین پھر واپس کردین۔ اور ایک ایک کرکے زندہ ہو گئے۔ اور ایک دوسرا اون کو زندہ ہوتے دیکھتا گیا۔ کہ وہ کیسے زندہ ہوتے جاتے تھے۔ پھر اونہون نے کہا۔ موسیٰ جو تم خدا سے سوال کرتے ہو وہ منظور ہو جاتا ہے۔ ہمارے لیے یہ دعا کرو۔ کہ ہم سب انبیا ہو جائین۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونہین سب کو نبی کر دیا۔

بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ یہ سنکر آدمیون کا واقعہ اوس وقت ہوا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کی توبہ منظور نہوئی تھی پھر وہ لوگ میقات پر گیے۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب مین عذر معذرت کی تو اوس نے توبہ قبول کی۔ اور حکم دیا۔ کہ آپس مین ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرے۔ واللہ اعلم۔

۳۳۔ بنی اسرائیل کا موسیٰ کی شریعت کے ماننے سے انکار اور پہر خوف سے قبول کرنا اور حضرت موسیٰ کے چہرہ کا نور۔

جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس لوٹکر آئے اور توریت لائے۔ تو چونکہ اوس مین بڑے سخت احکام تھے۔ اور اون کی تعمیل کرنا نہایت مشکل کام تھا۔ اس لیے بنی اسرائیل نے اون کے منظور کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم اس شریعت کو نہین مانتے۔ جب اونہون نے یہ صریحی انکار کیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرئیل نے فلسطین کے پہاڑ کا ایک ٹکڑا اتنا بڑا لیا جتنا کہ

بنی اسرائیل کا لشکرگاہ تھا۔ اور وہ ایک فرسخ چوڑا اور ایک فرسخ لنبا تھا۔ اور اوسے اون کے سرون پہ سایہ کی طرح اتنا اونچا پھیلا دیا۔ کہ جتنا ایک آدمی کا قد ہوتا ہے اور سامنے کی طرف سے اون کے آگ لائے اور پیچھے سے سمندر کے پانی کو بہایا۔ اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا۔ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ ۝ (یہ جو ہم نے تم کو کتاب دی ہے اوسے مضبوطی سے (یعنی اسکی تعمیل کرو۔) اور اوس کو مانو۔ ورنہ اگر تم نے نہ مانا اور اوس مین جو حکم ہے اوسی کے مطابق تعمیل نہ کی۔ تو یاد رکھو۔ کہ اس پہاڑ سے مین تمہین چکنا چور کردون گا۔ اور اس دریا مین ڈبو دون گا۔ اور اس آگ سے جلا ڈالون گا۔ جب بنی اسرائیل نے دیکھا۔ کہ اب کہین بھاگنے کا ٹھکانا نہ رہا۔ تو اوسے قبول کرلیا اور چہرون کے ایک جانب کو زمین پر رکھکر سجدہ کیا۔ اور نگاہون سے پہاڑ کو اس سجدہ کی حالت مین دیکھتے رہے کہ کہین گر نہ پڑے۔ اس لیے یہودیون مین یہی طریقہ مروج ہوگیا ہے کہ وہ اپنے چہرون کے ایک جانب پر سجدہ کیا کرتے ہین۔ اور اس سجدہ مین اونہون نے کہا ہم نے سنا اور مان لیا۔

پھر حضرت موسیٰ مناجات سے واپس ہوکر آئے۔ تو چالیس روز تک اون کی یہ حالت رہ گئی تھی۔ کہ چہرہ سے نور سے جو اونہین دیکھتا وہ مرجاتا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ مرتا نہین بلکہ اندھا ہوجاتا تھا اس لیے حضرت موسیٰ اپنے چہرہ اور سر پر ڈھال لگائے رہتے تھے کہ کوئی اون کا منہ نہ دیکھے اور اوسے نقصان نہ پہونچ جائے۔

۴۳ - ایک اسرائیلی کا اپنے ایک بنی عم کو مار کر کسی دوسرے پر دعوے کرنا۔ اور قاتل کی تحقیقات کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک گائے ذبح کروانا اور مقتول کا زندہ ہوکر قاتل کو بتانا

پھر ایک شخص نے اسرائیلیون مین سے اپنے چچیرے بھائی کو مار ڈالا۔ اور اوس مقتول کا اس قاتل کے سوا اور

کوئی رشتہ دار نہ تھا۔ کہ اوس کے مال کا وارث ہو۔ اور اس قاتل نے مقتول کو کیا کیا کہ مقتل سے اُٹھا کر کہین دوسری جگہہ لیجا کر ڈالدیا۔ پھر جب صبح ہوئی۔ تو کسی دوسرے اسرائیلی پر اوس کا الزام لگا کر حضرت موسی کے پاس آکر خون کا دعوی کیا۔ اسرائیلیون نے اوس کے قتل سے بالکل انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے نہین مارا ہے۔ اس واسطے حضرت موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا۔ کہ کس نے مارا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا۔ کہ ایک گاے ذبح کرین۔ تو یہ بھید معلوم ہوجاے گا۔ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۝ (بنی اسرائیل نے جب یہ حکم سنا۔ تو حضرت موسیٰ سے بولے۔ کہ کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ کہا اللہ مجھے بچاے کہ مین ایسا جاہل بنجاؤن) جو لوگون سے ٹھٹھا کرتا پھرون (تو بنی اسرائیل نے کہا کہ اچھا تو اپنے پروردگار سے پوچھو وہ ہمین صاف صاف سمجھا دے کہ وہ گاے کیسی ہو۔) اگر یہ لوگ اس وقت کیسی ہی گاے ذبح کر دیتے تو وہ مقبول ہوجاتی لیکن اونہون نے اوس مین باریکیان نکالین۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اون پر سختی کی۔

اور اس سختی کی وجہ یہ بھی تھی کہ اون مین سے ایک شخص تھا جو اپنی مان سے نہایت نیکی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ اور اوس شخص کی ایک گاے تھی جو اسی صورت اور صفت کی تھی اوس کا خدا کو عوض دینا منظور تھا جو وہ اپنی مان سے نیکی کرتا تھا۔ جب اونہون نے گاے دیکھی تو ویسی گاے اور کہین نہین ملی صرف اوسی شخص کے پاس جو گاے تھی وہ ہی اس شکل وصورت کی تھی۔ اسواسطے اوس نے گاے کی قیمت بڑہا دی۔ اور اوس کی کھال مین بھر کر اوس کی قیمت مین اون سے سونا لیا۔

غرض جب اونہون نے حضرت موسیٰ سے پوچھا - کہ وہ گاے کیسی ہو - قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۝ (حضرت موسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسی گاے ہو جو نہ بوڑھی ہو اور نہ بچیا ہو - یعنی نہ بہت بڑی عمر کی ہو اور نہ بہت چھوٹی عمر کی - اوسط درجہ کی عمر ہو - قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا (کہا کہ اپنے پروردگار سے درخواست کر کہ وہ ہمین اچھی طرح بتا دے کہ اوس کا رنگ کیسا ہو - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوس کا رنگ زرد ہو اور خوب گہرا ہو کہ اُس گاے کو دیکھکر دیکھنے والے خوش ہو جائین - کہا موسیٰ تو اپنے رب سے درخواست کر وہ ہمین سمجھا دے کہ اوس مین اور کیا کیا صفتین ہون - کیونکہ ہمین تو ایسی گائین بہتیری دکھائی دیتی ہین - حضرت موسیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ وہ گاے نہ تو کسی گسائی ہو جو زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کے پانی دینے کے کام مین آئی ہو بلکہ صحیح سالم ہو اور اوسمین کوئی داغ دھبہ نہو - یعنی کوئی عیب نہو - اور بعض اس کے معنی کہتے ہین کہ اوس مین سپیدی نہ ہو - جب اونہون نے یہ سنا تو کہا کہ ہان اب تو ٹھیک ٹھیک پتا لایا - اور جا کر اونہون نے اوسے تلاش کیا - تو کہین ایسی گاے نہ ملی صرف اوسی شخص کے پاس ملی جو اپنی جان کے ساتھ نکوئی سے پیش آتا تھا - اس لیے مجبوراً اونہون نے اوسے مول لینا چاہا تو اوس نے اوسکی بے انتہا قیمت بڑہا دی - اور اوس گاے کی کھال بھر کر اون سے سونا لیا - جب وہ گاے اونہین دی تو پھر اونہون نے وہ گاے ذبح کر دی - اور اوس مقتول سے اوس کی زبان چھوا دی - بعض کہتے ہین کہ زبان نہین بلکہ کوئی اور عضو چھوا دیا - اوس کے چھوتے ہی

وہ شخص زندہ ہوگیا۔ اور کہا مجھے تو فلان شخص نے مارا ہے۔ اور یہ کہکر پھر مرگیا۔

بنی اسرائیل کے وہ حالات جو تیہ مین گزرے اور حضرت ہارونکی وفات

۳۵۔ موسیٰ کا ارادہ اریحا پر قبضہ کرنے کا اور وہانسے جاسوس بھیجکر خبر منگانا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اریحا کو جائین جو جو جبارین (یعنی زبردستون) کا شہر تھا۔ اور یہی مقام ہے جسے بیت المقدس کہتے ہین پھر حضرت موسیٰ روانہ ہوئے اور اون کے قریب پہونچے۔ وہان اونہون نے ہر ایک سبط مین سے ایک ایک نقیب (یعنی سردار) لیا۔ اور اس طرح بنی اسرائیل مین سے بارہ نقیب روانہ کیئے۔ کہ وہ جبارین کی خبر لائین۔ ان جبارین مین سے ایک شخص اونہین راستہ مین ملا۔ جس کا نام عوج بن عنق تھا۔ اور جس نے ان بارہون کو پکڑ کر اُٹھالیا۔ اور اونہین اپنی بی بی کے پاس لے گیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ دیکھہ یہی لوگ ہین جو ہمارے قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہین۔ اور چاہا کہ اونہین پانون سے مسل ڈالے۔ لیکن اوس کی عورت نے منع کیا۔ اور کہا انہین چھوڑ دے۔ تاکہ یہ لوٹکر اپنی قوم کے پاس جائین۔ اور جو اونہون نے یہان ہماری حالت دیکھی ہے اوسے بیان کردین۔ اس لیے عوج نے اونہین چھوڑ دیا۔

پھر جب وہ وہان سے نکلے۔ تو آپس مین ایک دوسرے نے کہا۔ کہ اگر ہم نے بنی اسرائیل سے یہ حالات کہدی۔ تو وہ اونکو اوپر چڑھکر نہ آئین گے۔ اس لئے چاہیئے کہ اون سے یہ بھید کہین پھر اسبات پر سب نے باہم عہد کرلیا۔ لیکن جب لوٹ کر آئے تو دس آدمیون نے اوس عہد کو توڑ دیا۔ اور جو کچھہ دیکھا تھا وہ آکر بنی اسرائیل سے کہدیا صرف دو آدمیون نے جن کا نام یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا تھا

اور حضرت موسیٰ کے داماد تھے یہ حال بجز حضرت موسیٰ اور ہارون کے اور کسی سے نہ کہا۔

۳۶ - بنی اسرائیل کا اریحا پر حملہ کرنے سے انکار اور بیابان مصر مین بھٹکتا پھرنا - اور حضرت موسیٰ کا عوج کو قتل کرنا۔

جب بنی اسرائیل نے جبارین کے زور و قوت کے حالات سنے تو اون کے اوپر چڑھائی کرنے سے ہچکچا گئے - حضرت موسیٰ نے اون سے کہا - يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ۖ وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ۝ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۖ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۖ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ

(بسائیو - ملک مقدس مین چلو - خدا تعالیٰ نے وہ تمہاری تقدیر مین لکھ دیا ہے کہ وہان تم حکمرانی کرو - اور دشمن کے مقابلہ مین پیٹھ مت پھیرو - اگر ایسا کرو گے تو تم اُلٹے گھاٹے مین آجاؤ گے - بنی اسرائیل نے کہا - موسیٰ وہان تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہین - جب تک وہ وہان سے نہ نکلین گے ہم وہان نہ جائین گے - ہان اگر وہ لوگ نکل جائین گے تو ہم وہان ضرور جا داخل ہون گے - جو لوگ کہ خدا سے ڈرتے تھے اون مین سے دو شخص یوشع اور کالب نے اون پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی - اور وہ بول اُٹھے - کہ لوگو ارض مقدس کے بڑے بڑے لوگون سے

ڈرو نہین - بلکہ دل مضبوط کرکے وہان شہر کے دروازہ مین داخل تو ہوجاؤ - وہ لوگ دل کے بودے ہین - اگر تم وہان داخل ہوگیے - تو تم ہی غالب رہوگے - وہ بولے - موسیٰ جب تک وہان دشمن ہین ہم تو کبھی بھی وہان نہ جائین گے - ہان تو اور تیرا خدا وہان دونو جاؤ - اور اون سے لڑو مگر ہم تو یہین بیٹھے رہین گے - حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ کی جناب مین عرض کیا - کہ مجھے اپنی ذات خاص اور اپنے بھائی ہارون پر اختیار ہے - ان لوگون پر مجھے کچھ اختیار نہین ہے خدا تعالیٰ تو اپنا عذاب نازل کرتے وقت ہم مین اور اون نافرمان لوگون مین امتیاز کرنا - تاکہ کہین ہم بھی اون کی بلا مین نہ پھنس جائین اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اچھا تو اون لوگونکو یہ ملک چالیس برس تک نصیب نہ ہوگا - (صحرا کے بیابان مین ادہر اُدہر بھٹکتے پھرین گے -) اس سے حضرت موسیٰ کو بڑی ندامت ہوئی -

پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم اس بیابان مین کہائین کیا - تو اللہ تعالیٰ نے اون پر من وسلویٰ نازل فرمایا من تو کہتے ہین کہ گوند کی طرح کی ایک چیز تھی - اور اوس کا مزہ شہد کا سا ہوتا تھا - اور سرون پر پڑا ہوا ملا کرتا تھا - اور بعض کہتے ہین - کہ وہ ترنجبین ہے - اور کوئی کوئی کہتے ہین کہ وہ پتلی چپاتیان تھین - اور کسی نے اوسے شہد ہی بتایا ہے - وہ ہر انسان کے واسطے ایک صباع وزن مین نازل ہوا کرتا تھا - اور سلویٰ ایک پرندہ تھا جو بٹیر کے مشابہ ہوتا تھا - پھر اونہون نے کہا کہ پانی نہین ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا - اور اونہون نے اپنے عصا سے پتھر کو مارا - اور فوراً اوس سے بارہ چشمہ پھوٹ نکلے - اور ہر سبط کے لیے ایک ایک چشمہ تھا - پھر اونہون نے کہا - کہ اس بیابان مین سایہ کہان ہے - جو ہم آرام کرین - اس پر ابر کا اون پر سایہ ہوگیا - پھر اونہون نے کہا کہ کپڑے پہننے کو نہین ہین - اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کردیا - کہ اون کے کپڑے

اون کے برابر لنبے ہوجاتے - اور کوئی کپڑا پھٹتا ہی نہ تھا - پھر اونہون نے کہا - لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۝ (ہم سے تو ایک کھانے پر رہا نہین جاتا - اپنے پروردگار سے دعا کر کہ زمین سے جو چیزین اُگتی ہین جیسے ترکاری ککڑی گیہون مسور اور پیاز من وسلوی کی جگہہ ہمارے لیے اونہین اوگا دے - حضرت موسیٰ نے کہا کہ کیا تم اچھی چیز کی جگہہ بری چیز بدلوانا چاہتے ہو اگر یہی دل ہوتا ہے تو کسی شہر مین اوتر پڑو وہان تم جو چیزین چاہتے ہو وہ سب ملین گی -) پھر جب وہ بیابان سے نکلے تو من وسلوی کا نازل ہونا موقوف ہوگیا -

پھر حضرت موسیٰ اور عوج بن عنق کا مقابلہ ہوا - اور حضرت موسیٰ اوس پر دس گز اونچے اور دس گز کا اون کا عصا تھا اور حضرت موسیٰ بھی دس گز کے تھے - ان سب طولون کو ملا کر وہ اوس کے ٹخنے تک پہونچے اور اوس کو مار ڈالا کہتے ہین - کہ عوج کی عمر تین ہزار برس کی ہوئی تھی -

۳۷ - حضرت ہارون کی وفات - پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی - کہ ہارون کی عمر اب ختم ہوچکی ہے اوسے لیکر تو فلان فلان قسم کے پہاڑ پر جا چنانچہ وہ دونو اوس طرف گئے - وہان دیکھتے کیا ہین کہ ایک ایسا خوبصورت درخت ہے کہ اونہون نے کبھی بھی ویسا نہ دیکھا تھا - اور اوس کے نیچے ایک گھر بنا ہوا ہے - اور ایک تخت پڑا ہوا ہے - اور اوس پر فرش کیا ہوا ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے - جب حضرت ہارون نے اوسے دیکھا تو اونہین بہت ہی پسند آیا - اور کہا موسیٰ مین چاہتا ہون کہ اس تخت پر سو جاؤن - حضرت موسیٰ نے کہا سو جاؤ - پھر اونہون نے کہا - کہ مجھے

اندیشہ ہے کہین مکان کا مالک آئے اور وہ مجھ سے کہین ناراض ہوجائے۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کچھ خوف نکرین اوس سے بہگت لون گا۔ حضرت ہارون نے کہا تو توبھی میرے ساتھ آسوجا۔

غرض جب وہ دونوسوے تو حضرت ہارون کو موت نے آلیا۔ جب اونہین موت کے آثار معلوم ہوئے تو کہا موسیٰ تو نے مجھے اصل حال نہ جتایا۔ پھر اون کا انتقال ہوگیا اور وہ سریر آسمان کو اُٹھ گیا۔ اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس لوٹ کر آئے۔ اس پر بنی اسرائیل نے جب ہارون کو نہ دیکھا تو کہا کہ موسیٰ تو نے ہارون کو اس لیے مار ڈالا کہ وہ ہم سے بہت محبت کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ نے کہا افسوس مجھپر افترا کرتے ہو اپنے بھائی کو مین مار ڈالون گا۔ جب اونہون نے حضرت موسیٰ پر بہت سختی کی تو اونہون نے نماز پڑہی اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین دعا کی۔ جس سے حضرت ہارون اوس تخت سمیت اوتر آئے۔ اور لوگون نے اونہین آسمان اور زمین کے وسط مین دیکھا۔ اور ہارون نے اون سے کہا۔ کہ مین اپنی موت مرا ہون۔ اور موسیٰ نے مجھے قتل نہین کیا ہے۔ یہ سنکر بنی اسرائیل کو صبر آیا اور وہ خاموش ہوگئے۔ حضرت ہارون کی وفات اسی بیابان مین ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات

۳۸۔ حضرت موسیٰ کی آنہی کے آنے سے وفات اور یوشع پر اون کے قتل کا الزام اور دوسری روایت حضرت یوشع کی نبوت کے حسد سے اون کا مرنا

کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ ایک مرتبہ کہین جارہے تھے اور یوشع بن نون اون کے خادم بھی اون کے ساتھ تھے کہ یکایک

کالی آندھی آئی۔ جب یوشع نے دیکھا تو سمجھا کہ قیامت آگئی۔ اور دیکھکر جلدی سے
حضرت موسیٰ کو اس خیال سے آکر لپٹ گیے۔ کہ جب تک مین اللہ کے نبی سے
لپٹا رہون گا تب تک قیامت آنے والی نہین ہے۔ یہ تو ادہر اسی خیال مین رہے
کہ اندر ہی اندر حضرت موسیٰ قمیص مین سے نکل گیے۔ اور یوشع کے ہاتھ مین فقط قمیص
ہی قمیص باقی رہ گیا جب یوشع فقط اون کا قمیص لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے تو اونہون
نے کہا۔ کہ تو نے اللہ کے نبی کو قتل کر ڈالا ہے۔ اونہون نے کہا۔ کہ مین نے قتل
تو نہین کیا۔ بلکہ وہ میرے ہاتھون مین سے ہی نکل گیا۔ لیکن اونہون نے اس بات
کو تسلیم نہین کیا۔ تو یوشع نے کہا۔ کہ میری بات تم نہین مانتے تو مجھے تین روز کی مہلت
دو چنانچہ اونہون نے مہلت دی مگر یوشع پر محافظ مقرر کر دیئے ان ایام مین یوشع نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین دعا کی
تو جو لوگ کہ اون کی حراست پر مقرر تھے۔ اون مین سے سب کو خواب مین دکھائی دیا۔
کہ یوشع نے موسیٰ کو قتل نہین کیا ہے۔ بلکہ ہم نے اونہین اپنے پاس اوپر اٹھا لیا
ہے۔ جب یہ خواب اونہون نے دیکھا تو بنی اسرائیل نے اونہین چھوڑ دیا۔
دوسری روایت یہ بھی ہے۔ کہ حضرت موسیٰ موت سے بہت بچتے تھے۔ اللہ تعالیٰ
نے اس لیے چاہا کہ وہ موت کو کسی طرح پسند کرنے لگین۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے
حضرت یوشع پر وحی بھیجی۔ اور یوشع خدا کے پاس صبح شام جانے آنے لگے۔ جب
حضرت موسیٰ نے یہ دیکھا۔ تو اون سے پوچھا اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ نے تم سے
کیا باتین کین۔ حضرت یوشع نے۔ کہا۔ اللہ کے نبی مین تمہارے پاس اتنے برس
تک رہا کیا۔ کیا مین نے بھی کبھی تم سے کوئی بات پوچھی تھی۔ جو تم مجھسے پوچھتے ہو۔
اور حضرت موسیٰ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ وہ اون سے کبھی کچھ ذکر نہین کیا کرتے تھے۔

جب حضرت موسیٰ نے ایسا جواب پایا۔ تو اونہون کہا۔ کہ اس جینے سے تو مرنا ہی بہلا ہے۔

۳۹۔ حضرت موسیٰ کی وفات کی نسبت دوسری دو روایتین۔

اور بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کہین جا رہے تھے کہ اونہون نے چند فرشتون کو دیکھا۔ جو ایک قبر کھود رہے تھے۔ حضرت موسیٰ نے اونہین پہچان لیا۔ اور وہان کھڑے ہوکر اون کو دیکھا۔ تو اوس قبر کو بہت ہی اچھا پایا اور ایسی تازگی اور شادابی جیسی وہان تھی کہین بھی اون کے نزدیک نظر مین نہ آئی۔ تو اونہون نے پوچھا اللہ کے فرشتو کس کیواسطے یہ قبر تم کھودتے ہو۔ اونہون نے کہا۔ یہ پروردگار کا ایک بڑا کریم بندہ ہے۔ تو حضرت موسیٰ نے کہا یہ تو بندہ واقعی بڑا ہی کریم ہے جس کا ایسا بڑا مرتبہ ہے۔ مین نے ایسا فرش اور ایسا مقام کبھی بھی نہین دیکھا فرشتے بولے۔ کہ کیا آپ اسے پسند کرتے ہین۔ کہ آپ کے واسطے یہ مقام دیدیا جائے کہا کہ بے شک مین اسے چاہتا ہون کہ یہ مجھے ہی ملجائے۔ فرشتون نے کہا۔ تو پھر آئیے اور یہان لیٹ جائیے۔ اور اپنے پروردگار کا دھیان کیجئے۔ اور آہستہ آہستہ تنفس لیتے جائیے۔ حضرت موسیٰ اوس مین اوتر پڑے اور پروردگار کی طرف توجہ کی پھر تنفس لینے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کی روح قبض کرلی۔ پھر فرشتون نے قبر کے اوپر مٹی ڈال کر قبر برابر کردی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا مین بڑے ہی زاہد اور اللہ کے کامون کی طرف بہت ہی راغب تھے۔ اور جہونپڑے کے سایہ مین گزران کرتے اور پتہر کی ایک کٹھوتی مین کھاتے پیتے تھے اور اس سے اونہین تواضع اے اللہ منظور تھی۔

اور نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حضرت موسیٰ کے پاس اون کی روح قبض کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت موسیٰ نے اوس کے منہ پر ایک طپانچہ مارا کہ جس سے فرشتہ کی آنکھ پھوٹ گئی۔ اور پھر فرشتہ لوٹ گیا۔ اور جا کر کہا پروردگار تو نے مجھے ایسے بندہ کے پاس بھیجا تھا۔ کہ جو موت کو پسند نہین کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو اوس کے پاس پھر لوٹ کر جا۔ اور اوس سے کہو۔ کہ کسی بیل کے پیٹھہ پر وہ اپنا ہاتھ رکھے۔ سو جتنے بال اوس کے ہاتھ کے نیچے آئین گے۔ ہر ایک بال کے عوض مین اوسے ایک برس کی عمر دون گا۔ اور اوس سے کہدے کہ موسیٰ تو اتنی عمر پسند کرتا ہے یا اس وقت مرجانا چاہتا ہے۔ چنانچہ فرشتہ اون کے پاس آیا اور اونہین موت کے قبول کرنے نکرنے کا اختیار دیا۔ حضرت موسیٰ نے اوس سے پوچھا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرشتہ نے کہا۔ کہ پھر بھی موت ہے۔ تو کہا اس سے تو اسی وقت بہتر ہے۔ اسواسطے فرشتہ نے اون کی روح قبض کرلی یہ قول صحیح ہے۔ اور نبی صلعم تک اس کی اسناد صحیح پہونچتی ہے۔

۴۰۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور اون کا زمانہ اور یوشع کی نبوت۔

حضرت موسیٰ کا انتقال بھی اسی بیابان مین ہی ہوا تھا۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ اونہون نے جبارین کے شہر کو فتح کیا تھا۔ جس کا آیندہ ہم ذکر کرتے ہین حضرت موسیٰ کی کل عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی تھی۔ اوسمین سے بیس ۲۰ برس فریدون کے زمانہ مین ہوئے اور سو ۱۰۰ برس منوچہر کے زمانہ مین۔ اور اون کے معاملات جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے اونہین نبی کیا اون کی وفات تک سب منوچہر کے ہی عہد مین ہوئے

ہین - پھر اون کے بعد یوشع بن نون نبی ہوئے - اور بیس سال منوچہر کے زمانہ مین اور سات برس افراسیاب کے زمانہ مین رہے

یوشع بن نون علیہ السلام اور مدینۃ الجبارین کی فتح

۴۱ - اس باب مین اختلاف ہو کہ اریحا کو موسیٰ نے فتح کیا یا یوشع نے -

حضرت موسیٰ کا انتقال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم الخلیل کو نبی اسرائیل کی طرف نبی کرکے بھیجا - اور اونہین حکم دیا - کہ اریحا مدینۃ الجبارین کو جائین - علما کا اس امر مین اختلاف ہے کہ کس نے اس مقام کو فتح کیا - ابن عباس کہتے ہین - کہ حضرت موسیٰ اور ہارون تو بیابان مین ہی مر گیے تھے - اور جس قدر بنی اسرائیل کے لوگ وہان داخل ہوئے تھے وہ بھی سب وہین مر گئے تھے - حالانکہ اس بیابان مین ابھی اونہین صرف بیس ہی برس ہوئے تھے صرف دو شخص یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا باقی رہے تھے - جب چالیس سال پورے ہوگیے - تو اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون پر وحی بھیجی - اور اونہین اریحا جانے اور اوس کے فتح کرنے کا حکم دیا - چنانچہ یوشع نے جاکر اوسے فتح کیا - اور اسی طرح قتادہ اور سدی اور عکرمہ نے بھی بیان کیا ہے - لیکن اور لوگ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی زندگی ہی مین وہ بیابان سے نکل آئے تھے - اور حضرت موسیٰ اونہین لیکر مدینۃ الجبارین کو گیے تھے - اس وقت اون کے مقدمۃ الجیش یوشع بن نون تھے - اور حضرت موسیٰ ہی نے اوسے فتح کیا تھا - یہ قول ابن اسحاق کا ہے -

۴۲ - حضرت موسیٰ کی چڑھائی جبارین پر اور بلعم کا

ابن اسحق کہتا ہے - کہ موسیٰ بن عمران جبارین سے

بنی اسرائیل پر بد دعا کرنا مگر اوس سے اوس کی زبان باہر نکل پڑتا ۔

لڑنے کے واسطے سرزمین کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کو جو مریم بنت عمران انکی بہن کا شوہر تہا آگے بہیجا۔ جب یہ لوگ وہان پہنچے۔ تو جبارین جمع ہوئے اور بلعم بن باعور کے پاس آئے جو حضرت لوط کی اولاد مین سے تھا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ موسیٰ یہان ہمسے لڑنے اور ہماری ملک سے ہمین نکالدینے کے واسطے آیا ہے۔ تو اوسکے اوپر بد دعا کر۔ بلعم کو اللہ تعالےٰ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ بلعم نے کہا کہ اللہ کے نبی اور مومنین پر کیونکر بد دعا کر سکتا ہون۔ اون کے ساتھ تو فرشتے موجود ہین۔ اونہون نے پھر اوس سے مکرر سہ کر کہا۔ مگر اوس نے انکار ہی کیا اور نہ مانا۔ اس لیے وہ لوگ اوس کی بی بی کے پاس آئے۔ اور اوسے کچھہ تحفہ تحائف دئے اور اوس نے جب لے لئے تو اوس سے کہا۔ کہ بنی اسرائیل پر بد دعا کرنے کے لیے اپنے شوہر کو کسی طرح راضی کر دے۔ چنانچہ اوس کی بی بی نے اوس سے اون لوگون کی سفارش کی۔ مگر اوس نے اوس کا کہا بھی نہ مانا۔ لیکن جب اوس نے بہت کہا تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اوسے خواب مین اس حرکت سے منع کیا۔ یہ بات اوس نے اپنی بی بی سے کہدی ۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ تو پہر اپنے رب سے عرض کر۔ چنانچہ اوس نے پہر استخارہ کیا۔ اس پر کچھہ جواب ہی اوسے نہ ملا۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ اگر پروردگار کی مرضی نہوتی تو وہ تجھے منع کر دیتا۔ جب اوس نے بار بار اوس سے کہا اور دہوکے دئے۔ تو اوس نے اون کا کہنا مان لیا۔ اور گدہے پر سوار ہوکر اوس پہاڑ پر چلا جہان سے بنی اسرائیل نظر آتے تہے۔ تاکہ وہان کھڑا ہوکر اون کو بد دعا کرے۔ لیکن جبہی کہ وہ تہوڑی دور چلا کہ اوس کا گدہا بیٹہہ گیا اور بلعم کو اوس پر سے اُترنا پڑا۔ پہر اوس نے اوسے مار کر اُٹھایا۔ اور پھر سوار ہوکر تہوڑی دور چلا۔ لیکن

اوس گدہے نے پھر گھٹنے ٹیک دیئے۔ چنانچہ اسی طرح اوس نے تین مرتبہ کیا جب اوس پر تیسرے مرتبہ بہت مار پڑی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوسے نطق دیدیا۔ اور اوس نے کہا۔ بلعم بڑے افسوس کی بات ہے کہان کو جاتا ہے۔ تو نہین دیکھتا کہ مجھے فرشتے لوٹاتے ہین۔ مگر اوس نے نہ مانا اور پیچھے کو نہ لوٹا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے گدہے پر سے قید اُٹھالی۔ پھر بلعم چلا اور وہان پہونچا جہان سے بنی اسرائیل نظر آتے تھے۔ وہان اوس نے ہر چند چاہا۔ کہ بنی اسرائیل پر بد دعا کرے۔ لیکن بد دعا کے بجائے اوس کے منہ سے دعا نکلی۔ اور جب اپنی قوم کو دعا دینا چاہا تو دعا اون کے حق مین بد دعا ہوگئی۔ اس لیے اونہون نے آکر بلعم سے اس کی شکایت کی۔ اوس نے کہا۔ کہ یہ بات مشیت ایزدی کے سبب سے ہے۔ اور اوس کی زبان باہر نکل آئی۔ اور سینہ پر آپڑی۔ کہا کہ اب تو میری دنیا اور دین دونو خراب ہوگیے۔ اب بجز مکر اور حیلہ کے اور کچھ باقی نہ رہا۔

۴۳۔ زمری کا زنا کرنا اور اوس سے بنی اسرائیل پر طاعون کا آنا اور فنحاص کا زمری کو قتل کرنا اور طاعون کا اوٹھنا اور یوشع کا اریحا کو فتح کرنا۔

پھر بلعم نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اپنی عورتون کو سجاؤ اور اونہین ساگ بیچنے کو دو۔ اور بنی اسرائیل کے لشکر مین بھیجدو۔ اور اون عورتون سے کہدو۔ کہ اگر بنی اسرائیل اون سے زنا کرنا چاہین تو وہ کچھ منع نہ کرین اگر اون مین سے ایک شخص بھی زنا کرے گا تو تمہارا کام نکل جاے گا۔ یعنی بنی اسرائیل پھر تمہارے ملک کو فتح نہ کرسکین گے۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور عورتین بنی اسرائیل کے لشکر مین آئین۔ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص زمری بن شلوم تھا جو سبط شمعون بن یعقوب کا سردار تھا۔ اوس نے ایک عورت لی اور اوسے لیکر حضرت موسیٰ

کے پاس آیا اور اون سے کہا - مین جانتا ہون - کہ تو اسے مجھپر حرام بتاے گا مگر مین تیری بات نہین مانون گا - پھر اوس عورت کو اپنے خیمہ مین لے گیا - اور وہان اوس سے جماع کیا -

اس گناہ کی سزا مین اللہ تعالیٰ نے اونہین طاعون مین مبتلا کیا - اور بنی اسرائیل مین طاعون پھیلا اس زمانہ مین فنحاص بن عیزار بن ہارون اپنے دادا موسیٰ کا کارپرداز تھا - وہ اس وقت لشکر مین موجود نہ تھا جب وہ آیا تو دیکھا - کہ بنی اسرائیل مین طاعون پھیلا ہوا ہے - چونکہ فنحاص بڑے زور اور قوت والا تھا - وہ اس خبر کے سنتے ہی زمزمی کی طرف گیا - جو اوسکے ہی لیے پڑا تھا - دیکھتے ہی اوس نے اون دونو کے برچھا مارا - اور دونو کے پار کر دیا - اس سے فوراً طاعون اوٹھ گیا - مگر اسی ایک ساعت مین بیس ہزار یا دوسرے قول کے بموجب ستر ہزار بنی اسرائیل طاعون سے مر گئے اسی بلیم کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے - وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر تو ان لوگون کو اوس شخص کا حال پڑھکر سنا دے جس کو ہم نے اپنی کرامتین دی تھین - پھر اوس نے اوس کرامت کی کمال اپنے اوپر سے اوتار دی - تو شیطان اوس کے پیچھے پڑ گیا - اور اوس کو ایسا بہکایا - کہ وہ گمراہون مین جا ملا -)

پھر حضرت موسیٰ نے یوشع کو بنی اسرائیل کے ساتھ اریحا کو بھیجا - اور وہ وہان جا کر داخل ہوئے اور جبارین کو قتل کر ڈالا - اون مین سے کچھ تھوڑے باقی بھی رہ گئے تھے کہ آفتاب کے غروب کا وقت قریب آگیا یوشع کو خوف ہوا کہ اگر رات ہو گئی - تو پھر فتح مین بڑی دقت پڑ جاے گی - اس لیے اونہون نے اللہ سے دعا مانگی - کہ آفتاب کو غروب ہونے سے

روک دے - یہ دعا مقبول ہوئی - اور آفتاب اوس وقت تک رُکا رہا - کہ جبارین کا استیصال کلی نہ ہوگیا - پھر حضرت موسیٰ بھی وہان گیے - اور جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اوس قدر عرصہ تک وہان ٹھیرے - پھر اون کا انتقال ہوگیا - اون کی قبر کسی شخص کو معلوم نہین ہے -

۴۴ - آفتاب کا معجزہ اور حضرت یوشع کا تمام شام پر قبضہ اور وفات - اور کالب بن یوفنا کا سردار ہونا

مگر جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کا انتقال اریحا کی فتح کے قبل ہوگیا تھا وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے مدینۃ الجبارین پر حضرت یوشع کو چڑہائی کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اُدہر روانہ ہوئے - لیکن اون کے ساتھ سے ایک شخص بلعم بن باعور الگ ہوگیا - جسے اسم اعظم معلوم تھا - باقی قصہ سب اوسی طرح ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا - جب حضرت یوشع کو جبارین پر فتح ہوگئی - تو اون کو سبت کے روز شام ہوگئی تھی - اس واسطے اونہون نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی - اور اون کی دعا سے خدا تعالیٰ نے آفتاب کو پہر پلٹ دیا - اور دن مین ایک ساعت بڑہا دی - کہ جس مین جبارین بہاگ گئے - اور حضرت یوشع شہر مین داخل ہوگیے - اور غنایم جمع کین - تاکہ اوس سے قربانی کرین - لیکن جیسا کہ معمول تھا قربانی کی قبولیت کے واسطے آگ نہین آئی - تو حضرت یوشع نے بنی اسرائیل سے کہا - کہ تم مین کسی نے دغا کی ہے سب آدمی آکر مجھ سے بیعت کرو - جب اونہون نے آکر بیعت کی - تو جس نے دھوکہ کیا تھا اوس کا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چپٹ گیا - تو اونہون نے اوس سے پوچھا معلوم ہوا - کہ اوس نے ایک بیل کا سر جو سونے کا بنا ہوا تھا اور اوس مین یاقوت جڑے ہوئے تھے چرا لیا ہے - حضرت یوشع نے وہ اوس سے منگایا - اور قربانی مین

شامل کیا۔ اور اوس شخص کو بھی اوسی مین رکھہ دیا۔ پھر ایک آگ آئی اور اون دونو کو کھا گئی۔ یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت یوشع نے اوس شہر پر چھہ مہینے تک محاصرہ کیا تھا جب ساتوان مہینا شروع ہوا۔ تو محاصرین تمام جمع ہوئے اور آگے جاکر تمام آدمیون نے ایک ہی مرتبہ ایک نعرہ مارا۔ جس سے دیوار گر گئی۔ اور وہ اندر داخل ہو گئے اور جبارین کو شکست دیکر خوب قتل کیا۔

پھر بادشاہان شام کے پچھہ سردار جمع ہوئے۔ اور حضرت یوشع پر چڑھائی کی اور لڑائی ہوئی اوس مین بھی حضرت یوشع نے اونھین شکست دی۔ اور اون کے بادشاہ ایک غار مین بھاگ کر پناہ گیر ہوئے حضرت یوشع نے اونھین گرفتار کرا کر قتل کرا دیا۔ اور بہتون کو صلیب پر چڑھا دیا۔ پھر تمام ملک شام اون کے قبضہ مین آگیا۔ اور بنی اسرائیل اوس کے مالک ہو گیے۔ اور حضرت یوشع نے اپنے عمال سب جگہہ بھیجدیے۔ پھر جب اون کے انتقال کا زمانہ آیا۔ تو اونھون نے کالب بن یوفنا کو بنی اسرائیل کا سردار کیا۔ اور بعد اوس کے اون کا انتقال ہو گیا۔ اون کی عمر ۱۲۷ برس کی ہوئی۔ اور حضرت موسیٰ کے بعد اون کی حکومت ۲۷ برس رہی۔

۴۵۔ جبارین کا افریقہ مین جانا اور بربریون کا اون کی اولاد مین ہونا۔

اب جبارین جو باقی رہے اون کا حال سنئے افریقش بن قیس بن صیفی بن سبا بن کعب بن زید بن حمیر بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان اونھین افریقہ کی طرف لے گیا۔ اور سواحل شام سے اون سب کو وہ افریقہ مین لایا۔ اور اوس ملک کو فتح کیا۔ اور وہان کے بادشاہ جرجیر کو قتل کر کے جبارین کو وہان آباد کیا۔ چنانچہ اب جو بربر ہین یہ اونھین کی اولاد مین ہین۔ اور حمیریون مین سے وہان بربریون مین صنہاجہ اور کتامہ دو قبیلہ ہین

جو آج تک وہان موجود ہین۔

قارون کے حالات

۴۶ - قارون اور اوس کا مال و دولت اور اوس سے غرور۔

قارون بن یصہر بن قاہث حضرت موسیٰ بن عمران بن قاہث کا چچازاد بھائی تھا۔ اور بعض کہتے ہین - کہ وہ حضرت موسیٰ کا چچا ہی تھا۔ مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ اس شخص کے پاس بہت مال تھا اور کثرت سے خزانہ تھا۔ کہتے ہین کہ اوس کے خزانون کی کنجیان چالیس[۴۰] خچرون پر لدا کرتی تھین۔ اس لئے وہ اپنے کثرت مال کے باعث اپنی قوم والون پر ظلم کرنے لگا۔ ان لوگون نے اوس کو نصیحت کی۔ اور اوس سے منع کیا۔ اور وہ بات کہی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ط وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ۝ (تو اترا مت اللہ تعالیٰ اترانے اور شیخی مارنے والون کو پسند نہین کرتا۔ اور جو مال و دولت تجھے اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے اوسمین سے کچھ آخرت کی بہی فکر کرتا رہ اور دنیا کے مال و متاع مین جو تیرا حصہ ہے اوسے فراموش نہ کر۔ یعنی کنجوسی کرکے رکھہ نہ چھوڑ بلکہ کچھہ کھالے۔ اور جس طرح تیرے ساتھہ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔ تو بہی دوسرون کے ساتھہ کر۔ اور دنیا مین فساد نہ پہیلا اللہ تعالیٰ مفسدین کو پسند نہین کرتا۔ قارون نے کہا۔ کہ مال و دولت تو مجھے اپنے علم سے حاصل ہوا ہے۔) یعنی مجھکو بہت بڑا علم ہے۔ اور دنیا کے کامون کو مین خوب جانتا ہون اس سے حاصل ہوا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر

اللہ تعالیٰ مجھسے راضی نہ ہوتا اور میری فضیلت سے واقف نہ ہوتا تو وہ مجھے یہ مال و دولت دیتا ہی نہین - غرض کہ اوس نے بڑا غرور آمیز جواب دیا - اور اپنی جہالت سے باز نہ آیا اور سرکشی ہی کئے گیا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۝ (اور ایک دن بڑے زیب و زینت اور جلوس کے ساتھ اپنی قوم کے دکھانے کے لیے باہر آیا) کہ وہ ایک تاتاری گھوڑی پر سوار تھا اور گھوڑے کا مذہب ارغوانی سامان اور خود اوس کے زرین کپڑے تھے اور اوس کے ساتھ مین ستّو نوجوان عورتین تھین جن کے گھوڑے بھی اوسی کے سے تھے اور اوس کے چار ہزار رفیق اوس کے ساتھ تھے اور اوس نے ایک مکان بنایا - اور اوس پر سونے کے پترے لگائے - اور ایک سونے کا دروازہ بنایا جب لوگون نے اوس کا یہ حال دیکھا تو ناواقف اور جاہل لوگ بھی اوسی کے سے مال کی آرزو مین کرنے لگے لیکن اونہین اہل العلم نے سمجھایا - اور ایسی آرزو سے منع کیا -

۴۷ - قارون کا بنی اسرائیل کے کچھ آدمیون کو بہکا کر حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانا اور اوسکا جھوٹ ثابت ہونا -

پھر اوس کو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تو وہ حضرت موسیٰ کے پاس فی ہزار دینار ایک دینار اور ایسے ہی ہزار ہزار چیزون مین سے ایک ایک چیز لایا - اور جب وہ لوٹ کر گھر کو گیا - تو اوس کا مال بہت بڑھ گیا لیکن اس پر بھی اوس نے بنی اسرائیل مین سے اپنے دوست آشناؤن کو جمع کیا - اور اون سے کہا کہ موسیٰ نے جو جو باتین تم سے کہین وہ سب تم نے مانین اور اوس کی اطاعت کی - لیکن اب اوس نے تمہارے اموال پر بھی نظر ڈالی ہے - اور تمہارا مال بھی لینا چاہتا ہے - اونہون نے کہا - کہ تو تو ہم سب مین بڑا ہے جو تو چاہے وہ ہم کو بتا ہم وہ ہی کرین گے - کہا - مین تم سے یہ کہتا ہون - کہ ایک فلان زانیہ عورت کو لو - اور اوسے کچھ دینا کرو - اور اوس سے

کہو۔ کہ موسی پر زنا کی تہمت لگا دے۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس عورت کو بلا کر کہا۔ اوس نے قبول کر لیا۔

پھر قارون حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ اور کہا تمہارے لوگ جمع ہوئے ہین اور چاہتے ہین کہ آپ چلکر اونہین اوامر و نواہی سے مطلع کرین۔ حضرت موسی موقع پر تشریف لے گئے اور فرمایا جو کوئی چوری کرے اوس کا ہم ہاتھ کاٹ ڈالین گے۔ اور جو کوئی افترا کرے ہم اوس کے درے مارین گے اور جو کوئی زنا کرے۔ اور اوسکی بی بی نہو تو ہم اوس کے سو درے مارین گے اور اگر بی بی ہو تو اوسے سنگسار کر کے مار ڈالین گے۔ قارون نے کہا۔ اور اگر ان حرایم مین سے آپ بھی کسی جرم کے مرتکب ہون تو یہی سزا دوگے یا نہین۔ کہا ہان بیشک۔ کہا تو بنی اسرائیل کہتے ہین کہ تو نے ہی فلان عورت سے زنا کیا ہے۔ کہا تو اوسے بلاؤ۔ اگر وہ کہدیگی تو بے شک مین نے زنا کیا ہوگا۔ جب وہ آئی تو حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ کہ تجھے اوس شخص کی قسم ہے جس نے توریت نازل فرمائی ہے سچ سچ کہنا۔ کیا مین نے تجھ سے وہ حرکت کی ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہین۔ کہا نہین بالکل جھوٹے ہین بلکہ انہون نے مجھے کچھ دینا کیا ہے۔ کہ مین آپ پر تہمت لگا دون۔

۴۸۔ حضرت موسیٰ کی بد دعا سے قارون کا زمین مین دھس جانا۔

پھر حضرت موسیٰ نے جناب باری مین سجدہ کیا اور اونہین بد دعا دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ جو چاہے تو زمین کو حکم دے وہ تیرا حکم مانیگی۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ زمین تو ان لوگون کو لے لے۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ اس تہمت کا کسی شخص نے آکر حضرت موسیٰ سے ذکر کیا تھا۔ یہ سنکر اونہون نے اون لوگون پر بد دعا کی تھی۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی کہ جو تو زمین کو حکم دے گا وہ تیرا حکم مانیگی - پھر حضرت موسیٰ قارون کے پاس آئے قارون اونکے چہرہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ اوس سے ناراض ہین - کہا موسیٰ مجھہ پر رحم کرو حضرت موسیٰ نے اوسے توکچھہ جواب نہ دیا - مگر زمین سے کہا - کہ زمین تو اوسے لے لے - اس کہنے کے ساتھہ ہی گھر نے حرکت کی - اور قارون اور اوسکے رفیق ٹخنون تک زمین مین دہس گیے قارون نے بار بار حضرت موسیٰ سے کہا - کہ موسیٰ مجھہ پر رحم کرو - مگر حضرت موسیٰ نے زمین سے کہا - کہ تو اوسے لے لے اور زمین مین وہ گھٹنون تک دہس گیا - اور گو قارون اون سے مہربانی کا خواستگار رہا - اور برابر منت وسماجت کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ یہی کہے گئے کہ زمین تو اونہین لے لے - جس سے آخر کار وہ بالکل دہس گئے -

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی اور فرمایا کہ موسیٰ تم کیسے سنگ دل ہو - اگر قارون مجھے پکارتا تو مین اوس کی سنتا اور قصور معاف کر دیتا - اب مین آیندہ کسی شخص کو زمین پر اختیار ندون گا - قارون اوس وقت سے برابر زمین مین دہستا چلا جاتا ہے - جب اللہ تعالیٰ کا اوس پر عذاب نازل ہوا - تو جو مومنین تھے اونہون نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی - اور جو لوگ کہ پہلے اوس کے سے مال و دولت کی آرزو ئین کر رہے تھے اونہین معلوم ہو گیا کہ یہ اون کی خطا تھی - جس سے اونہون نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ کے روبرو توبہ کی -

منوچہر کے بعد اہل فارس کے پادشاہ

۴۹ - افراسیاب کا غلبہ ملک فارس پر اور منوچہر کے پوتے زو کی پیدائش -	جب منوچہر فارس کا پادشاہ مر گیا - تو افراسیاب بن پشنگ بن رستم ترکون کا بادشاہ ملک فارس پر

چڑھ آیا۔ اور فارس کا مالک بنگیا۔ اور بابل تک بڑھ کر آگیا۔ اور ایک مدت اوسی مین اور مھرجان مین ٹھیرا رہا۔ اور لوگون کو ملک سے نکالدیا۔ اور سلطنت فارس مین فساد پھیلایا اور بڑا ہی ظلم کرنے لگا۔ اور آباد ملک کو خراب و ویران کر ڈالا اور نہرون اور چشمون کو پاٹ دیا۔ اور اوس کی حکومت کے پانچوین سال سے قحط پڑگیا۔ اور جب تک حکومت رہی تب تک برابر قحط ہی قحط چلا گیا۔ غرض جب تک زوبن طہماسپ پادشاہ نہ ہوا فارس مین لوگون پر افراسیاب کی طرف سے بڑی آفت رہی۔ جب زو پادشاہ ہوگیا۔ تو ملک مین امن ہوا۔ منوچہر اپنے بیٹے طہماسپ پر کچھ خفا ہوگیا تھا۔ اور اوسے اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ اس واسطے وہ ترکون کے بادشاہ کے پاس جس کا نام وامن تھا چلا گیا تھا۔ اور اوس کی بیٹی سے بیاہ کر لیا تھا اوس سے اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام اوس نے زو رکھا۔

کہین منجمون نے وامن سے کہا تھا۔ کہ تیری بیٹی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تجھے قتل کریگا اس لیے اوس نے اپنی بیٹی کو قید کر دیا تھا۔ اس واسطے جب اوس سے طہماسپ کا بیاہ ہوا۔ اور بچا پیدا ہوا تو اوس کی بیٹی اپنے حالات کو باپ سے چھپائے رہی۔ اور اپنے بیٹے زو کو بھی اوسے نہ دکھایا۔

۵۰۔ زو کا وامن کو مارنا اور افراسیاب کو فارس سے نکالنا اور روزابان کی عید۔

بعد ازان منوچہر طہماسپ سے راضی ہوگیا۔ اور اوسے اپنے پاس بلالیا۔ اور کسی طرح سے اوس کی بی بی اور بیٹے کو بھی منگا لیا۔ اور وہ دونو قید خانہ سے نکلکر منوچہر کے پاس پہونچ گئے۔ اسکے بعد زو نے اپنے نانا وامن کو کسی لڑائی مین قتل کیا۔ اور افراسیاب ترکی کو کتنی ہی لڑائیون کے بعد مملکت فارس سے نکال باہر کر دیا۔ اور وہ اپنے ترکستان کو

چلا گیا - افراسیاب اقلیم بابل اور مملکت فارس پر بارہ برس تک حاکم رہا - اور منوچہر کے مرنے کے بعد سے لیکر فارس پر اوس نے حکومت کی - پھر زو وہان کا پادشاہ ہو گیا جس دن افراسیاب فارس کی عملداری سے نکلا ہے وہ دن روز ابان اور مہینا ابان ماہ کا تھا - اس لئے اہل فارس اس روز عید کیا کرتے ہین - اور اون کی جو دو اور نوروز اور مہرجان کو عیدین ہوتی ہین اوسیطرح کی اون کی یہ بھی تیسری عید ہے -

۱۵ - زو کا ملک کو آباد کرنا اور اوس کا وزیر کرشاسپ

زو بڑا اچھا بادشاہ اور بڑا رعیت پرور تھا - جو جو افراسیاب ترکی نے ملک مین خرابیان کردی تھین اون سب کی اس نے اصلاح کی - قلعہ بنائے - اور جو پانی کے راستے تھے اونھین پانی کے بہنے کے واسطے صاف کرایا - جس سے ملک اپنی پہلی حالت سے بھی زیادہ معمور اور آباد ہو گیا - اور نیز اوس نے سات برس تک رعایا پر محصول معاف کر دیا تھا - جس سے ملک مین خوب رونق ہو گئی - اور خلق خوب خوشحال اور فارغ البال ہو گئی - اسی زو نے سواد مین ایک نہر بھی نکالی تھی - اور اوس کا نام زاب رکھا تھا - اور اوس پر ایک شہر بسایا تھا جس کا نام عتیقہ ہے اسی شہر کے متعلق طسوج زاب اعلیٰ اور طسوج زاب اوسط اور طسوج زاب اسفل کے علاقہ کی تقسیم کی ہے اور اسی نے سب سے اول کہانون مین رنگ دینے کا قاعدہ نکالا ہے - اور طرح طرح کے کہانے اوس نے پکوائے ہین - جو کچھ اسے ترکون وغیرہ سے غنیمت کا مال ملا تھا وہ سب اس نے اپنی فوج کو دیدیا تھا - اس نے صرف تین برس حکومت کی - اس کا وزیر اور معین ایک شخص کرشاسپ بن انوط تھا - اور بعض کہتے ہین کہ یہ شخص اوس کی حکومت مین برابر کا شریک تھا - مگر اول روایت زیادہ

صحیح ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ گرشاسپ فارس مین بڑا عظیم الشان شخص ہوا ہے۔ مگر بادشاہ نہین ہوا۔

کیقباد کی سلطنت

۵۲۔ کیقباد اور اوس کا انتظام اور شاہان کیانیہ کا اوس کی نسل مین ہونا۔

پھیرو کے بعد کیقباد بن زاع بن میسرہ بن نوذر بن منوچہر بادشاہ ہوا۔ اس نے نہرون اور چشمون کے پانی کو زمین کی آبپاشی کے واسطے تقسیم کیا۔ اور شہرون کے جدا جدا نام مقرر کئے۔ اور اون کی حدین بنائین۔ اور ضلع معین کئے۔ اور علاقون کی حد ٹھہرائین اور لشکر کی تنخواہ کے لیے کاشتکاری سے دسوان حصہ وصول کیا۔

کہتے ہین کہ کیقباد کو ملک کی آبادانی کا بڑا شوق تھا۔ اور دشمن سے اس نے ملک کی حفاظت خوب کی تھی۔ اور بہت خزانہ جمع کیا تھا۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین کہ شاہان کیانیہ اور اون کی نسل اسی بادشاہ سے نکلی ہے۔ اور اوس سے اور شاہان ترک سے بہت لڑائیان ہوئی ہین اسی واسطے یہ دریاے بلخ کے قریب رہا کرتا تھا۔ جس کا نام جیحون ہے تاکہ ترکون سے اپنے ملک کی حفاظت کرے اور اپنے ملک پر اون کو حملہ کرنے نہ دے۔ اس نے ایک سو برس بادشاہی کی ہے۔

زاہور کیقباد کے عہد کے حوادث بنی اسرائیل مین اوخزقیل کی نبوت

۵۳۔ حضرت خزقیل کا ہزارون مردون کو زندہ کرنا۔

جب حضرت یوشع بن نون کا انتقال ہوگیا۔ تو اونکے بعد بنی اسرائیل مین کالب بن یوقنا حاکم ہوا پھر

اوس کے بعد خرقیل بن لوری ہوا - یہی شخص ہے جسے ابن العجوز (بوڑہیا کا بیٹا) کہا کرتے ہین - یہ لقب اسے اس واسطے دیا گیا ہے - کہ اوس کی مان نے اللہ تعالیٰ سے اوس وقت ایک بیٹے کی دعا مانگی تھی - کہ وہ بوڑہیا ہوگئی تہی اللہ تعالیٰ نے اوسے ایک بیٹا دیا - یہ بیٹا ایسا برگزیدہ پروردگار ہوا - کہ اس نے کتنے ہی مرے ہوئے لوگون کے واسطے دعا کی - اور اللہ تعالیٰ نے اوس کی دعا قبول کی اور اونہین زندہ کردیا -

اس قصہ کا اصل حال یہ ہے - کہ ایک بستی مین جس کا نام راودان تھا طاعون آیا - اور اوسکے خوف سے بستی چہوڑ چہوڑ کر بہت لوگ باہر بہاگ گئے - اور کسی جانب مین جاکر رہنے لگے - اب جو لوگ بستی مین ہی باقی رہ گئے تہے - اون مین سے اکثر طاعون مین مر گئے - اور کچھ باقی یہی بچ گئے پہر جب طاعون جاتا رہا - تو وہ لوگ جو بہاگ گئے تھے بستی کو لوٹ آئے - انہین دیکہکر بستی والے جو باقی رہ گئے تہے بولے - کہ یہ لوگ جو بہاگ گئے تہے بڑے محتاط ہین - جیسا اونہون نے کیا تھا اگر ایسا ہی ہم بہی کرتے تو ہم بہی سب کے سب باقی رہتے - اور جو ہم مین سے مر گئے وہ نہ مرتے - اس مین پہر کچھ دنون کے بعد اتفاقاً طاعون آیا - تو وہان کے جتنے لوگ تہے سب بہاگ گئے - ان کی تعداد کوئی تینتیس ۳۳ ہزار کوئی تین ہزار کوئی چار ہزار وغیرہ بتاتے ہین - پہر یہ لوگ جاکر اوسی مقام پر اُترے جہان پہلے لوگ اُترے تہے - وہان ایک فرشتہ نے آواز ماری اور یہ سب مر گئے - اور اون کی ہڈیان گل سڑ کر کہوکلی ہوگئین -

کچھ دنون کے بعد ان پر حضرت خرقیل نبی کا گزر ہوا - جب اونہون نے اونہین دیکہا تو یہ سوچنے لگے کہ کسی طرح یہ زندہ ہوجائین - اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بہیجی اور پوچھا

کہ کیا تو یہ بات چاہتا ہے کہ مین اونہین تیری آنکھون کے سامنے زندہ کردون۔ حضرت حزقیل نے کہا ہان حکم ہوا کہ اونہین پکار۔ حضرت حزقیل نے پکارا۔ اے گلی ہوئی ہڈیو۔ اللہ تعالیٰ تمہین حکم دیتا ہے کہ اکٹھی ہوجاؤ یہ کہتے ہی وہ ہڈیان اُڑ اُڑ کر ایک دوسرے کے پاس آگئین۔ اور اون ہڈیون کے اجسام بن گیے۔ پھر اونہون نے اون کو آواز دی۔ کہ ہڈیو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ کہ تم ڈھک جاؤ۔ یہ کہتے ہی اون پر گوشت خون اور وہ کپڑے جن مین وہ مرے تھے۔ اون کے اوپر آگئے۔ پھر اونہون نے آواز دی کہ روحو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے اپنے جسمون مین لوٹ آؤ۔ اس پر روحین بھی جسمون مین آگئین۔ اور وہ اجسام زندہ ہوگیے اور جب زندہ ہوئے تو بولے۔ اے پروردگار ہمارے تو پاک ہے اور ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہین اور تیرے سوا اور کوئی خدا نہین ہے اس کے بعد یہ لوگ اپنی قوم مین آئے۔ اور اون کو یہ بات معلوم تھی۔ کہ وہ مرگئے تھے اور اون کے چہرون پر موت کا رنگ چھایا ہوا تھا۔ اور جو کپڑا پہنتے تھے وہ پرانا کفن ہوجاتا تھا۔ پھر وہ مرگئے اور حضرت حزقیل بھی مرگئے۔ مگر ان کا زمانہ بنی اسرائیل کی کتابون مین نہین لکھا ہوا ہے۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ لوگ حضرت حزقیل کی قوم کے تھے۔ جب وہ مرگئے تو حضرت حزقیل اون پر روئے۔ اور کہا پروردگار مین ایسے لوگون مین رہتا تھا جو تیری عبادت اور تیرا ذکر کیا کرتے تھے اب مین ہی اکیلا باقی رہ گیا ہون۔ اللہ تعالیٰ نے اون سے پوچھا کہ کیا تم چاہتے ہو مین اونہین جلا دون۔ کہا ہان تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین نے اون کے جلانے کا تمہین ہی اختیار دیدیا۔ اس پر حضرت حزقیل نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہوجاؤ اور وہ زندہ ہوگئے۔

حضرت الیاس علیہ السلام

۵۴ - حضرت الیاس کی نبوت اور اخاب بادشاہ کا مومن ہوکر بت پرست ہوجانا۔

جب حضرت خرقیل کا انتقال ہوگیا تو بنی اسرائیل مین اون کے بعد حوادث بہت کثرت سے ہوئے۔ اور اونہون نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اوسے چھوڑ دیا۔ اور بت پرستی کرنے لگے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر حضرت الیاس بن یاسین بن فنحاص بن عزا بن ہارون بن عمران کو نبی کرکے بھیجا۔ حضرت موسیٰ کے بعد جو نبی بنی اسرائیل مین ہوتے تھے وہ حضرات اوس شریعت کی تجدید کیا کرتے تھے جو توریت مین اللہ تعالیٰ نے اون کے لیے بیان کردی تھی۔ اور الیاس بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے پاس تھے جس کا نام اخاب تھا۔ یہ اخاب اون کی بات مانتا اور اونہین نبی جانتا تھا اور الیاس اوس کے کاربرداز تھے اور بنی اسرائیل نے اس زمانہ مین ایک بت بعل نام بنالیا تھا اوس کی پرستش کیا کرتے تھے۔ حضرت الیاس نے اونہین اللہ کے راستے کی ہدایت کی۔ لیکن وہ اس بادشاہ کا کہنا مانتے تھے اور کسی کی بات ہی نہ سنتے تھے۔ اور اس زمانہ مین بنی اسرائیل کے بادشاہ متفرق ہورہے تھے۔ ہر ایک بادشاہ ملک کے ایک ایک حصہ مین بادشاہی کرتا تھا۔ اور اوس حصہ کی پیداوار کا وہ ہی مالک تھا۔

اس پر اس بادشاہ نے جس کے پاس الیاس تھے اون سے کہا۔ کہ جس راستہ کی تو ہدایت کرتا ہے میرے نزدیک وہ طریقہ باطل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مین فلان فلان بادشاہ کو دیکھتا ہون جو بنی اسرائیل کے بادشاہ ہین بتون کو پوجتے ہین۔ مگر اونہین کوئی بھی ضرر نہین پہونچتا۔ وہ کھاتے ہین پیتے ہین۔ اور اونہین دنیا کی چیزون مین کوئی

بھی نقصان نہین ہوتا۔ اور ہم جو تیرے طریق پر چلتے ہین تو اونکے بہ نسبت کوئی فضیلت حاصل نہین ہے۔ یہ باتین سنکر الیاس نے اوسے چھوڑ دیا۔ اور انّا للہ و انا الیہ راجعون کہکر چلدئے۔ پھر اس بادشاہ نے بھی بت پرستی شروع کردی۔ اور اونہین بت پرستون مین سے ایک بت پرست ہوگیا۔

۵۵۔ اخاب کی بی بی کا ایک مومن ہمسایہ کو قتل کر کے اوسکا باغ لے لینا۔

اس بادشاہ کے پڑوس مین ایک شخص رہتا تھا جو صالح اور مومن تھا مگر ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اوس کا دارالملک کے قریب ایک باغ تھا۔ اور یہ بادشاہ اوس سے بجبن سلوک پیش آتا تھا۔ لیکن اس بادشاہ کی جو بی بی تھی وہ بڑی شریر اور کافر تھی۔ اوس نے بادشاہ سے کہا۔ کہ اس شخص کا باغ لے لو۔ لیکن بادشاہ نے نہ مانا۔ اور اوس شخص سے کچھ تعرض نہ کیا۔ مگر جب یہ بادشاہ شہر سے کہین باہر جاتا تو اوس کی بی بی گھر پر رہا کرتی اور لوگون کے سامنے آیا کرتی تھی۔

ایک روز یہ بادشاہ کہین باہر گیا ہوا تھا۔ اوس کی بی بی نے ایک شخص کو گواہ بنایا کہ اوس باغ والے نے بادشاہ کو گالی دی ہے۔ اور یہ الزام لگا کر اوسے قتل کر دیا۔ اور باغ پر اپنا قبضہ کرلیا جب بادشاہ آیا تو یہ سنکر بہت ہی ناراض ہوا۔ اور اس حرکت کو اوس نے بہت ہی بُرا سمجھا۔ اور بی بی کو بُرا بھلا کہا۔ وہ بولی۔ کہ اچھا تو اب کیا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس پر وحی بھیجی۔ اور حکم دیا کہ بادشاہ سے اور اوسکی عورت سے کہدو۔ وہ باغ اوس کے وارثون کو دیدین۔ اور اگر وہ نہ دین گے تو اللہ تعالیٰ اون پر غصہ کرے گا۔ اور اونہین اسی باغ مین ہلاک کرے گا۔ اور اوس سے وہ بہت ہی تھوڑا فائدہ اُٹھانے پائین گے۔ حضرت الیاس نے بادشاہ کو یہ حکم

سنا دیا۔ مگر اونہون نے حق بات کی طرف رجوع نہین کیا۔

۵۶ حضرت الیاس کے قوم کی بت پرستی اور اون پر قحط کی مصیبت اور الیاس کا فرشتہ صفت بننا اور اون کے شاگرد یسع۔

جب حضرت الیاس نے دیکھا۔ کہ بنی اسرائیل نہین مانتے۔ اور کفر اور ظلم پر چست کمر بان دہے ہوئے ہین۔ تو اونہون نے اون پر بد دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تین برس تک اون پر مینہ برسانا موقوف کر دیا۔ جس سے اون کے مویشی پرندی اور حشرات الارض مر گیے۔ اور درخت خشک ہو گیے۔ اور مخلوق پر سخت مصیبت نازل ہوئی۔ اور حضرت الیاس بنی اسرائیل کے خوف سے پوشیدہ ہو گئے لیکن اُن کا رزق اون کے پاس پہونچتا تھا۔ پھر وہ ایک مرتبہ شب کو بنی اسرائیل کی کسی عورت کے یہان رہے۔ اوس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام یسع بن اخطوب تھا۔ وہ اس وقت بہت بیمار ہو رہا تھا حضرت الیاس نے اوس کے لیے دعا کی جس سے اوس کی بیماری جاتی رہی۔ اور وہ حضرت الیاس کے ساتھ ہو لیا۔ اور اون پر ایمان لاکر اون کے ساتھ رہنے لگا۔ الیاس اس زمانہ مین بوڑھے ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی کہ تو نے میری مخلوق مین سے بہت کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور بہائم اور پرندی اور چوپائے وغیرہ بیشمار مر چکے ہین اور قصور جو کیا ہے وہ صرف بنی اسرائیل نے ہی کیا ہے۔ حضرت الیاس نے کہا پروردگار مجھے اجازت دے کہ مین ہی اون کے لیے دعا کرون شاید وہ راہ پر آجائین۔

پھر الیاس اون کے پاس آئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ تم مین سے بہت لوگ ہلاک ہو گئے اور تمہاری خطا سے تمہارے چوپائے بھی مر گیے۔ اگر تم اس امر کو جاننا چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے ناراض ہے۔ اور جو مین تم کو ہدایت کرتا ہون

وہ ہی حق ہے - تو تم اپنے اصنام کو نکالو اور اون سے دعا مانگو اگر وہ تمہاری دعا
قبول کرلین - تو یہی بات سچ ہے جو تم کہتے ہو - اور اگر وہ بت تمہاری مراد پوری نہ کر سکین
تو جان لو کہ جس طریق پر تم چل رہے ہو وہ باطل ہے - اس لیے تم اسے چھوڑ دینا
اور مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرون گا تو وہ تمہاری مرادین پوری کرے گا اور یہ سختی
اور مصیبت تم پر سے جاتی رہیگی - بولے کہ ہان بے شک یہ ایک انصاف کی بات ہے
اور پھر وہ اپنے بتون کو لیکر نکلے - اور اون سے دعا مانگی - مگر اون کی مراد پوری نہ
ہوئی - اور نہ مصیبت دور ہوئی - تب اونہون نے الیاس سے کہا - کہ اب ہم ہلاک
ہوجائین گے - ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر - حضرت الیاس نے اللہ تعالیٰ
سے دعا کی - کہ اون کی مصیبت دور ہوجائے - اور اون پر مینہ برسے اس دعا کے
کرتے ہی ابر کا ڈہال کے برابر ایک ٹکڑا پیدا ہوا - اور اون کی نظرون کے سامنے
بڑہنے لگا - اور پھر ایسا مینہ برسا کہ جس سے تمام ملک سیراب و شاداب ہوگیا - اور
جو آفت و مصیبت اون پر پڑی تھی وہ سب رفع ہوگئی - لیکن اونہون نے اپنی بداعمالیون
سے پھر بھی کنارہ نہ کیا اور حق کو نہ مانا جب حضرت الیاس نے یہ حال دیکھا تو اللہ تعالیٰ
سے درخواست کی - کہ اونہین دنیا سے نجات دیدے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا
قبول کی - اور اون پر عنایت فرمائی - اور نور کا لباس عطا کیا - اور کہانے پینے
کی خواہش اون سے دور کردی - جس سے وہ ایک انسان ملکی صفات اور زمینی
نسل اور آسمانی سیرت ہوگئے - اور اوس بادشاہ پر اور اوس کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے
ایک دشمن کو مسلط کردیا - جس نے اونہین آکر پکڑا اور اوس بادشاہ کو اور اوس کی بی بی
کو اوسی باغ مین قتل کرکے ڈالدیا - اور اون کی لاشین وہین گل سڑ گئین -

حضرت یسع علیہ السلام کی نبوت اور بنی اسرائیل سے تابوت کا چھن جانا

۵۷ - حضرت یسع کی نبوت اور تابوت سکینہ کی حقیقت اور اوس کی برکت -

جب حضرت الیاس بنی اسرائیل سے علیحدہ ہوگیے - تو اللہ تعالیٰ نے یسع علیہ السلام کو اون پر نبی کرکے بھیجا - اور وہ اون مین جس قدر مدت تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا رہے - پہر اللہ تعالیٰ نے اون کو بھی اپنے پاس بلالیا - تو بنی اسرائیل مین بڑی ہی نارواکام ہونے لگے - لیکن اون کے پاس تابوت تھا اور وراثت مین چلا آتا تھا - اوس مین سکینہ اور جو کچھ آل موسیٰ اور آل ہارون نے چھوڑا تھا وہ سب بقیہ تھا اور فرشتے اُٹھایا کرتے تھے اور اوس مین ایسی برکت تھی - کہ جب کوئی دشمن آتا اور بنی اسرائیل تابوت کو آگے کرتے تو اللہ تعالیٰ اون کے دشمن کو شکست دیدیا کرتا تھا - یہ سکینہ ایک بلی کا سر تھا - جب تابوت مین وہ بلی کی آواز کی طرح آواز کرتی تو بنی اسرائیل کو نصرت کا یقین ہوجاتا اور اون کو فتح حاصل ہوجاتی تھی -

۵۸ - بنی اسرائیل سے تابوت کا چھن جانا اور اونکی حکومت کا تنزل اور اونمین نبوت کا پہر قایم ہونا

پہر اون مین ایک بادشاہ ہوا - جس کا نام ایلاف تھا اور اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی مدد اور حمایت کیا کرتا تھا لیکن جب اون مین نافرمانیون کی کثرت ہوئی - تو اون پر ایک دشمن آیا - اور وہ اوس سے لڑنے کو نکلے - اور تابوت کو بھی نکالا - اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی - مگر اونکا دشمن اون پر غالب ہوا - اور تابوت کو چھین لیا - اور بنی اسرائیل شکست کہاکر بھاگ گئے - جب اون کے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تابوت اون سے چھن گیا - تو وہ اوسکے صدمے سے مرگیا - اور دشمن اون کے ملک مین گھس آیا - اور اون کا مال واسباب لوٹا

اور اون کے اہل و اعیال کو پکڑ لے گیا۔ پھر بنی اسرائیل مین ایک اضطراب پھیل گیا اور آپس مین اختلاف پڑ گیا۔ اس زمانہ مین کبھی تو اونھین نافرمانی اور گمراہی کے کام ہوتے اور اللہ تعالیٰ کسی کو اون پر انتقام کے لیے مسلط کر دیتا تھا۔ اور کبھی وہ توبہ کر لیتے اور اللہ تعالیٰ اونھین دشمنون سے بچا دیتا تھا۔ چنانچہ حضرت یوشع بن نون کی وفات سے لیکر اشموئیل کی نبوت اور طالوت کی حکومت اور تابوت کی واپسی تک اون کا یہی حال رہا۔ جب حضرت یوشع کی وفات ہوگئی تو اون کے بعد بنی اسرائیل کے حاکم کبھی تو قاضی ہوا کرتے اور کبھی کبھی پادشاہ ہوتے تھے۔ اور کبھی کوئی متغلب اون پر آکر حاکم بنجاتا تھا آخر کار اون مین پھر حکومت قایم ہوئی۔ اور اشموئیل نبی ہوئے۔ اور یہ سب زمانہ حضرت یوشع کی وفات سے لیکر نبوت کے پھر اون مین آنے تک چار سو ساٹھ برس کا ہوا۔

۵۹۔ اشموئیل نبی تک بنی اسرائیل کے حکام کے نام اور مدت حکومت۔

اول شخص جو اون پر مسلط ہوا وہ ایک شخص حضرت لوط کی نسل سے تھا۔ اور اوس کا نام کوشان تھا۔ اس نے آٹھ برس اون کو خوب ستایا اور خراب کیا پھر کالب اصغر کے بھائی نے جس کا نام عتنیل تھا اوس کے پنجۂ ظلم سے نجات دلائی۔ اور چالیس برس تک اون پر حکومت کرتا رہا۔ پھر اون پر ایک اور بادشاہ عجلون نام مسلط ہوا۔ اور اٹھارہ برس تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے ہاتھ سے ایک شخص اہوذ نام نے جو سبط بنیامین سے تھا بنی اسرائیل کو چھڑایا اور آٹھ برس اون کا انتظام کرتا رہا۔ پھر بنی اسرائیل کو ایک کنعانی بادشاہ یابین نام آکر دبا بیٹھا۔ اور دس برس حاکم رہا۔ اس کے ہاتھ سے ایک عورت نے اونھین نجات دلائی جس کا نام دبورا تھا۔ اور جو اون کے انبیا کی

نسل سے تھی - اس عورت کی طرف سے باراق نام ایک شخص چالیس برس اون کی نگرانی کرتا رہا - پھر اون پر حضرت لوط کی قوم سات برس تک مسلط رہی - ان کے ہاتھ سے اونہین جدعون بن یواش فی جو نفتالی بن یعقوب کی نسل سے تھا بچایا - اور چالیس برس تک اون کا منتظم رہا - جب اوس نے انتقال کیا تو اوس کا بیٹا ابی ملخ اون کا نگران ہوا - اور تین برس کام کرتا رہا - پھر اوس کے بعد فوع بن فوا جو ابی ملخ کے مامون کا بیٹا تھا اور جسے بعض اوس کے چچا کا بیٹا بھی بتاتے ہین تئیس ۲۳ برس اون کا منتظم رہا - پھر اوس کے بعد ایک شخص یائیر بائیس برس اون کے انتظام پر مامور رہا - پھر فلسطین کی ایک قوم بنی عمون اٹھارہ برس تک اون پر حکومت کرتی رہی - پھر بنی اسرائیل مین سے ایک شخص یفتح ہوا - جو چھ برس تک اون کی دیکھ بھال کرتا رہا - پھر اوس کے بعد یتحسون سات برس تک رہا پھر اوس کے بعد آلون دس برس رہا - پھر اوس کے بعد لترون جسے بعض لوگ عکرون بھی کہتے ہین آٹھ برس رہا پھر اون پر فلسطین والے غالب ہو گیے - اور چالیس ۴۰ سال حکومت کرتے رہے - پھر شمسون بیس سال اون کا والی رہا پھر اس کے بعد بنیس ۲۰ سال تک اون کا نہ کوئی منتظم تھا اور نہ کوئی رئیس تھا پھر اس کے بعد عالی کاہن اون کا منتظم مقرر ہوا - بعض شخص کہتے ہین - کہ اسی زمانہ مین فلسطین والے تابوت سکینہ پر غالب ہوئے تھے - پھر جب وہ چالیس ۴۰ برس اون کا انتظام کر چکا - تو اشموئیل کو خدا تعالیٰ نے نبی کیا - اور وہ دس سال اون کے منتظم رہے - اور اون سے بنی اسرائیل نے کہا - کہ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کر دو - کہ وہ ہمارے دشمنون سے جا کر لڑے - اور اس مصیبت سے ہمین چھڑائے -

اشموئیل اور طالوت کا ذکر

۶۰۔ بنی اسرائیل کی دعا سے اشموئیل نبی کا پیدا ہونا۔

اشموئیل بن مالی کا ذکر اس طرح ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل پر بلائین نازل ہوئین۔ اور دشمنون نے اون پر نظرین جمائین۔ اور اون سے تابوت سکینہ چھین گیا۔ تو وہ جب کبھی کسی دشمن کے مقابل ہوتے تو اوس وقت نہایت ڈرا کرتے تھے۔ اسی زمانہ مین جالوت کنعانیون کے بادشاہ نے اون پر حملہ کیا۔ یہ شخص فلسطین اور مصر کے درمیان کے ملک کا بادشاہ تھا غرض وہ اون پر آتے ہی غالب ہوگیا۔ اور اون پر جزیہ لگا دیا۔ اور توریت اون سے لے لی۔ اس پر بنی اسرائیل نے دعا مانگی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی نبی بھیج تاکہ ہم اوس کے ساتھ ہو کر اپنے دشمنون سے لڑین۔

اس زمانہ مین خاندان نبوت برباد ہو چکا تھا صرف اون مین ایک حاملہ عورت باقی تھی اس لیے اونھون نے اوس عورت کو پکڑ کر ایک گھر مین اس اندیشہ سے مقید کیا۔ کہ کہین اوس کے بیٹی پیدا ہو تو وہ کسی لڑکے سے بدل نہ لے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کو اوس کے پیٹ سے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خواہش ہو رہی تھی لیکن اوس کے پیٹ سے لڑکا ہی پیدا ہوا۔ اور اوس کا نام اوس کی ماں نے اشموئیل رکھا۔ جس کے معنی ہین "خدا نے میری دعا سن لی" اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ وہ بانجھ تھی۔ اور اوس کے شوہر کی ایک اور بی بی تھی اوس کے دس بچے ہو چکے تھے۔ اور وہ اپنی کثرت اولاد کے باعث اشموئیل کی ماں پر بڑے طعن کیا کرتی تھی۔ اور اس سے یہ بوڑھیا نہایت دل شکستہ ہو گئی تھی۔ اور اللہ سے دعا مانگتی تھی کہ اوس کے پیٹ سے بھی اولاد پیدا ہو۔ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا جس سے وہ اوسی

وقت کپڑون سے ہوئی۔ اور اوس کے شوہر کی مقاربت پر اوسے حمل رہ گیا۔ جب حمل کی مدت پوری ہوئی۔ تو اوس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوس کا نام اشموئیل رکھا۔

۱۶ حضرت اشموئیل کی نبوت اور اون کا بنی اسرائیل کا منتظم ہونا۔

جب یہ لڑکا بڑا ہو گیا۔ تو اوس کی مان نے اوسے بیت المقدس مین توریت کے پڑہنے کے واسطے بہیجدیا۔ اور اون کے علما مین سے ایک شیخ اوس کی تعلیم کا کفیل ہوا۔ اور اوسے تبنیٰ کر لیا۔ جب وہ اس لایق ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اوسے نبی کرے تو جبرئیل اوس کے پاس آئے۔ اس وقت اشموئیل نماز پڑہ رہے تہے۔ جبرئیل نے اونہین ایسی آواز سے پکارا کہ جیسے اون کے اوستاد کی آواز تہی۔ یہ آواز سنکر وہ اپنے استاد کے پاس آئے اور پوچہا۔ کہ آپ نے مجہے کیون طلب فرمایا ہے۔ اُستاد نے یہ مناسب نہ سمجہا کہ اون سے کہین میںنے نہین بلایا۔ تاکہ کہین اوس سے وہ گہبرا نہ جائین بلکہ اون سے کہا کہ جاؤ سو رہو۔ شموئیل لوٹ گیے پہر جبرئیل اون کے پاس اوسیطرح سے آئے۔ اور وہ پہر اپنے اُستاد کے پاس آئے۔ اُستاد نے کہا بیٹے جاؤ اب جب مین بلاؤن تو تم مجہے جواب نہ دینا اور میرے پاس نہ آنا۔ پہر حضرت جبرئیل تیسری مرتبہ اون کے سامنے آئے اور اون کو اون کی قوم کی تنبیہ کے واسطے حکم دیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول کیا ہے۔ اس پر شموئیل نے اونہین اللہ کے راستہ کی طرف بلایا۔ پہلے تو اونہون نے اونہین جہوٹا بنایا۔ مگر آخر کو مان گیے۔ اور اون کی اطاعت کرنے لگے۔ اور وہ بنی اسرائیل کا دس سال تک اور بعض کہتے ہین چالیس سال تک انتظام کرتے رہے۔

۶۲ - جالوت کا ظلم اور بنی اسرائیل کی درخواست بادشاہ کے لئے اور شموئیل کا طالوت کو بادشاہ کرنا اور تابوت سکینہ کا بنی اسرائیل کو ملنا اور اون پر جہاد کا حکم ہونا

اس وقت عمالقہ قوم کا بادشاہ جالوت تھا اور یہ لوگ بنی اسرائیل پر بڑا ظلم کرتے تھے اور اون کی ایسی خراب حالت کردی تھی - کہ ہلاکت کے قریب اون کی نوبت پہونچ گئی تھی - جب بنی اسرائیل نے اپنی یہ حالت دیکھی - تو اونہون نے شموئیل سے کہا - اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ط قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ط وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ط (ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کردیجئے کہ ہم اوس کے سہارے سے اللہ کی راہ مین جہاد کرین - شموئیل نے کہا - کہ اگر تم پر جہاد فرض کردیا جاوے تو تم سے کچھ بعید نہین کہ تم نہ لڑو - بنی اسرائیل بولے - کہ ہم اپنے گھرون سے اور نیز بچون سے تو جدا کردے گئے ہین - پھر ہمین کو تو عذر ہے کہ خدا کی راہ مین نہ لڑین -)

اس پر شموئیل نے اللہ تعالیٰ کی جناب مین دعا کی - اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ایک عصا اور ایک سینگ عنایت فرمایا - اس سینگ مین کچھ روغن تھا - اور اون کو یہ حکم ہوا - کہ تمہارا بادشاہ وہ شخص ہے جو قد مین اس عصا کے برابر ہو - اور جب وہ شخص تیرے پاس آئے تو اس سینگ مین خوشبو مہک اُٹھے - اس سے جان لینا کہ وہی بنی اسرائیل کا بادشاہ ہے - تو اوس کے سر پر یہ روغن لگانا اور اوسے اون کا بادشاہ کردینا - اس پر بنی اسرائیل مین سے بہتون نے اپنے آپ کو عصا سے ناپنا مگر اوس کے برابر نہ اُترے -

طالوت ایک شخص دباغ تھا - اور ایک روایت مین ہے - کہ سقہ تھا - پانی پلایا کرتا اور اوسکی اُجرت لیا کرتا تھا اوس کا کہین گدھا کھو گیا - وہ اپنے گدھے کو ڈھونڈتا ہوا اوس

موقع کے قریب آنکلا جہان شموئیل پیغمبر تھے - وہان آکر اوس نے پیغمبر سے کہا - کہ دعا کرو میرا گدہا کہین ملجائے - جب وہ اندر آیا - تو روغن سے خوشبو کی مہک آئی - اس پر لوگون نے اوسے عصا سے ناپنا تو اوس کا قد ٹھیک اوس کے مطابق نکلا قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۝ (تو پھر اون کے نبی شموئیل نے اون سے کہا - کہ تمہاری درخواست کے مطابق اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تم پر بادشاہ مقرر کیا ہی) اس طالوت کا نام سریانی زبان مین شاول بن قیس بن انمار بن قراء بن یحرف بن لفتح بن ایش بن بنیامین بن یعقوب ہے - بنی اسرائیل نے شموئیل سے کہا - کہ آج تو تم نے سب سے ہی بڑا جھوٹ بولا ہے - ہم تو شاہی خاندان سے ہین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۝ (اور طالوت کو تو مال و دولت کے لحاظ سے کچھ فارغ البالی بھی نہین ہے) کہ ہم اوس کی اطاعت کرین قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۝ (شموئیل نے اون سے کہا - کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حکمرانی کے واسطے اوسی کو پسند فرمایا ہے - اور علم اور جسم کے لحاظ سے اوسے بڑی فراخی دی ہے -) بنی اسرائیل نے کہا - اگر آپ سچے ہین تو اس کی کوئی نشانی بتائے قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۝ (اون کے نبی شموئیل نے اون سے کہا - کہ طالوت کی من جانب اللہ بادشاہ ہونے کی علامت یہ ہے - کہ وہ تابوت جس مین تمہارے پروردگار کی بھیجی ہوئی سکینہ ہے - اور نیز موسیٰ اور ہارون جو یادگار چھوڑ گیے ہین اونمین کی بچی کھچی چیزین بھی اوسمین ہین وہ بے لڑے بھڑے تمہارے پاس آجائے گا - فرشتے اوس کو اٹھا لائین گے -) اور سکینہ ایک بلی کا سر تھا اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سونے کا طشت تھا جسمین

انبیا کے قلوب دھوئے جایا کرتے تھے۔ اور بعض لوگ اور اور باتین بھی بیان کرتے ہین (مگر اصل مین سکینہ سے مراد توریت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اونہین دی تھی۔ اور اوسی مین تمام اوامر و نواہی تھے جس سے اونہین تسلی ہوتی تھی) اور اوس مین تختیان بھی تھین جو دریا قوت و زبرجد سے بنی تھین۔ اور بقیہ سے مراد حضرت موسیٰ کا عصا اور تختیون کے ٹکڑے تھے۔ چنانچہ اوس تابوت کو فرشتہ طالوت کے پاس دن مین علانیہ اُٹھا لائے اور آسمان و زمین کے درمیان مین لاکر اون کے سامنے کردیا۔ اور طالوت نے وہان سے اوسے لے لیا۔ اس واسطے مجبوراً بکراہت خاطر سب نے اوس کی حکومت کو مان لیا۔

۶۴۔ طالوت کا بنی اسرائیل کو لیکر جالوت کے مقابلہ کو جانا اور بنی اسرائیل کے اکثر آدمیونکا میدان سے بھاگ جانا اور باقیون کا میدان مین جما رہنا۔

اب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑنے کے واسطے نکلے۔ اس وقت اون کی تعداد اسّی ہزار تھی۔ جب وہ اپنے مقام سے دشمن کی طرف چلے تو طالوت نے اون سے کہا

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۝ (راستے مین ایک دریا پڑے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اوس دریا سے تمہارے صبر کی آزمائش کرے گا۔ تو جو سیر ہوکر اوس کا پانی پی لیگا وہ ہمارا نہین اور جس کسی نے اوس کا پانی نہین پیا وہ ہمارا ہے۔ مگر ہان اتنی اجازت ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک آدہ چلو بھر لے اور پی لے تو مضائقہ نہین۔) یہ دریا فلسطین کا دریا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ دریائے اردن تھا۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۝ (پس اون مین سے معدودے چند کے سوا سب نے ہی سیر ہوکر پانی پیا۔) اون کی تعداد چار ہزار تھی۔ اس حکم کے خلاف جنہون نے

پانی پیا اون کو تو آگے چلکر پیاس لگی - اور جنہون نے اوس سے پانی نہین پیا یا صرف ایک آدھ چلو پیا اون کو پیاس نہ لگی - فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۝ (پھر جب طالوت اور جو لوگ اوس کے ساتھ ایمان والے تھے دریا پار ہو گئے -) تو جالوت کا اور اون کا مقابلہ ہوا - جالوت کا ملک مین بڑا دبدبہ پھیل رہا تھا - جب بنی اسرائیل نے اوسے دیکھا - تو اون مین سے اکثر لوٹ پڑے اور پیٹھ پھیر کر چلدئے (اور کہا کہ آج تو ہمین جالوت اور اوس کے لشکر سے مقابلہ کی طاقت نہین ہے -) اور اس قدر کثرت سے لوگ بھاگے کہ اس وقت طالوت کے پاس تین سو دس ۳۱۰ سے کچھ ہی اوپر آدمی رہ گیے - جو اہل بدر کی تعداد تھی - پھر جب یہ بھاگنے والے لوگ بھاگ گیے - قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (تو وہ لوگ جن کو خیال تھا کہ ایک روز خدا کے حضور مین حاضر ہونا ہے - بولے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تھوڑے لوگ بہت بڑی فوجون پر غالب آ گئے ہین - اور اللہ صبر کرنے والون کا ساتھی اور مددگار ہے) -

۶۴ - حضرت داؤد اور اون کی نبوت کی نشانیان اور اون کا جالوت کو مارنا -

اور اون مین ایشا داؤد کا باپ بھی تھا - اور اوس کے ساتھ اوس کے تیرہ بیٹے بھی تھے - اور داؤد اون سب مین چھوٹے تھے - اور اون کا باپ اسی وجہ سے اپنے جانور چرانے کے لیے گھر چھوڑ گیا تھا - اور کہہ گیا تھا - کہ اون کے لیے میدان جنگ مین کھانا لیجا کر پہونچایا کرین - حضرت داؤد نے ایک مرتبہ اپنے باپ سے کہا تھا - کہ باوا جان مین اپنے گوفن سے جب کسی چیز کو مارتا ہون تو اوسکو مار ہی گراتا ہون - پھر ایک اور مرتبہ اپنے باپ سے کہا - کہ مین پہاڑون مین گیا تھا - وہان مین نے ایک شیر کو بیٹھا ہوا دیکھا - اور اوس پر بلا خوف جا کر

سوار ہوگیا - اور دونو کان پکڑ لیے پھر ایک اور مرتبہ آکر بیان کیا - کہ مین جب کبھی پہاڑون مین جاتا ہون اور وہان تسبیح پڑہتا ہون تو کوئی پہاڑ ایسا نہین ہوتا جو میرے ساتھ تسبیح نہ پڑہتا ہو - باپ نے کہا خوش ہوجا یہ بہت ہی اچھی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمائی ہے -

پھر اللہ تعالیٰ نے اوس نبی کے پاس جو طالوت کے ساتھ تھا ایک سینگ بھیجا - جس مین روغن تھا - اور ایک لوہے کی زرہ بھی اوس کے ساتھ عطا کی نبی نے یہ چیزین طالوت کو دین - اور اوس سے کہا - کہ جالوت کو وہ شخص قتل کرے گا کہ جس کے سر پر تو یہ تیل ڈالے تو اس سینگ مین سے تیل جوش کہا کر اوس کے سر پر بہہ جائے مگر سر سے آگے منہ تک بھی نہ جائے - بلکہ سر پر ہی ایک تاج کی ہیئت مین رہ جائے اور جب وہ شخص اس زرہ کو پہنے تو اوس کے ٹھیک آجائے - اسواسطے طالوت نے بنی اسرائیل کو بلوایا - اور اونہین آزمایا - مگر کوئی پورا نہ اوترا - اس لیے اوس نے داؤد کو چراگاہ سے بلوایا جب داؤد چراگاہ سے چلے تو راستہ مین تین پتھرون نے اون سے آواز بلند کہا کہ داؤد تم ہمین لیتے چلو کیونکہ تم ہمین گوفن مین رکھ کر جالوت کو مارو گے - داؤد نے اونہین اٹھا لیا - اور اپنے تھیلے مین رکھ لیا - اور طالوت نے یہ اشتہار دیدیا تھا - کہ جو کوئی جالوت کو ماریگا تو مین اپنی بیٹی اوس کے نکاح مین دونگا اور اوسے اپنی مملکت مین شریک کرلونگا - پھر جب داؤد آئے تو وہ سینگ اون کے سر پر رکھا اور روغن جوش کہا کر اون کے سر پر آگیا - اور زرہ بھی اون کے جسم مین ٹھیک آگئی - اور داؤد دایم المرض تھے اور ارزق چشم اور زرد رو رہا کرتے تھے - جب اونہون نے زرہ پہنی - تو اون کے بدن مین وہ چستی آگئی - جس سے اشموئیل اور طالوت اور تمام نبی اسرائیل خوش ہوگئے

اور جالوت سے لڑنے کو چلے اور لڑائی کے لیے صفین کھڑی کین - اور داؤد جالوت کی طرف نکلے - اور اون پتھرون کو نکالکر گوفن مین رکھا - اور جالوت کو اوس سے مارا چنانچہ ایک پتھر جالوت کی دونو آنکھون کے درمیان جاکر لگا اور سر کے پار ہوگیا - اور جالوت مارا گیا - اور یہی پتھر اور دن کے لگنا شروع ہوا - اور جالوت کے لشکر مین ایک دوسرے کے لگتا اور مارتا گیا - جس سے آخرکار جالوت کا لشکر اللہ کے حکم سے بھاگ گیا -

۶۵ - طالوت کا داؤد کو بیٹی دینا اور سلطنت مین شریک کرلینا مگر حسد سے اون کے قتل کے درپے ہونا اور اون کا بھاگ جانا -

پھر طالوت اپنی دارالسلطنت کو لوٹ آیا - اور اپنی بیٹی حسب وعدہ داؤد کو دیدی - اور اپنے ساتھ سلطنت مین اونہین شریک کرلیا - حضرت داؤد کا مزاج بہت نیک تھا - اس لیے لوگ اون کی طرف مائل ہوگئے اور اون سے محبت کرنے لگے - طالوت کو اس سے حسد پیدا ہوا - اور چاہا کہ داؤد کو دھوکہ سے قتل کرڈالے لیکن داؤد کو یہ بات معلوم ہوگئی اور وہ اوس کے اندیشہ سے طالوت کے پاس سے چلے گئے - اور جہان سویا کرتے تھے وہان شراب کی ایک مشک رکھ دی - اور اوسے کپڑے اُڑھادئے - اور طالوت حضرت داؤد کی خوابگاہ مین آیا - جہان سے وہ بھاگ کر چلدئے تھے اور اوس نے وہان اونہین سوتا ہوا سمجھکر مشک پر تلوار ماری - اور اوسے چیر ڈالا - جس سے کچھ قطرات شراب کے اوڑ کر اوس کے منہ مین بھی چلے گئے - طالوت نے سمجھا کہ داؤد کو قتل کردیا - اور بولا خدا داؤد پر رحم کرے - وہ بہت شراب پیا کرتا تھا - جب صبح ہوئی تو طالوت کو معلوم ہوا کہ اوس نے داؤد کا کچھ بھی نہین کیا ہے - اب اوسے یہ خوف ہوا کہ کہین داؤد اوسے دھوکہ سے آکر نہ مارڈالے اس واسطے اوس نے اپنے دربانون اور پہرہ والون کو خوب تاکید کردی کہ کسی کو اندر نہ آنے دین پھر ایک دن

داؤد سامنے سے اوس کے گھر مین آئے - اس وقت وہ سو رہا تھا - اونہون نے اوسے مارا نہین بلکہ دو تیر اوس کے سرہانے اور پائینتی پر رکھہ کر چلے گئے - جب طالوت بیدار ہوا تو اوس نے تیر دیکھے - اور کہا خدا داؤد پر رحم کرے - وہ مجھہ سے بہتر ہے - جب مین نے اوس پر قبضہ پایا تو اوس کا قتل کرنا چاہا - اور جب اوس نے مجھ پر قبضہ پایا - تو مجھے کچھ ضرر نہ پہونچایا - پہر اوس نے داؤد کی تلاش مین جاسوس روانہ کیے - مگر وہ جاسوسون کو کہین نہ ملے - لیکن ایک روز طالوت کہین سوار جا رہا تھا - کہ اوس نے داؤد کو دیکھہ لیا - اور اون کے پیچھے گھوڑا دوڑایا - داؤد اوس سے بہاگ گئے اور کسی غار مین ایسے جا کہسے کہ اللہ کے حکم سے طالوت کو اون کا پتا بھی نہ ملا -

۶۶ - طالوت کا علما کو قتل کرنا اور ظلم کی ندامت سے رونا اور توبہ کے قبول ہونے کے واسطے جہاد کر کے مرجانا -

پہر جب طالوت کو علما نے داؤد کی ایذا رسانی سے منع کیا تو اوس نے علما کو قتل کیا - اور اس کثرت سے اون کے قتل کے درپے ہوا - کہ کسی عالم کو نہ چہوڑا - صرف ایک عورت ایسی باقی رہ گئی - کہ جسے اللہ کا اسم اعظم معلوم تھا - اسے بہی اوس نے ایک شخص کے حوالہ کیا کہ اوسے قتل کر دے لیکن اوس شخص کو رحم آگیا - اور اوس نے نہ مارا بلکہ چہپا رکہا -

پہر اس ظلم و ستم کی آخر کار طالوت کو ندامت ہوئی - اور توبہ کرنا چاہا - اور گریہ و زاری مین مصروف ہو گیا جس سے لوگ اوس پر رحم کرنے لگے - اور اوس کی ندامت سے یہ نوبت ہو گئی - کہ وہ راتون کو ہمیشہ قبرستان مین جاتا اور وہان اپنے گناہون پر رویا کرتا - اور کہتا تھا کہ مجھے کوئی آدمی ایسا ملجائے جو بتا دے کہ میری توبہ قبول ہو گی یا نہین - جب اوس نے بہت کچھ گریہ و زاری کی تو قبرون مین سے آواز آئی کہ طالوت جب ہم جیتے تھے تو تو نے

ہمین قتل کرڈالا - اور پھر بھی تو راضی نہین ہوا - کہ اب مرے پر بھی تو ہمین ہیان ستانے آتا ہے - اس سے طالوت اور بھی رویا - اور نہایت ہی غمگین ہوا - اس سے اوس شخص کو رحم آیا جسے طالوت نے اوس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اوس نے طالوت سے کہا - کہ اگر مین تجھے ایسا عالم بتادون جو تجھے تیرے سوال کا جواب بتادے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہین تو اوسے قتل کردے - کہا مین ہرگز ایسا نہ کرون گا - اس پر اوس شخص نے طالوت سے قول قرار لے لیا - اور پھر اوسے اوس عورت کو بتادیا - اور کہا اس سے پوچھ کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین - اس لیے طالوت اوس کے پاس گیا اور اوس سے پوچھا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین - اوس عورت نے کہا - کہ توبہ کا حال تو مین تجھے نہین بتاسکتی لیکن اگر تم کو کسی نبی کی قبر معلوم ہو تو مجھے وہان لے چلو - طالوت کے لوگون نے کہا کہ ہان ہمین یوشع بن نون کی قبر معلوم ہے - وہ ہم تجھے بتادینگے چنانچہ وہ عورت وہان گئی - اور طالوت بھی اُس کے ساتھ گیا - وہان اوس عورت نے پیغمبر کو پکارا - تو یوشع قبر سے نکلے - اور جب اونہون نے ان لوگون کو دیکھا تو پوچھا - کہ کیا مطلب ہے اُنہون نے کہا ہم اس واسطے آئے ہین کہ طالوت کی توبہ قبول ہوگی یا نہین - کہا توبہ کی ٹھیک ٹھیک قبولیت کا حال تو مین نہین بتاسکتا - ہان البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ اگر وہ سلطنت سے کنارہ کرلے - اور وہ اور اوس کی اولاد سب نکلکر جہاد فی سبیل اللہ کے واسطے جائین اور اوس کی اولاد قتل ہوجائے اور وہ بھی لڑکر مارا جاے تو کیا تعجب ہے کہ توبہ قبول ہوجائے - یہ کہکر یوشع مردہ ہوکر زمین پر گر پڑے - پھر طالوت وہان سے لوٹ آیا - اور اس سبب سے کہ دیکھئے اوس کی اولاد اوس کا کہنا مانتی ہے یا نہین نہایت غمگین و محزون ہوا - اور یہان تک رویا - کہ اوس کی آنکھون کی پلک تک

گر گیے۔ اور جسم ضعیف ہوگیا۔ آخر کار اوسکی بیٹیون نے اوس سے پوچھا کہ تو اس قدر کیون روتا ہے۔ تو اوس نے اپنا حال اون سے بیان کیا۔ اوسکے بیٹون نے سنتے ہی باپ کی بات کو مانا اور جہاد کے لئے تیار ہو گیے۔ اور اوسکی سامنے لڑے اور مارے گیے۔ پھر وہ بھی اون کے بعد لڑا اور مارا گیا۔

ایک روایت مین ہے۔ کہ جس نبی نے اوس کی توبہ قبول ہونے کی خبر دی تھی وہ یسع تھے۔ اور بعض اونہین اشموئیل بتاتے ہین۔ واللہ اعلم۔ اور طالوت کی حکومت چالیس برس رہی۔

حضرت داود کی پادشاہی

۶۷۔ حضرت داؤد کی پادشاہی اور اون کی خوبیان الحانی اور عبادت۔

ان کا نام تھا داؤد بن ایشا بن عوفید بن باعز بن سلمون بن نحشون بن عمینوذب بن رام بن حصرون بن فارض بن یہودا بن یعقوب بن اسحٰق۔ اور اون کا قد چھوٹا آنکھین ارزق اور بدن پر بال کم تھے۔ جب طالوت قتل ہوگیا۔ تو بنی اسرائیل داؤد کے پاس آئے۔ اور طالوت کے تمام خزانہ اونہین دیے۔ اور اپنا پادشاہ بنایا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ داؤد جالوت کے قتل کرنے سے پہلے ہی پادشاہ ہو گئے تھے۔ اور اون کے اس وقت پادشاہ ہونے کا سبب یہ بتاتے ہین۔ کہ اللہ تعالی نے شموئیل کو طالوت کے واسطے حکم دیا تھا۔ کہ وہ مدین پر چڑھکر جائے اور وہان کے لوگون کو قتل کر ڈالے۔ طالوت وہان گیا۔ اور وہان کے لوگون کو قتل کر ڈالا۔ مگر بادشاہ کو مارا نہین صرف قید کر لیا تھا اس پر اللہ تعالی نے شموئیل پر وحی بھیجکر کہا۔ کہ طالوت سے کہدو۔ مین نے تجھے جس بات کا حکم دیا تھا وہ تو نے نہ کیا۔ مین تجھسے اور تیری اولاد سے حکومت چھین لونگا۔ اور پھر قیامت تک کبھی نہین دونگا۔ اور اسی کے ساتھ شموئیل کو یہ بھی حکم دیا کہ داؤد کو بادشاہ کردے۔ چنانچہ شموئیل نے اونہین بادشاہ کر دیا۔ اور وہ جالوت کے اوپر چڑھکر گیے۔ اور

اوسے جاکر مار ڈالا - واللہ اعلم -

جب حضرت داؤد بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوگئے - تو اللہ تعالیٰ نے اونہین حکومت کے ساتھ نبوت بہی عطا فرمائی - اور اون پر زبور نازل کی - اور اونہین زرہ بنانے کا ہنر بہی مرحمت فرمایا - یہی سب سے اول شخص ہین کہ جنہون نے زرہ بنائی ہے - خدا تعالیٰ نے اون کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا - اور پہاڑون پرندون کو حکم دیدیا تہا - کہ جب حضرت داؤد تسبیح پڑہا کرین تو وہ بہی اون کے ساتھ تسبیح پڑہا کرین - اور اون کی ایسی اچہی آواز تہی - کہ دنیا مین اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی کو نہین دی - جس وقت وہ زبور پڑہتے تو اوس کے سننے کے لیے وحوش جنگل سے اون کے پاس آجاتے کہ چاہتے تو وہ اون کی گردنین پکڑ لیتے - اور وہ اون کی آواز سنتے رہتے تہے - اور اللہ تعالیٰ کی عبادت مین مشغول رہتے اور جناب باری مین گریہ وزاری بے انتہا کیا کرتے تہے - اور راتون کو جاگتے اور نصف مہینے تک ہمیشہ روزہ رکہا کرتے تہے اور باوجود اس کے اون کی شان وشوکت یہ تہی - کہ چار ہزار آدمی رات دن اون کی ڈیوڑہی پر حاضر رہتے تہے اور داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کہایا کرتے تہے -

۶۸ - ایلہ والون کا بندر ہوجانا - اور انہین حضرت داؤد کی حکومت کے زمانہ مین ایلہ کے لوگ بندر ہوگئے تہے - اور اوس کا سبب یہ تہا - کہ اون کے یہان سبت کے روز سمندر سے بہت مچہلیان آیا کرتی تہین - اور جب سبت کا دن نہ ہوتا تو مچہلیان اون کے پاس بالکل نہین آتی تہین - اس لیے اونہون نے سمندر کے کنارے بڑے بڑے حوض بنا دیے - اور پانی کا راستہ ادہر کو کر دیا - جب جمعہ کا اخیر دن ہوتا تو پانی حوضون مین چلا آتا - اور اوس کے ساتھ اون مین مچہلیان بہی آجاتین - اور پہر وہان سے

نہ نکل سکتی تھین۔ اور وہ اونہین اتوار کو پکڑ لیا کرتے تھے۔ اس حرکت سے اونہین لوگون نے منع کیا مگر اونہون نے نہ مانا۔ اس لیے اللہ تعالی نے اون کی صورت مسخ کردی۔ اور وہ بندر ہو گیے۔ اور تین روز کے بعد مر گئے۔

حضرت داؤد کی آزمایش اور اوریا کی بی بی کا قصہ

۶۹۔ حضرت داؤد کی اوقات اور بیبیان اور اللہ تعالی سے اونکے آزمانے کی درخواست کرنا۔

پھر اللہ تعالی نے حضرت داؤد کو اوریا کی بی بی کے ذریعے سے آزمایا۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت داؤد نے اپنے اوقات تین حصون مین منقسم کئے تھے۔ ایک روز تو وہ مخلوق کی داد فریاد سنا کرتے اور اون کے قضیہ فیصل کیا کرتے تھے۔ اور ایک روز اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول رہتے تھے اور ایک روز وہ اپنی عورتون مین بطبیعت بہلایا کرتے تھے۔ اور اون کی ننانوے بیبیان تھین۔ اور اون کو حضرت ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی فضیلت پر رشک بھی تھا۔ اس لیے اونہون نے جناب باری مین عرض کیا کہ پروردگار تو مجھے وہ بات بتادے۔ جس کے سبب سے تو نے میرے آبا و اجداد کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔ اور پھر مجھے بھی وہ ہی رتبہ عطا فرما جو تو نے اونہین دیا تھا۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ کہ تیرے باپ دادون کو مین نے مصائب مین پھنسایا اور اونہین آزمایا تھا۔ جن پر اونہون نے صبر کیا۔ اور مین نے اونہین بڑے بڑے درجہ عطا فرمائے ابراہیم کو مین نے اس طرح آزمایا۔ کہ اون سے بیٹے کے ذبح کرنے کو کہا۔ اور اسحاق کو اس طرح آزمایا۔ کہ اون کی بینائی لے لی۔ اور یعقوب کو یوسف کے غم مین مبتلا کیا حضرت داؤد نے کہا کہ تو مجھے بھی اونہین کی طرح آزما۔ اور جو درجہ تو نے اونہین

دیا تھا۔ مجھے بھی دے اللہ تعالیٰ نے اون سے کہا تو اچھا مین تجھے آزماتا ہون تو ہوشیار رہ۔

۷۰۔ داؤد کا اوریا کی بی بی پر فریفتہ ہونا اور اوریا کا قتل اور داؤد کا اوس کی عورت سے نکاح۔

اور یہ بھی کہتے ہین کہ داؤد کے ابتلا کا یہ سبب تھا کہ اونہون نے اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ مجھ مین اتنی طاقت ہی جو برابر ایک دن بھر کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا قصور نہ کرون جب وہ دن آیا۔ کہ جس دن وہ عبادت کرتے تھے۔ تو اونہون نے ارادہ کیا۔ کہ اوس روز وہ کوئی قصور نہ کرین گے۔ اور یہ خیال کرکے دروازہ مکان کا بند کرلیا۔ اور عبادت مین مشغول ہوگئے۔ اسی مین دیکھتے کیا ہین۔ کہ ایک سونے کا کبوتر ہے جس کے پرون مین ہر قسم کے رنگ ہین۔ اور سامنے آکر بیٹھا ہوا ہے۔ اوس کو دیکھکر داؤد کے دل مین آیا۔ کہ اوسے پکڑ لین۔ جبھی اونہون نے اوس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تو وہ کچھ تھوڑی دور ایسی جگہ جا بیٹھا کہ انہین پھر بھی یہ امید رہی۔ کہ وہ ہاتھ آجائے گا۔ پھر یہ اوسکے پیچھے گئے۔ اور جس قدر یہ اوس کے پیچھے چلتے گئے وہ تھوڑا تھوڑا آگے بڑھتا گیا اور جاتے جاتے یہ اوس کے پیچھے ایک ایسے مقام پر پہونچ گئے کہ جہان سے برہنہ نہاتی ہوئی ایک عورت نیچے نظر پڑی۔ جو نہایت ہی خوبصورت تھی اور جسے دیکھکر یہ فریفتہ ہوگئے۔ جب اوس عورت نے ان کا سایہ زمین پر دیکھا۔ تو اوس نے اپنے بال اپنے بدن پر پھیلا دئے اور اون مین چھپ گئی۔ جس سے ان کو اوس کی طرف اور بھی رغبت ہوگئی اور اونہون نے لوگون سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے تو کسی نے بیان کیا کہ یہ اوریا کی عورت ہے جو فلان سرحد پر گیا ہوا ہے۔

داؤد نے اوس سرحد کی فوج کے سپہ سالار کو حکم بھیجا۔ کہ اوریا کو لڑائی مین تابوت السکینہ

کے آگے کردے۔ اور اوس وقت یہ دستور تھا کہ جو شخص تابوت کے سامنے ہوا کرتا تھا وہ بھاگتا نہ تھا اوس کے لیے ضرور تھا۔ کہ فتح پائے یا قتل ہوجائے۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق سپہ سالار نے ایسا ہی کیا اور اوریا مارا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب داؤد کی اس عورت پر نظر پڑی۔ تو وہ اوس پر فریفتہ ہوگئے اور پوچھا کہ اوس کا شوہر کون ہے تو کسی نے کہا کہ فلان لشکر مین ہے۔ انہون نے وہان کے سردار لشکر کو لکھا۔ کہ اوس کے شوہر کو فلان دشمن پر فوج دیکر بھیجے۔ چنانچہ اوس نے بھیجدیا۔ اور اوریا کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ اور سردار لشکر نے اس سے حضرت داؤد کو اطلاع دی۔ انہون نے پھر اوسے لکھا۔ کہ اب اوسے فلان دشمن پر بھیجدو۔ جو پہلے دشمن سے زبردست تھا۔ وہان بھی اوریا گیا۔ اور فتحیاب ہوا۔ اسواسطے داؤد نے اوسے پھر ایک اور تیسرے دشمن پر بھیجا۔ جب اوریا وہان گیا تو اس تیسرے مرتبہ مین مارا گیا پھر جب داؤد کو معلوم ہوا۔ کہ اوریا مارا گیا۔ تو اوس کی جورو سے نکاح کرلیا۔ اور اوسی سے حضرت سلیمان قتادہ کے قول کے بموجب پیدا ہوئے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ داؤد کی خطا یہ تھی۔ کہ جب اونہین اوریا کی بی بی کے حسن و جمال کا حال معلوم ہوا۔ تو اونہون نے یہ آرزو کی کہ وہ کسی طرح اون کے واسطے حلال ہوجائے۔ اسی مین اتفاقاً اوریا کسی لڑائی مین گیا۔ اور وہان جہاد مین مارا گیا اس سے حضرت داؤد کو اس قدر غم نہ ہوا۔ جس قدر کہ اورون کے مارے جانے پر اونہین غم ہوا کرتا تھا۔ اور یہی اون کی خطا تھی۔

اے۔ فرشتون کا حضرت داؤد سے ایک سوال پیش کرنا اور اونہین اپنی خطا پر تنبیہ کرنا۔

پھر اسی مین ایسا ہوا کہ داؤد ایک روز عبادت کے لیے اپنے حجرہ مین بیٹھے ہوئے تھے

اور دروازہ بند تھے کہ دو فرشتے خدا کے بھیجے ہوئے اون کے پاس بغیر دروازہ کھولے ہوئے اندر چلے آئے اور وہ اون کے اسطرح اندر آنے سے ڈر گیے۔ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ (وہ بولے۔ کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو نومین ایک جھگڑا ہے۔ اور ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے درگزر نہ کیجئے۔ اور ہم کو سیدھے راستہ لگا دیجئے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے بکریان یا دنبیان ہین۔ اور میرے پاس فقط ایک بکری ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بکری بھی مجھے دیدے۔ اور باتون مین مجھے دھمکاتا ہے۔) یعنی اس نے مجھے دھمکا کر میری بکری لے لی ہے۔ داؤد نے دوسرے سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے۔ کہا یہ سچ کہتا ہے مین نے یہ چاہا تھا کہ میری سو بکریان پوری ہو جائین۔ اس لیے مین نے اوس کی بکری لے لی۔ داؤد نے کہا۔ تو ہم تجھے اوس وقت تک نہ چھوڑین گے کہ تو اوس کی بکری نہ دیدے۔ اوس نے کہا کہ بادشاہ تو تو مجھے یہ نہین دلوا سکتا ہے داؤد نے کہا اگر تو اوسے بکری واپس نہ دے گا تو مین تیرے یہان اور یہان ماروں گا اور اوس کی ناک اور پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔ فرشتہ نے کہا۔ کہ داؤد یہان اور یہان پیٹے جانے کا تو تو ہی زیادہ مستوجب ہے۔ تیرے پاس ننانوے بیبیان تھین اور اوریا کی صرف ایک ہی بی بی تھی۔ اور تو نے اوس کے درپے ہو کر اوسے قتل کرا دیا اور اوس کی بی بی سے نکاح کر لیا۔

۲۷۔ حضرت داؤد کی دعا خدا تعالیٰ سے اپنے

پھر فرشتے یہ کہکر نظرون سے غائب ہو گیے

گناہ کی مغفرت کے لیے اوراوس کا قبول ہونا

اور داؤد کو معلوم ہوگیا۔ کہ اون کی آزمایش کی گئی۔ اوراون سے خطا سرزد ہوگئی۔ اس لیے اونہون نے اپنی خطا معاف کرنے کے لیے پروردگار سے دعا کی۔ اور سجدہ مین گر پڑے۔ اور چالیس روز تک بجز قضاے حوائج ضروری کے سجدہ سے سر نہ اُٹھایا۔ اور برابر روتے رہے کہ اون کے آنسوؤن سے گھاس جم آئی۔ اوراون کے سر کو گھیر لیا۔ پھر اونہون نے جناب باری مین عرض کیا۔ کہ پروردگار پیشانی زخمی ہوگئی۔ اور آنکھین پتھرا گئین۔ اور داؤد کی خطا کی نسبت کوئی بھی جواب نہ آیا ربّ العزّت کے یہان سے ندا آئی۔ کہ اگر تو بھوکا ہے تو تجھے کھانا بھیجون اور اگر تو بیمار ہے تو مین تجھے اچھا کردون اور اگر تو مظلوم ہے تو مین تیری امداد کردون۔ عرض کر کہ تو کیا چاہتا ہے۔ یہ سنتے ہی داؤد نے ایک آہ سرد کا ایسا نعرہ مارا کہ جو گھاس جمی ہوئی تھی وہ بالکل زرد پڑ گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کی توبہ قبول کرلی۔ اور وحی بھیجی کہ اپنا سر اُٹھاؤ ہم نے تمہارا قصور معاف کردیا۔ عرض کیا۔ پروردگار مین یہ کیونکر جانون کہ تو نے میری خطا معاف کردی۔ تو تو عادل حاکم ہے قضا مین کسی کی رورعایت کبھی نہین کرتا ہے۔ جب اوریا قیامت کے دن اپنا سر پکڑے تیرے عرش کے پاس آکے گا اور اوس کی گردن کی رگون سے خون بہتا ہوگا۔ اور وہ کہے گا۔ یارب داؤد سے پوچھ اس نے مجھے کیون قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب وہ یہ دعوٰی کرے گا۔ تو مین تجھے اوس سے مانگ لونگا۔ اور وہ مجھے دیدیگا۔ اور اس کے عوض مین اوسے جنت دونگا۔ عرض کیا۔ یارب اب مین جان گیا۔ کہ تو نے میری خطا معاف کردی۔ لیکن اس کے بعد بھی تمام عمر حضرت داؤد نے آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ کی شرم سے آنکھ بھر کر نہ دیکھا۔ اور اپنے ہاتھ پر اپنی خطا کو لکھ لیا۔ جب اوس کو دیکھتے

تو اون کا ہاتھ کانپ جاتا تھا۔ اور جب شراب پینے کے لیے برتن ہاتھ مین اُٹھاتے تو نصف یا ایک ثلث پیتے ہی اونہین اپنی خطا یاد آجاتی اور ایسے روپڑتے تھے کہ جس سے اون کے عضو عضو ایک دوسرے سے جدا ہونے کے قریب ہوجاتے تھے۔ اور روتے روتے برتن آنسوون سے بھر جاتا تھا۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ داؤد کے آنسو اتنے بہت ہین۔ کہ تمام دنیا کے آدمیون کے آنسوؤن کے برابر ہین۔ قیامت کے دن جب داؤد آئین گے تو اون کی خطا اون کی ہتیلی پر لکھی ہوگی اور کہین گے یارب ذبنی ذبنی مجھے آگے کر۔ جب آگے کئے جائین گے تو اون کو تسلی نہ ہوگی۔ تو کہین گے یارب مجھے پیچھے کر جب پیچھے کئے جائین گے تب بھی اون کی تسلی نہ ہوگی۔ اور یہی اضطراب رہے گا۔

۷۴۔ حضرت داؤد کے بیٹے ایشا کی بغاوت اور اوس کا قتل۔

اس خطا کے سبب سے بنی اسرائیل حضرت داؤد سے پھر گیے اور اون سے نافرمانی کرنے لگے۔ اور اون کے بیٹے ایشا نے جس کی مان طالوت کی بیٹی تھی اون سے بغاوت کی اور لوگون کو اپنی امداد کے لیے اکٹھا کیا۔ اور بنی اسرائیل کے پلے بدمعاش اوس کے پاس کثرت سے جمع ہوگیے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اون کا قصور معاف کردیا۔ تو اون کے پاس بھی کچھ آدمی آگئے۔ اور وہ اپنے بیٹے سے لڑے۔ اور اوسے شکست دیکر بھگا دیا۔ اور اوس کے پیچھے ایک اپنے سردار کو بھیجا۔ اور حکم دیا۔ کہ اوس سے برفق و تلطف پیش آئے اور اوسے قید کرے۔ مگر قتل نہ کرے۔ جب یہ سردار اوس کے پیچھے گیا۔ تو وہ بھاگتے بھاگتے ایک درخت کے پاس پناہ گیر ہوا۔ وہان اوس نے ایشا کو قتل کردیا۔ اس سے حضرت داؤد کو بڑا ہی سخت رنج ہوا۔ اور اس سردار سے

وہ نہایت ہی ناخوش ہوئے۔

بیت المقدس کی تعمیر اور حضرت داؤد کی وفات

۴۷۔ حضرت داؤد کا بیت المقدس کی جگہ تجویز کرکے اوس کی تعمیر کی ابتدا کرنا اور سلیمان کا اوسے بنانا

کہتے ہین کہ داؤد کے زمانہ مین ایک بڑا سخت طاعون پھیلا تھا۔ اوس کے لیے حضرت داؤد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے واسطے نکلے اور وہان گئے جہان بیت المقدس ہے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان سے فرشتے آسمان کو جارہے ہین۔ اس لیے وہ اوس پر دعا کے لیے پہونچے اور صخرہ کے مقام پر کھڑے ہوکر طاعون کے دور ہونے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور دعا فوراً قبول ہوگئی اور طاعون جاتا رہا۔ اسواسطے بنی اسرائیل نے اس مقام کو اپنے لیے مسجد بنالیا۔ اور اوسکی بنا حضرت داؤد کے سلطنت جلوس سے شروع ہوئی۔ لیکن حضرت داؤد کی عمر اوسکے تمام ہونے سے پہلے تمام ہوگئی۔ اور اونہون نے حضرت سلیمان کو اوس کے تمام کرنے اور اوس سردار کے مار ڈالنے کی وصیت کردی جس نے ایشا بن داؤد حضرت سلیمان کے بھائی کو قتل کیا تھا۔ جب داؤد کا انتقال ہوگیا۔ تو سلیمان نے اون کے حکم کی تعمیل کی۔ اور اوس سردار کو مار ڈالا۔ اور مسجد کو بھی بناکر مکمل کردیا۔ یہ مسجد اونہون نے سنگ رخام سے بنائی اور اوسے سونے کے کام سے آرایش دی۔ اور اوس مین جواہر جڑدادیے۔ اور یہ سب کام اونہون نے جنون اور دیوؤن سے لیا۔ جب مسجد کے بنانے سے فارغ ہوگئے تو اوس روز ایک بڑی بہاری عید کی۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب مین قربانی نذر کی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ اس مسجد کی بنا پہلے شہر کی تعمیر سے شروع ہوئی تھی۔ جب شہر کو وہ بنا چکے تو اونہون نے مسجد کی

تعمیر شروع کی لوگون نے اس عمارت کی نسبت ایسے ایسے مبالغہ کئے ہین کہ جو قیاس سے باہر ہین۔ اور اسواسطے اون کے ذکر کی کوئی حاجت نہین ہے۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے ہی اس مسجد کی ابتدا کی تھی اور داؤد نے فقط یہی ارادہ کیا تھا کہ اوسے بنائین۔ لیکن اللہ تعالی نے اونہین کہلا بھیجا کہ یہ مسجد مقدس مکان ہے اور تیرے ہاتھ خون مین رنگ چکے ہین۔ تو اس کا بانی نہین ہو سکتا ہے لیکن تیرے بیٹے سلیمان نے کوئی خون نہین کیا ہے وہ اسے بنائیگا جب سلیمان بادشاہ ہوے تو اونہون نے اس مسجد کی تعمیر کی۔

۷۵۔ حضرت داؤد کی وفات اور اونکی اولاد اور عمر وغیرہ

پھر حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا۔ اون کی ایک کنیز تھی جو ہر شب کو دروازہ بند کیا کرتی تھی۔ اور اون کو کنجیان لاکر دیدیا کرتی تھی۔ اور وہ عبادت مین مشغول ہو جایا کرتے تھے پھر جب اوس کنیز نے ایک رات کو دروازہ بند کر دیا تو دیکھا۔ کہ اندر مکان مین ایک مرد موجود ہے اوس سے پوچھا کہ تو مکان مین کس طرح آیا۔ کہا مین ایسا شخص ہون جو مکانون مین بادشاہون کے اذن بغیر چلا آیا کرتا ہون جب داؤد نے یہ بات سُنی تو کہا کیا تو ملک الموت ہے کہا ہان۔ کہا تو تو نے پہلے اطلاع کیون نہین دی۔ کہ مین موت کے لئے تیار ہو جاتا کہا مین نے تو پہلے ہی اطلاع دیدی ہے اور بہت اچھی طرح خبردار کر دیا ہے۔ داؤد نے پوچھا کہ کس کے ہاتھ تو نے کہلا بھیجا تھا ملک الموت نے کہا۔ کہ تیرے باپ دادے بھائی بند پڑوسی اور دوست آشنا کہان ہین داؤد نے کہا وہ سب مر گئے کہا بھی تو تیرے قاصد تھے اور سمجھانے کو آئے تھے کہ جیسے وہ مر گئے ایسے ہی تو بھی مریگا پھر اون کی جان قبض کر لی جب حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا تو حضرت سلیمان

کو سلطنت اور علم و نبوت اون کا وراثت مین ملا۔ داؤد کے اونیس ۱۹ بچے تھے۔ اون مین سے صرف سلیمان کو ہی یہ وراثت ملی اور داؤد کی عمر سو برس کی ہوئی تھی۔ اس کی صحت نبی صلعم سے ہوگئی ہے۔ اور اونہون نے چالیس برس حکومت کی تھی۔

سلطنت سلیمان بن داؤد علیہ السلام

۶۷ حضرت سلیمان کی سلطنت اور جنون دیوون ہوا اور پرندون کا اون کا تابع ہونا

جب حضرت داؤد کا انتقال ہوگیا تو اون کے بعد حضرت سلیمان تیرہ برس کی عمر مین بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوے اور بادشاہی کے ساتھہ انکو نبوت بھی اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور اونہون نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اونہین ایسی سلطنت عنایت کرے کہ اونکے پیچھے کسی کو ویسی نہ ملے۔ خدا تعالیٰ نے یہ دعا اونکی قبول فرمائی اور جن و انس اور دیوؤن اور پرندون اور ہوا کو اون کا تابع کردیا۔ چنانچہ جب وہ دریا مین نکلتے تو پرندی اون کے اوپر اوڑ کر گھومتے اور جن و انس اون کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اوس وقت تک کہ وہ بیٹھہ نہ جاتے کھڑے رہتے تھے۔ ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور جنون اور دیوؤن اور پرندون وغیرہ کو اون کا اوس وقت تابع کیا تھا کہ اون کی سلطنت جاتی رہی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اونہین واپس عنایت کی تھی جس کا کہ آیندہ ہم ذکر کرینگے۔ اور حضرت سلیمان کا رنگ گورا اور جسم توانا اور بدن پر بال بہت تھے اور سپید لباس پہنا کرتے تھے۔

۶۷ بکریون سے ایک کھیت کے نقصان مین حضرت داؤد کا فیصلہ اور حضرت سلیمان کی رای سے اوس مین اصلاح

اور حضرت سلیمان کے باپ اپنے ایام حیات مین ہی ان سے امور مملکت

مین مشورہ لیا کرتے اور اون کی رائے پر کاربند ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین ذکر فرمایا ہے وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَکُنَّا لِحُکْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا (اور اے پیغمبر داؤد اور سلیمان کا قصہ بھی لوگون کو یاد دلا۔ جب کہ وہ کھیتی کے بارے مین جسمین کچھ لوگون کی بکریان رات مین جا پڑی تھین فیصلہ کرنے لگے۔ اور ہم اونکے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔ اوس وقت ہمنے سلیمان کو صحیح فیصلہ سمجھا دیا۔ اور یون تو ہم نے دونوہی کو فیصلہ کا سلیقہ اور علم دیا تھا۔) یہ واقعہ اسطرح پر تھا۔ کہ بکریان کہین کسی انگور کے کھیت مین جا پڑی تھین۔ اور اوس کے انگور کھا لیے تھے۔ اور کھیت کو خراب کر ڈالا تھا۔ داؤد نے حکم دیا کہ بکریان کھیت والے کو دیدی جائین۔ حضرت سلیمان نے کہا۔ کہ بہتر یہ ہے کہ کھیت بکریون والے کو دیدیا جائے۔ اور اوس وقت تک وہ اوس کی خدمت کرے کہ وہ پہلے کی طرح نہ ہو جائے۔ اور بکریان کھیت والے کو دیدی جائین اور وہ اون سے اوس وقت تک فائدہ اٹھاتا رہے کہ اوس کا کھیت اپنی پہلی حالت پر نہ آجائے۔ پھر وہ اپنا کھیت لے لے۔ اور بکریان بکریون والے کو دیدے۔ حضرت داؤد نے اس قول کو پسند کیا۔ اور یہی حکم جاری کر دیا اور اسی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا بعض علما اللہ تعالیٰ کے اس بیان سے اس امر پر دلیل لاتے ہین۔ کہ احکام فروعیہ مین تمام مجتہدین مصیب ہوا کرتے ہین۔ کیونکہ حضرت داؤد نے اوس صحیح حکم کے دینے مین خطا کی تھی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحیح تھا۔ اور حضرت سلیمان نے ٹھیک فیصلہ کیا تھا تب بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا۔

۷۸ - سلیمان کے عادات اور ہوا کا اون کی اطاعت کرنا۔

اور سلیمان اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنا کھانا پینا کیا کرتے تھے۔ اور دشمنون پر اکثر جہاد کیا کرتے تھے۔ اور جب اون کا ارادہ جہاد کا ہوتا لکڑی کا ایک فرش اس قدر چوڑا بنواتے جس قدر چوڑائی مین اونکا لشکر آتا تھا۔ اور اوس پر اون کا لشکر اور اون کے جانور سوار ہوتے اور ما یحتاج کو بھی اوس پر رکھہ لیتے۔ اور پھر سلیمان ہوا کو حکم دیتے وہ اوس فرش کو اٹھا لیتی۔ اور صبح اور شام ایک ایک مہینے کے راستہ تک چلی جاتی تھی اور اون کی بیبیان تین سو اور سات سو لونڈیان تھین۔ اور اللہ تعالی نے اون پر یہ عنایت کی تھی کہ کوئی شخص دنیا مین کسی قسم کی بھی بات کرتا تو ہوا اوس کو اون کے کان تک پہونچا دیتی اور وہ اس کی بات کو جان جاتے تھے۔

سلیمان اور بلقیس کا قصہ

۷۹ - بلقیس کے نسب کا ٹھیک معلوم نہ ہونا

پہلے ہم بلقیس کے نسب اور اوسکی حکومت کا ذکر کرتے ہین۔ پھر اوس قصہ کا ذکر کرین گے جو اوس سے اور سلیمان سے ہوا ہے۔ علما کا اوس کے آبا و اجداد کے نامون مین اختلاف ہے کوئی تو کہتے ہین کہ اوس کا نام بلقمہ بنت ایشرح بن حارث بن قیس بن صیفی بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے۔ اور کوئی بیان کرتے ہین کہ اوس کا نام بلقمہ بنت ہدہاد ہی اور اوس ہدہاد کا نام ایشرح بن تبع ذی الاذعار بن تبع ذی المنار بن تبع الرائش ہے۔ اور بعض اوس کا نسب اور کچھ بتلاتے ہین۔ جس کا ذکر یہان لاطائل ہے کیونکہ تبابعہ کے ہی باب مین لوگون کا بڑا اختلاف ہے کسی تبع کو کوئی پہلے بتلاتا ہے۔ اور کسی کو کوئی پیچھے بتلاتا ہے اور کوئی

اون کی تعداد بہت کہتا ہے۔ اور کوئی کم بیان کرتا ہے جس کے ذکر سے ناظرین کو کوئی فائدہ نہین ہوسکتا۔ اور ایسے ہی اون کے نسب مین بھی بڑا اختلاف ہے اور بہت راوی بیان کرتے ہین۔ کہ بلقیس کی مان ایک جن عورت تھی۔ اور وہ بادشاہ جن کی بیٹی تھی اور اس کا نام رواحہ بنت السکر تھا۔ اور بعض اوسکی مان کا نام بلقمہ بنت عمرو بن علی الجنی بیان کرتے ہین۔ اور اوس کے باپ نے جنات مین اس لئے نکاح کیا تھا کہ وہ کہتا تھا انسانون مین کوئی میرا کفو نہین ہے۔ اس واسطے اوس نے جنون سے بیٹی مانگی اور اونہون نے اوسے بیٹی دیدی۔

۸۰ بلقیس کے باپ کا جنات مین پہونچنا اور اونکی بیٹی سے بیاہ کرنا اور بلقیس کی پیدایش کی جھوٹی کہانی۔

اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ جنات تک بلقیس کے باپ کی کیونکر رسائی ہوئی اور اوس نے کس طرح سے اوس کی بیٹی کے ساتھہ بیاہ کرلیا کہتے ہین کہ بلقیس کے باپ کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ اور کبھی کبھی وہ جنون کا بھی شکار کرلیا کرتا تھا جو ہرنون کی صورت مین متشکل ہوکر پھرا کرتے تھے۔ اور وہ جب معلوم ہوجاتا تو اونہین چھوڑ دیا کرتا تھا۔ اس واسطے جنون کا بادشاہ اوس کے پاس آیا۔ اور اوسکا شکریہ ادا کیا۔ اور اوسے اپنا دوست کرلیا۔ پھر جب اس نے اوس کی بیٹی مانگی تو اوس نے اسے اپنی بیٹی اس شرط پر دیدی۔ کہ یہ رین سے عدن تک جو سمندر کا ساحل ہے وہ اسے دیدے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ بلقیس کا باپ ایک روز شکار کے واسطے نکلا تھا۔ وہان اوس نے دو کالے اور سپید سانپون کو لڑتے ہوے دیکھا۔ کہ سیاہ سانپ سپید سانپ پر غالب آگیا ہے۔ اس سے اوس کے باپ نے سیاہ سانپ کو قتل کرادیا۔ اور سپید کو اٹھوا کر اوس پر پانی ڈلوایا۔ اور پھر جب اوسے

اتفاقہ ہوگیا تو چھوڑ دیا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ اتفاقاً وہ گھر مین تن تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا
ہی کہ وہان ایک خوبصورت جوان اوس کی نظر کے سامنے موجود ہے جس سے وہ ڈر گیا
اوس نے کہا ڈر مت مین وہ ہی سانپ ہون کہ جسے تو نے بچایا تھا۔ وہ سیاہ سانپ
جسے تو نے مروادیا میرا غلام تھا۔ اور اوس نے تمرد کرکے ہمارے گھر کے کئی جنون کو
ہلاک کرڈالا تھا پھر اوس جوان نے بلقیس کے باپ سے کہا۔ کہ یہ بہت مال ہے
آپ لے لیجئے۔ اور مجھے طب کا علم بہی آتا ہے مین آپ کو ایک دم مین سکھا دونگا
بلقیس کے باپ نے کہا مجھے مال کی تو کوئی ضرورت ہی نہین ہے ہان البتہ طب
ایسی شے ہے کہ جس کی ضرورت تو ہے مگر بادشاہون کو اس کا سیکھنا کسر شان
ہے لیکن اگر تیری کوئی بیٹی ہو تو اوس سے میرا بیاہ کردے۔ اوس جن نے اس پر
اپنی بیٹی اوس سے اس شرط پر بیاہ دی۔ کہ اگر وہ کوئی کام کرے تو اوس مین بلقیس کا
باپ کچھہ چون وچرا نہ کیا کرے اور اگر اوس مین کچھہ چون وچرا کریگا تو وہ اوسی چھوڑ کر چلی جائیگی
جب بلقیس کے باپ نے یہ شرط قبول کرلی تو اوس جن نے اپنی بیٹی کا اُس سے بیاہ کردیا
اور اوس سے اوسے حمل رہا اور ایک بیٹا پیدا ہوا اوس بچے کے پیدا ہوتے ہی ماں نے
بچے کو آگ مین ڈالدیا۔ باپ کو اس سے بڑا صدمہ ہوا مگر اپنی شرط کو یاد کرکے سکوت
اختیار کیا پھر اوس کو حمل رہا۔ اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اوسے بہی اوس نے کتیا کو
دیدیا۔ اور وہ اوسے لے گئی۔ یہ بہی بلقیس کے باپ کو سخت ناگوار گزرا۔ مگر شرط کی
وجہ سے صبر کرنا پڑا۔ اسی مین اوس کے بعض سردارون نے بغاوت اختیار کی
اور بلقیس کے باپ نے اپنی فوج جمع کی اور اون سے لڑنے کو نکلا بلقیس کی ماں بہی اُسکے
ساتھہ چلی۔ جب وہ ایک بیابان مین پہونچا۔ تو دیکھتا کیا ہے کہ جو کچھہ اوس

کے پاس کھانے کا سامان ہے اوس مین مٹی ڈالدی گئی ہے اور پانی مشکون سے
پھینک دیا گیا ہے۔ اس سے بلقیس کے باپ کے تمام لشکر کو اپنی ہلاکت کا
یقین ہوگیا اور اونہین یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ بادشاہ کی بی بی کے حکم سے جنات نے
یہ کام کیا ہے۔ اس لئے اوسے اب صبر کی تاب نہ رہی۔ اور اپنی بی بی کے پاس آیا
اور زمین کی طرف اشارہ کرکے بولا۔ کہ زمین مین نے اپنے بیٹے کے جلجانے پر صبر
کیا۔ اور بیٹی کو کیتا کہا گئی جب بھی کچھ نہ کہا۔ پھر اب تو نے میرے کھانے پینے کی
طرف سے مجھے تکلیف دی اور اب ہم سب مرجائین گے۔ اوس عورت نے کہا کہ
اگر تو صبر کرتا تو تیرے لیے بہت بہتر ہوتا۔ لیکن خیر مین تجھے اب بتائے دیتی ہون
کہ تیرے دشمن نے تیرے وزیر کو بہکا لیا ہے۔ اور اوس نے کھانے پینے کی
چیزون مین زہر ملا دیا ہے کہ تجھے اور تیرے رفیقون کو قتل کرڈالے۔ اس کی تحقیقات
کے لئے تو اپنے وزیر کو حکم دے کہ جو کھانا اور پانی باقی رہ گیا ہے اوسے کھاے اور
پیئے۔ بادشاہ نے وزیر کو بلایا۔ اور اوسے کھانے کو کہا۔ اور جب اوس نے کھانے
پینے سے انکار کیا تب اوسے قتل کردیا۔ اس کے بعد اوس عورت نے بادشاہ کو
وہین کہین لشکر کے قریب ہی رسد کے سامان اور پانی کا پتا بتادیا۔ اور کہا کہ تیرا بیٹا مین نے
ایک دودھ پلانے والی کو دیا تھا۔ مگر وہ وہان مرگیا۔ بیٹی البتہ تیری ابھی تک موجود ہے
یہ کہنے کے ساتھ ہی ایک ننی بچی زمین مین سے نکلی۔ جس کا نام بلقیس تھا۔ اور وہ
عورت اوسی وقت بادشاہ کے پاس سے غائب ہوگئی۔ پھر بادشاہ اپنے دشمن کی
طرف گیا۔ اور اوس پر اوسے فتح حاصل ہوگئی یہی ایک حکایت نہین ہے بلکہ اوس کے
نکاح کی نسبت اور بھی ایسی ہی کئی حکایتین بیان کرتے ہین۔ جو محض خرافات ہین

اون کی کوئی اصل وحقیقت نہین ہے۔

۸۱۔ بلقیس کا پادشاہ ہونا۔ اب رہی یہ بات کہ وہ یمن کی ملکہ تھی۔ سو اوس کا حال یہ بیان کرتے ہین۔ کہ اوس کے باپ نے اوسے حکومت سپرد کردی تھی۔ اور وہ اوس کے بعد پادشاہ ہوگئی تھی۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ وہ بغیر وصیت کئے مرگیا تھا۔ اس واسطے لوگون نے اوس کے بھائی کے بیٹے کو پادشاہ بنایا۔ لیکن وہ بڑا بدکار فاسق نکلا۔ کسی سردار اور پادشاہ کی بیٹی کیون نہ ہوتی جب وہ اوسے خوبصورت سنتا تو بلاوا منگاتا اور اوسے خراب کرتا تھا۔ ہوتے ہوتے بلقیس کی نوبت آئی جو اوس کے چچا کی بیٹی تھی۔ جب بلقیس سے اوس نے اپنی خواہش ظاہر کی۔ تو اوس نے کہا۔ کہ میرے محل مین آنا۔ وہان مین خدمت مین حاضر ہونگی۔ اور خفیہ طور پر دو اپنے رشتہ دارون کو مقرر کیا۔ کہ جس وقت پادشاہ آئے اور اکیلا ہوے تو اوسے قتل کرڈالین۔ چنانچہ جب وہ اوس کے مکان مین آیا تو وہ دو نون آدمی نکلے اور اوسے قتل کرڈالا۔

پھر جب وہ مارا گیا۔ تو اوس نے اوسکے وزیرونکو بلایا۔ اور اون کو اپنا مطیع کیا۔ اور کہا۔ کیا تم مین کوئی بھی ایسا نہین جو پادشاہ کی بیٹیون اور شاہزادیون کے واسطے کھڑا ہوتا اور اون کو بچاتا پھر اوس ظالم کی لاش دکھائی۔ کہ وہ مرا پڑا ہوا ہے۔ پھر اون سے بلقیس نے کہا۔ کہ کوئی آدمی تجویز کرکے اپنا پادشاہ بناؤ۔ وہ سب کہنے لگے۔ کہ پادشاہی تو تجھے ہی سزاوار ہے۔ ہم تیرے سوا کسی کی حکومت سے راضی نہین۔ اور اوسے ہی پادشاہ بنالیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ اوس کا باپ پادشاہ نہین تھا۔ بلکہ پادشاہ کا وزیر تھا۔ لیکن یہ پادشاہ بڑا خبیث بدذات تھا۔ سردارون اور اعیان واشراف کی بیٹیان چھین لیا کرتا تھا۔ اسی سے اس بلقیس نے اوسے قتل کردیا۔ اور مخلوق نے

اوسے ہی اپنا پادشاہ بنالیا۔

۸۲۔ بلقیس کی کثرت لشکر کی جھوٹی روایتین اور اسیطرح سے بلقیس کی سلطنت کی عظمت اور کثرت لشکر کی نسبت لوگون نے مبالغہ کیا ہے۔ کوئی تو کہتا ہے کہ اوسکے ماتحت چار سو ملک اور سردار تھے اور ہر ملک ایک ایک علاقہ پر حاکم تھا۔ اور ہر ایک کے پاس چار چار ہزار سپاہی تھے۔ اور نیز بلقیس کے تین سو وزیر تھے۔ جو اوس کی سلطنت کا انتظام کرتے تھے۔ اور بارہ سپہ سالار تھے۔ جن مین سے ہر ایک کے پاس بارہ بارہ ہزار فوج تھی۔ اور کسی کسی نے تو اس بیان مین اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ جس سے اون کی نادانی اور جہالت ثابت ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہین کہ اوس کے بارہ ہزار قیل یا سپہ سالار تھے۔ اور ہر قیل کے ماتحت ایک ایک لاکھ مقاتل یا جنگی افسر تھے۔ اور ہر مقاتل کے ساتھ ستر ہزار لشکر تھے۔ اور ہر لشکر مین ستر ہزار سپاہی تھے اور ان لشکرون مین تمام سپاہی پچیس پچیس برس کے جوان تھے۔ اب اس کذب فاحش کے راوی کی نسبت بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ اس کو حساب بھی نہ آتا تھا جو اپنے جہالت کی مقدار کو خیال کرتا۔ اگر اوس کو حساب آتا تو اوسے ان لشکرون کی تعداد معلوم ہو جاتی۔ اور وہ اس احمقانہ قول کے کہنے کا کبھی اقدام نہ کرتا کیونکہ تمام روے زمین کے باشندون کو لیا جائے جن مین جوان بوڑھے بچے عورتین سب داخل ہون تب بھی اون کی تعداد ان لشکرون کی تعداد کے برابر نہین ہو سکتی ہے۔ پھر جائے کہ صرف پچیس پچیس برس کی عمر کے جوان اس قدر دنیا مین موجود ہون۔ اگر پچیس پچیس برس کے جوان اتنے مان لئے جائین۔ تو پھر اون کی تعداد کتنی ہو گی۔ جن کے ابھی دانت بھی نہین نکلے ہین اور رعیت اور اہل پیشہ اور کاشتکارون وغیرہ کی تعداد کا کیا ٹھکانا ہو گا۔ اور اگرچہ یمن کا محاصل ہمارے زمانہ مین کم ہو گیا ہے

لیکن زمین تو جو پہلے تھی - اوسی قدر لمبی چوڑی ہے - بلقیس کے ملک کے کسی حصہ کا لشکر بھی اس حساب سے اس قدر ہوگا کہ یمن کے ملک مین ایک ایک آدمی ایک طرف سے دوسری طرف تک کھڑا کیا جائے تو نہ سما سکے گا - پھر یہ بھی بیان کرتے ہین - کہ اوس نے اپنے مکان کے روشندانون پر جن مین سے آفتاب داخل ہوکر اوسے سجدہ کیا کرتا تھا تین لاکھ اوقیہ یا اوسنے سونا خرچ کیا تھا - اور ایسے ہی اوس کے لشکر کی کثرت کی طرح اوس کے تخت کا بھی حال بتلاتے ہین جس کا ذکر کرنا طول کلامی ہے - ان لوگون نے بہت ہی جھوٹ بکا ہے اور جہلا کی عقلون سے کام لیا ہے - اور اس بات کو کہ عقلا اونہین جاہل ٹھیرائین گے کچھ بھی بُرا نہین سمجھا ہے - ہم نے اس قدر جو یہان ان قبیح امور کا ذکر کیا اوس سے ہمارا مقصود اون لوگون کو واقف کرنا منظور ہے جو اوسکو سچ مان جاتے ہین - اگر وہ ہمارے اس بیان کو دیکھین گے تو اونہین اوس کا جھوٹ خوب معلوم ہوجائیگا -

۸۳ - حضرت سلیمان کے ہدہد کی غیر حاضری اور اوسکا بلقیس کے یہان جانا اور اوس کی خبر سلیمان کو دینا

اب اس کا سبب سنئے - کہ بلقیس حضرت سلیمان کے پاس کیون آئی اور کیون مسلمان ہوئی - حضرت سلیمان نے ہدہد کو اپنی مجلس مین نہ دیکھا - تو اوسے موجود نہ پایا - اور اوس کی ضرورت اس لیے پڑی تھی - کہ وہ زمین کے نیچے کی چیزین دیکھ لیا کرتا ہے اور جان جاتا ہے کہ یہان زمین مین پانی ہے یا نہین - اور اگر ہے تو قریب ہے یا بعید - کہین سلیمان کسی طرف غذا کے واسطے گئے ہوئے تھے - وہان پانی کی ضرورت پڑی تو ایسا کوئی شخص نہین نکلا کہ جسسے معلوم ہو کہ وہان پانی کتنی دور پر ہے - اسواسطے اونہون نے ہدہد کو طلب کیا - کہ اوس سے اس کا حال پوچھین - لیکن وہ اوس وقت وہان موجود نہ تھا اور بعض لوگ

کہتے ہین۔ کہ سلیمان پر پرندی سایہ کیے رہتے تھے۔ اتفاقاً اون پر دھوپ آگئی۔ تو اونھون نے دیکھا۔ کہ دھوپ کس طرح مجھ پر آگئی کونسا پرندہ نہین ہے جس کی جگہہ خالی ہے اور دھوپ مجھ تک آگئی ہے۔ دیکھین تو ہدہد نہین ہے اور اوس کی جگہہ خالی ہے۔ وہان سے دھوپ آرہی ہے اس پر سلیمان نے۔ کہا۔ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ۔ (مین ہدہد کو بڑی سخت سزا دون گا اور اگر اوس نے اپنی غیر حاضری کی معقول وجہہ پیش نہ کی تو مین اوسے ذبح ہی کرڈالون گا۔)

ہدہد اس وقت بلقیس کے ملک کو گیا ہوا تھا۔ اور اوس کے قصر پر ہوکر اوس کا گزر ہوا تھا۔ وہان اوس نے اوس کے قصر کے پیچھے ایک بستان دیکھا۔ اور سبزی کو دیکھکر اُدھر جھک پڑا۔ وہان ایک اور ہدہد بیٹھا ہوا تھا۔ سلیمان کے ہدہد نے پوچھا کہ سلیمان کو چھوڑکر تو یہان کیا کر رہا ہے۔ اوس نے کہا کہ سلیمان کون ہے۔ تو سلیمان کے ہدہد نے اون کا سب حال بیان کیا۔ اور کہا کہ پرندی وغیرہ اون کے مطیع و فرمان بردار ہین۔ اوسے یہ بات سن کر بڑا تعجب ہوا۔ اس پر حضرت سلیمان کے ہدہد نے اوس سے کہا۔ کہ مجھے اس بات پر بڑا تعجب آتا ہے۔ کہ یہ لوگ تو اس قدر کثرت سے ہین۔ اور اون کی ایک عورت بادشاہ ہے۔ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ (اور ہر طرح کے ساز و سامان اوس کو میسر ہین۔ اور اوسکے یہان ایک بہت بڑا عرش بھی ہے۔) اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شکر کے بجاے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین" اوس کا عرش ایک طلائی تخت تھا جس مین یاقوت زبرجد موتی جواہرات نفیسہ جڑے ہوئے تھے۔ پھر حضرت سلیمان کا ہدہد اون کے پاس لوٹکر آیا اور جو اوس نے غیر حاضری کی تھی اور اوسے حاضری مین دیر ہوئی تھی اوس کا عذر بیان کیا۔

۸۴۔ حضرت سلیمان کا بلقیس کو اطاعت کے لیے لکھنا اور اوس کا تحفہ سلیمان کو بھیجنا۔

تو اونہون نے بلقیس کے نام ایک خط لکھا۔ اور وہ ہدہد کو دیکر کہا۔ اِذْهَبْ بِكِتَابِي هٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ (ہمارا یہ خط لیکر جا۔ اور اوس کو اون کی طرف ڈالدے۔) چنانچہ ہدہد حسب الارشاد خط لیکر گیا۔ اور بلقیس کے گود مین لیجا کر اوسے ڈالدیا۔ اس وقت وہ اپنے قصر مین تھی اوس نے اوسے دیکھکر اٹھالیا۔ اور کہولکر پڑہا۔ اور اپنی قوم کے لوگون کو بلا کر کہا۔

إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۔ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ

(میرے پاس ایک فرمان کریم لاکر ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم سے سرکشی نہ کرو اور ازراہ اطاعت ہماری خدمت مین آکر حاضر ہوجاؤ" اس فرمان کو سنا کر بلقیس نے کہا۔ اے دربار والو اس ہمارے معاملہ مین رائے دو۔ اور تم جانتے ہو کہ جبتک تم ہمارے حضور مین موجود نہ ہو ہم کسی امر مین قطعی فیصلہ نہین کیا کرتے ہین۔ درباریون نے کہا۔ کہ ہم بڑی قوت والے اور بڑے ہی دلاور ہین۔ اور آیندہ سرکار کو اختیار ہے۔ جیسا حضور حکم دین اوس کے نیک و بد کو خوب غور کر کے دیکھ لین۔ بلقیس نے کہا۔ کہ ہم ایلچیون کے ہاتھ اون کی طرف تحفہ تحائف بھیجکر دیکھتے ہین کہ ایلچی کیا جواب لیکر آتے ہین۔) اگر اونہون نے ہمارا ہدیہ قبول کر لیا۔ تو وہ دنیادار اور بادشاہ ہین۔ اور ہم اون سے بڑھکر اور قوی ہین۔ اور اگر اونہون نے ہدیہ نہ قبول کیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہین۔

پھر جب یہ ہدیہ حضرت سلیمان کے پاس آیا تو اونہون نے ایلچیون سے کہا۔
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰہُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰکُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِھَدِیَّتِکُمْ تَفْرَحُوْنَ ۔ اِرْجِعْ
اِلَیْھِمْ فَلَنَاْتِیَنَّھُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَھُمْ بِھَا وَلَنُخْرِجَنَّھُمْ مِّنْھَآ اَذِلَّۃً وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ ۔
(کیا تم مال سے ہماری مدد کرنا چاہتے ہو۔ یاد رکھو جو کچھ خدا نے ہم کو دے رکھا ہے وہ اوس سے بہتر ہے
جو تم کو دے رکھا ہے سو ہم تو تمہارے تحفہ سے خوش نہین ہوئے تم ہی ہو جو اپنے تحفہ سے خوش ہوتے
ہو۔ ایلچی تو اپنے لوگون کی طرف لوٹ جا۔ اور کہدے کہ اگر وہ ہمارا حکم نہ مانینگے۔ تو ہم ایسے لشکر لیکر
اون پر چڑھائی کرینگے۔ کہ اون سے اون کا مقابلہ نہ ہوسکیگا۔ اور ہم اونہین وہان سے ذلیل وخوار
کرکے نکال باہر کرینگے۔)

۸۵۔ بلقیس کا حضرت سلیمان کے پاس آنا اور ایک شخص کا بلقیس کے تخت کو حضرت سلیمان کے پاس لے آنا۔

جب حضرت سلیمان کے پاس سے ایلچی بلقیس کے پاس لوٹ کر آئے۔ تو وہ اون کے پاس کو روانہ ہوئی۔ اور اپنی قوم کے قبیلون کو اپنے ساتھ لیا۔ قبیل سپہ سالار کو کہتے ہین۔ اور پھر سلیمان کے پاس آئی۔ جب اون کے شہر کے قریب پہونچی اور اب کوئی ایک فرسخ کے فاصلہ سے رہی۔ تو سلیمان نے اپنے درباریون سے کہا۔ اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِھَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۔ قَالَ
عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ ۔ وَاِنِّیْ عَلَیْہِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۔ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ
مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ۔ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ
قَالَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ ۔ وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ۔ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ۔ قَالَ نَکِّرُوْا لَھَا
عَرْشَھَا نَنْظُرْ اَتَھْتَدِیْٓ اَمْ تَکُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَھْتَدُوْنَ ۔ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَھٰکَذَا
عَرْشُکِ ۔ قَالَتْ کَاَنَّہٗ ھُوَ
(کوئی تم مین ایسا بھی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ مطیع ہوکر ہمارے حضور مین حاضر ہون۔ بلقیس کے

تخت کو ہمارے پاس لاکر حاضر کرے اس پر جنات کی قسم مین سے ایک دیو بول اُٹھا۔ کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے پہلے مین اوسے حضور مین لاکر حاضر کرون گا۔ یعنی مین اوس سے پیشتر اوسے لے آؤنگا کہ آپ دولت خانہ مین کھانا کھانے کے لئے تشریف لے جائین سلیمان نے کہا مین چاہتا ہون کہ اس سے بھی جلدی آجاے (یہ سنکر ایک شخص جس کو کتابی علم تھا۔) اور اوس کا نام آصف بن برخیا تھا اور اوسے اسم اعظم اللہ تعالی کا معلوم تھا۔ (بولا کہ آپ کے پلک مارنے سے پہلے پہلے مین تخت کو لاکر حضور مین حاضر کردون گا۔) اور کہا آسمان کی طرف آپ دیکھئے۔ اور اُدھر نظر جمائے۔ آپ اُدھر سے نظر ہٹانے نہ پائینگے۔ کہ آپ کے پاس مین تخت لے آون گا۔ اور سجدہ مین جاکر اوس نے دعا کی اتنے مین حضرت سلیمان دیکھتے کیا ہین۔ کہ بلقیس کا تخت اون کے تخت کے نیچے سے نکل آیا (غرض جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس موجود پایا تو کہا یہ میرے پروردگار کی نوازش ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ) میرے پلک مارنے سے پیشتر وہ میرے پاس آگیا (اس پر مین اوس کا شکر کرتا ہون یا اوس کی ناشکری کرتا ہون) کہ جو مجھ سے طاقت مین زیادہ ہے اوسے اوس نے میرے قابو مین کردیا۔ پھر جب بلقیس اون کے پاس آئی تو اوس سے کسی نے پوچھا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ بولی کہ یہ تو بعینہ وہی معلوم ہوتا ہے۔) لیکن مین تو اوسے قلعون مین چھوڑ کر آئی ہون اور بڑے بڑے لشکر اوس کی حفاظت کر رہے ہین۔ یہان یہ کیونکر آگیا۔

۸۶۔ حضرت سلیمان کا بلقیس سے شیش محل مین ملاقات کرنا۔

پھر حضرت سلیمان نے دیوون سے کہا۔ کہ میرے لیے ایک محل بناؤ۔ کہ جس مین بلقیس آکر مجھسے ملاقات کرے۔ دیوون مین سے کسی نے کہا۔ کہ سلیمان کے لئے خدا تعالی نے بڑی حکومت دی ہے۔ اور کس کس کو اون کا تابع کیا ہے۔ جب بلقیس ملک سبا کی ملکہ آئیگی اور وہ اوس سے نکاح کرین گے۔ تو اوس سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اور ہم کبھی اون کی غلامی سے

نہین چھوٹینگے - اور بلقیس کے پیرون پر بہت بال تھے - اس واسطے دیوون نے کہا کہ ایسی عمارت بناؤ - جسمین یہ پنڈلیون کے بال اونہین نظر آجائین اور وہ اوس سے نکاح نہ کرین - اس واسطے اونہون نے جو محل تیار کیا وہ بلور سبز کا بنایا - اور اوس پر بلور سفید کی چوکے بچھائے - جس سے وہ پانی کی طرح معلوم ہونے لگا - اور اون بلور کی چوکون کے نیچے مچھلیون وغیرہ بحری جانورون کی تصویرین بنائین - اور حضرت سلیمان ایک کرسی پر بیٹھے - اور اوسے اندر بلایا - تو بلقیس اندر چلی - اور جب دیکھا کہ وہان مچھلیان اور سمندر کے جانورہین حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ فَقَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

(تو اوسے پانی سمجھا - اور وہان سے گذرنے اور) اندر جانے کے لیے اس طرح پائینچے اُٹھائے کہ اپنی دونو پنڈلیان کھولدین) جب حضرت سلیمان نے اوسے دیکھا تو اپنی نگاہ اوس سے پھیر لی - اور دیکھا کہ یہ تو شیش محل ہے - اور اوس کے فرش مین بھی بلور ہی جڑا ہوا ہے - تب اوس کو اپنی غلطی پر تنبیہ ہوا - اور لگی خدا کی بارگاہ مین عرض کرنے کہ اے میرے پروردگار مین جو اتنے دنون آفتاب پرستی کرتی رہی - اس سے مین نے اپنا ہی نقصان کیا - اور اب مین سلیمان کے ساتھ ہو کر اللہ پر ایمان لائی ہون جو رب العالمین ہے -)

۸۷ - حضرت سلیمان اور بلقیس کے نکاح کی روایتین -)

پھر حضرت سلیمان نے اپنے لوگون سے مشورہ کیا کہ بلقیس کے کسی طرح بال جاتے رہین اور اوس کے جسم کو کچھہ نقصان نہ پہونچے - اس واسطے دیوؤن نے اونہین نورہ بنا دیا - اسی وقت سب سے پہلے نورہ بنایا گیا ہے - پھر سلیمان نے اوس سے نکاح کیا - اور اوس سے نہایت ہی محبت کرنے لگے - اور اوسے پھر اپنے ملک یمن کو بھیجدیا - وہان

وہ ہر مہینے مین ایک بار جاتی اور تین روز وہان ٹہیرا کرتی تہی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اونہون نے بلقیس سے کہا۔ کہ وہ اپنی قوم کے کسی آدمی سے نکاح کرلے۔ لیکن اُس نے اس سے انکار کیا۔ اور اوسے اپنی کسر شان بتایا سلیمان نے کہا کہ اسلام مین یہ ضروری بات ہے۔ بلقیس نے کہا کہ اگر یہ ضرور ہے تو مجھے ذوتبع ہمدان کے بادشاہ سے بیاہ دیجئے۔ سلیمان نے اوسے اوس سے بیاہ دیا۔ اور پہر یمن کو بہیجدیا۔ پہر وہان ذوتبع اوس کا شوہر ملک کا مالک ہوگیا۔ اور سلیمان نے یمن کے جنون کو اوس کی اطاعت کا حکم دیدیا۔ اور ذوتبع نے اونہین کام مین لگایا اور اون سے کتنے ہی قلعہ بنوائے۔ اون قلعون مین سلخین مراد خ فلیون ہنیدہ وغیرہ اب تک موجود ہین۔ پہر جب سلیمان کا انتقال ہوگیا۔ تو جنون نے ذوتبع کی اطاعت چہوڑدی۔ اور ذوتبع اور بلقیس دونو کی حکومت حضرت سلیمان کی حکومت کے ساتھ ہی جاتی رہی۔ بعض کہتے ہین۔ کہ اس کے بعد بہی وہ بادشاہ رہی۔ اور یہ بہی کہتے ہین۔ کہ بلقیس حضرت سلیمان سے پہلے ہی شام مین مرگئی تہی۔ اور اونہون نے اوسے تدمر مین دفن کیا تھا۔ اور اوس کی قبر چہپادی تھی۔

سلیمان کا اپنی بی بی جرادہ کے باپ پر چڑہائی کرنا اور جرادہ سے نکاح اور اون کے گھر مین بت پرستی اور اون کے خاتم کا کہوجانا اور پہر اون کی حکومت واپس ہونا

۸۸۔ سلیمان کا جرادہ کو پکڑکر لانا اور اوس سے

کہتے ہین کہ سلیمان نے کہین سنا تھا۔ کہ سمندر

نکاح کرنا اور اوس کا اپنے باپ کی مورت بنوا کر اون کے گھر مین اوس کی پرستش کرنا ۔

کے جزائر مین سے کسی جزیرہ مین ایک بڑا زبردست اور عظیم الشان بادشاہ ہے ۔ اور وہان آدمی کسی طرح پہونچ نہین سکتے ہین ۔ اس واسطے سلیمان اس جزیرہ کی طرف چلے ۔ اور ہوا اونہین اوٹھا کر لے چلی ۔ اور اون کے لشکر کو وہان پہونچا دیا ۔ وہان پہونچکر اونہون نے اوس بادشاہ کو قتل کیا اور جو کچھ مال و اسباب تھا اوسے لوٹ لائے ۔ اور بادشاہ کی بیٹی بھی پکڑ لائے ۔ وہ ایسی خوبصورت تھی کہ کسی نے ایسی حسین و جمیل عورت کبھی دیکھی ہی نہ تھی ۔ اونہون نے اوسے اپنے لیے پسند کیا ۔ اور اوسے مسلمان کر لیا لیکن وہ کچھ بے رغبتی سے مسلمان ہوگئی ۔ اگرچہ سلیمان اوس سے بڑی محبت کرتے تھے مگر اوس کا حزن و ملال نہین جاتا تھا ۔ اور ہمیشہ روتی رہا کرتی تھی ۔ اونہون نے اوس سے کہا کہ یہ رنج و غم کس لئے ہے اور کیون تو اتنا روتی ہے کہ کبھی تھمتی ہی نہین ۔ وہ بولی کہ مجھے اپنا باپ اور اوس کی سلطنت یاد آتی ہے اور جو اوس پر مصیبت گزری وہ میرے دل سے فراموش نہین ہوتی ۔ اوس سے مجھے ہمیشہ رنج رہتا ہے ۔ سلیمان نے کہا ۔ کہ خدا تعالیٰ نے تجھے اوس سے بہتر ملک دیدیا ہے ۔ اور تجھے اسلام کی ہدایت کی ہے ۔ یہ کتنی بڑی چیز ہے ۔ اوس نے کہا بے شک یہ تو ٹھیک ہے ۔ مگر مین کیا کرون مجھے جب اپنا باپ یاد آتا ہے تو مجھے ایسا رنج ہوتا ہے کہ جیسا آپ دیکھتے ہین ۔ اگر آپ دیوون کو حکم دین تو وہ میرے مکان مین میرے باپ کی تصویر بنا دین ۔ مین اوسے صبح شام دیکھا کرونگی کیا عجب ہے کہ اوس سے میرا رنج جاتا رہے ۔ حضرت سلیمان نے دیوؤن کو حکم دیدیا ۔ اور اونہون نے اوس کے لیے ایک مورت بنا دی جو بعینہ اوس کے باپ کی سی تھی ۔ پھر اوس نے اپنے باپ کے سے اوسے کپڑے پہنائے ۔ اور یہ قاعدہ

کرلیا - کہ جب سلیمان کہین باہر چلے جاتے تو وہ صبح کے وقت اپنے لونڈیون کو لیکر وہان جاتی - اور خود اوس مورت کو سجدہ کرتی اور لونڈیان بہی اوس کے ساتھ اوسے سجدہ کیا کرتین اور ایسے ہی شام کو بہی وہان جاتی اور یہی عمل کیا کرتی تہی - لیکن یہ بات سلیمان کو نہین معلوم تہی - اسی طرح چالیس دن گزر گئے -

۸۹ - آصف کا سلیمان کو بت پرستی کی خبر کرنا اور سلیمان کا اللہ تعالیٰ کی جناب مین توبہ کرنا -

اور آصف بن برخیا کو اس کا حال معلوم ہوگیا وہ صدیق اور بزرگ آدمی تہا - اور سلیمان کے مکان سے کسی وقت رات دن مین خواہ وہ مکان پر ہون یا نہ ہون کہین نجاتا تہا - جب سلیمان آئے تو اوس نے اون کے پاس آکر کہا - کہ نبی اللہ مین اب بوڑہا ہوگیا ہون - اور میرا جسم لاغر ہوگیا اور بصارت جاتی رہنے کا وقت آگیا ہے - مین چاہتا ہون - کہ آپ کہین مجلس کیجئے وہان مین انبیاء اللہ کا جو کچھ حال جانتا ہون وہ بیان کرون اور یہ لوگ جو باتین نہین جانتے ہین اونہین وہ بتا دون سلیمان نے کہا - اچھا پہر اونہون نے ایک محفل منعقد کی - اور آصف وہان خطبہ کے لیے کھڑا ہوا - اور انبیاے گزشتہ کا حال بیان کیا اور اون کی تعریف کرتے کرتے سلیمان تک پہونچا - اور اون کا حال یہ بیان کیا - کہ وہ اپنے لڑکپن مین کیسے عاقل و حلیم تہے - اور چہٹپن مین برائیون سے کیسا بچتے تہے - یہ کہکر خاموش ہوگیا - اور اون کی جوانی کے زمانہ کا کچھ ذکر نہین کیا اس سے سلیمان کو بڑا غصہ آیا - اور اوسے بلاکر کہا - کہ آصف جب تو نے میرا ذکر کیا تو تو نے میرے لڑکپن کی تعریف کی - مگر میرے اور حال سے تو نے بالکل سکوت اختیار کیا - مین نے اس عمر مین کونسی ایسی خطا کی ہے جس سے میرا یہ زمانہ قابل ذکر نہ رہا - آصف نے کہا - اس سے بڑہکر کونسی بری بات ہوگی - کہ ایک عورت

کے عشق کے باعث آپ کے مکان مین چالیس روز سے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی ہے۔ حضرت سلیمان نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جو تو نے کہا تھا اوس سے مین پہلے ہی جان گیا تھا کہ کوئی تو نے بڑی بات سنی ہے۔ پھر سلیمان مکان مین گئے۔ اور بت کو توڑ ڈالا۔ اور اوس عورت کو اور اوس کی لونڈیون کو خوب سزا دی۔ پھر پاکیزہ کپڑے منگائے۔ پاکیزہ کپڑے وہ ہوتے تھے۔ جس کا سوت باکرہ لڑکیان جو ابھی تک بلوغ کو نہ پہونچی ہون کاتتی تھین۔ اور اونہین کوئی بالغ عورت نہ چھوتی تھی۔ جب یہ کپڑے آگئے تو اوس عورت کو پہنائے اور جنگل کو نکل گئے۔ اور راکھہ کا فرش کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جناب مین توبہ کی۔ اور اپنے کپڑے پہنے ہی تذلل کے لیے راکھہ مین لوٹے اور بہت رو کر استغفار کیا۔ اور دن بھر روتے رہے پھر اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۹۰ صخر الجنی کا سلیمان کی مہر لیکر بادشاہ ہو جانا اور سلیمان کا مچھلیان ڈھونا اور اپنا پیٹ پالنا۔

اور حضرت سلیمان کی ایک اُم ولد (داشتہ کنیز) تھی اور اوس پر اون کو بڑا اعتبار تھا۔ اور اپنی مہر بجز اوس کے اور کسی کو نہ دیتے تھے۔ اور مہر کو اپنے ہاتھ سے کسی وقت نکالتے بھی نہ تھے صرف اوسی وقت نکالتے جبوقت بیت الخلا کو جاتے یا اپنی کسی بی بی سے ہم بستر ہوتے تو یہ خاتم اوس لونڈی کو دیدیا کرتے اور جبھی طہارت کر لیتے تو فوراً لے لیا کرتے تھے اور اون کی جتنی حکومت تھی وہ سب اسی خاتم مین ہی تھی۔

ایک مرتبہ وہ بیت الخلا کو گئے۔ اور خاتم اوسی لونڈی کو دیگئے۔ ایک دیو نے جسکا نام صخر الجنی تھا سلیمان کی سی صورت بنائی اور اوس لونڈی کے پاس آیا۔ اور انگوٹھی اوس سے لیکر سلیمان کی کرسی پر اونہین کی سی صورت بنا کر جا بیٹھا۔ اور انسان اور جن

اور پرندے اوس کے سب تابع ہو گئے اُدھر جب سلیمان بیت الخلا سے نکلے تو اون کا حال اور ہیئت سب بدل گئی۔ اور جب اونہون نے لونڈی سے خاتم مانگی تو اوس نے کہا تو کون ہے۔ کہا مین سلیمان ہون۔ بولی تو جھوٹا ہے سلیمان تو کہان سے آیا۔ سلیمان تو پہلے ہی آئے تھے اور وہ اپنی خاتم مجھ سے پہلے ہی لے گیے اور اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہین۔ یہ دیکھتے ہی سلیمان کو اپنی خطا کا حال معلوم ہو گیا۔ اور وہان سے نکلے اور بنی اسرائیل سے کہنے لگے کہ مین سلیمان ہون مگر کون سنتا ہے بنی اسرائیل نے ان پر دھول اُڑائی اور لے لیا۔ اس سے یہ دریا کی طرف چلے گئے۔ اور مزدوری کرنے لگے۔ شکاریون کی مچھلیان ڈھوتے اور وہ دو دو مچھلیان انہین روزانہ دیدیا کرتے تھے۔ ایک مچھلی کے عوض تو یہ روٹی لے لیتے اور ایک مچھلی کو پکا کر کھا جاتے تھے۔ چالیس روز برابر ان کا یہی حال رہا۔

۹۱۔ صخر کی نسبت بنی اسرائیل کا شبہ اور اوس کا بھاگنا اور خاتم دریا مین ڈالنا اور سلیمان کا مچھلی کے پیٹ سے نکالکر اوسے پہننا اور پادشاہ ہونا

پھر آصف اور دیگر سرداران بنی اسرائیل کو شبہ گزرا کہ یہ جو حکم ہین سلیمان کے سے نہین ہین اسواسطے آصف نے بنی اسرائیل سے پوچھا۔ کہ کیا تم کو ان احکام مین شک گزرتا ہے۔ یہ تو مجھے سلیمان کے سے حکم نہین معلوم ہوتے۔ اونہون نے کہا کہ ہم کو بھی شبہ معلوم ہوتا ہے آصف نے کہا۔ اچھا تو مین اون بیبیون کے پاس جاتا ہون اور اون سے دریافت کرتا ہون۔ کہ اون کو بھی وہ شبہ گزرا ہے یا نہین جو ہم کو گزرا ہے۔ اور جب جا کر اون سے دریافت کیا۔ تو اونہون نے کچھ آصف سے بھی زیادہ شبہ بیان کیا۔ تو آصف نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ تو وہ ہی کملہ کملا بلا ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے پاس آیا۔ اور اون سے

یہ حال بیان کیا۔

جب اوس دیو نے دیکھا۔ کہ یہ لوگ میرے حال سے واقف ہو گئے۔ تو دربار سے اوڑا اور دریا کی طرف چلا گیا۔ اور خاتم وہان دریا مین ڈالدی۔ وہان اوسے ایک مچھلی نگل گئی۔ اور ایک ماہی گیر نے اوسے پکڑا۔ اور اپنی مچھلیان سلیمان کے اوپر اوس روز لدوا کر لے گیا۔ اور مزدوری مین اونہین دو مچھلیان دین۔ جن مین سے ایک وہ ہی مچھلی تہی جس نے اون کی انگوٹھی نگل لی تھی۔ سلیمان نے اوسے لیکر چیرا۔ کہ اوسے بنا کر کہانے کے لیے پکائین۔ دیکھین تو اوس کے پیٹ مین اون کی خاتم موجود ہے اوسے اونہون نے اپنی انگلی مین پہن لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین سجدہ کے لیے جہک گئے۔ اور انس وجن پرندہ اون کے تابع ہو گئے۔ اور مخلوق اون کے پاس آکر حاضر ہوئی۔ اور وہ پھر بدستور سابق بادشاہ ہو گیے۔ اور اونہون نے اپنے گناہ سے توبہ کی۔

پہر سلیمان نے دیوون کو صخر کے پکڑنے کے واسطے بہیجا۔ جس نے اون کی خاتم لے لی تھی اور وہ جب پکڑ کر لائے۔ تو سلیمان نے ایک چٹان مین سوراخ کرایا۔ اور اوسے اوس مین اندر کر کے لوہے اور تانبے سے سوراخ کو بند کر دیا۔ اور دریا مین ڈلوا دیا۔ یہ شخص چالیس روز پادشاہ رہا تھا۔ یعنی اسی قدر اوس نے پادشاہی کی تہی جس قدر سلیمان کے گھر مین بت پرستی ہوئی تہی۔

ایک اور روایت مین حضرت سلیمان کی حکومت کے جاتے رہنے کا یہ سبب لکہا ہے کہ اون کی ایک بی بی تھی جسے وہ اپنی سب بیبیون مین نیک سمجھتے تہے اوس کا نام جرادہ تھا سلیمان کو اپنی مہر کا حفظ اسی بی بی پر اعتبار تھا۔ اور اوس کے

سوا کسی کا اعتبار نہ کرتے تھے ایک مرتبہ یہ بی بی بولی - کہ میرے بھائی سے اور فلان شخص سے ایک مقدمہ ہے - مین چاہتی ہون کہ اوس کا فیصلہ اوس کے حق مین کردیجئے - سلیمان نے کہا - اچھا - مگر اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا - اس سے اون پر یہ بلا نازل ہوئی - اور اونہون نے خاتم اپنی بی بی کو دی - اور بیت الخلا کو گئے ایک شیطان اون کی صورت بنکر آیا - اور اوسے لے گیا - جب سلیمان اوس کے بعد آئے اور انگوٹھی مانگی - تو اوس نے کہا - کیا آپ نے انگوٹھی نہین لی - کہا نہین اور اپنے مکان سے باہر نکلے - اور آوارہ و سرگردان پھرنے لگے - اور شیطان چالیس روز تک مخلوق پر حکومت کرتا رہا پر لوگ اوسے پہچان گیے - اور اوسے آکر گھیرا - اور توریت کھول کر پڑھی اس سے وہ شیطان اون کے پاس سے بھاگ گیا - اور انگوٹھی دریا مین جاکر ڈالدی - جسے ایک مچھلی نے کھالیا - پھر سلیمان صیاد کے پاس گئے - اور بھوک مین اوس سے کھانے کو مانگا - اور کہا مین سلیمان ہون - مگر اوس نے اونہین جھوٹا سمجھکر مارا کہ اون کے خون نکلنے لگا - اور اونہون نے اپنے بدن سے خون دھویا - تو دوسرے شکاریون نے اوس صیاد کو برا بھلا کہا - اور سلیمان کو دو مچھلیان دین جن مین سے ایک وہ ہی تھی جس نے انگوٹھی نگل لی تھی - سلیمان نے اوس کا پیٹ چاک کر کے انگوٹھی لے لی - اور اللہ تعالی نے اوس کی برکت سے اون کو بادشاہ کردیا - پھر اون لوگون نے اون سے عذر معذرت کی اونہون نے کہا تمہارے عذر کی نہ تو مین کچھ تعریف کرسکتا ہون اور نہ جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا اوس پر تم کو ملامت کرتا ہون پھر اللہ تعالی نے جن دیو اور ہوا اون کے تابع کردی - اور اس سے پہلے یہ چیزین اون کے تابع نہ تھین - جو قرآن کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے - کیونکہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ۔

(اور سلیمان نے دعا مانگی اے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما۔ اور مجھے ایسی سلطنت عنایت کر کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو۔ بے شک تو بڑا فیاض ہے۔ تو ہم نے ہوا کو اون کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہونچنا چاہتے اون کے حکم کے مطابق اوسی طرف کو نرمی سے چلتی۔ اور اسیطرح جتنے دیو معمار اور غوطہ خور تھے اور اون کے سوا دوسرے دیوؤن کو بھی اون کا تابع کر دیا۔ جو زنجیرون مین بندھے رہتے تھے۔) اور بعض لوگ اون کے زوال مملکت کا سبب کچھ اور اور طرح بھی بیان کرتے ہین واللہ اعلم۔

حضرت سلیمان کی وفات

۹۲۔ دیوؤن کا سلیمان کے لئے مکان بنانا اور ایک درخت کا اون کی موت کی خبر دینا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو پہر حکومت دیدی تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت مین مصروف رہے۔ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ (اور اون کو جو کچھ بنوانا ہوتا جنات اون کے لیے بناتے اور بڑی بڑی اونچی شاندار عمارتین اور ڈہلی ہوئی مورتین اور ایسی ایسی بڑی بڑی لگنین جیسے حوض ہون اور بڑی بڑی دیگین جو ایک ہی جگہ جمی رہین اون کے لیے تیار کرتے تھے۔) اور سلیمان جسے چاہتے اون مین سے سزا دیتے اور جسے چاہتے پکڑ بلاتے۔

آخر کار سلیمان کی موت کا زمانہ آگیا۔ اون کی عادت تھی کہ جب تمام دن نماز پڑھتے تو ایک

درخت اون کے سامنے اوگا کرتا تھا۔ اوس سے وہ پوچھا کرتے تھے کہ تجھے کیا کہتے ہین تو وہ اپنا نام بتا دیتا تھا۔ پھر پوچھتے کہ تجھے کیا کرتے ہین تو وہ اپنا فائدہ بتا دیتا۔ اگر کاشتکاری کے کام کا ہوتا تو اوسے بو دیا جاتا۔ اور اگر دوا کے کام کا ہوتا تو اوسے لکھ لیا جاتا کہ کس کام مین آتا ہے۔

اسی مین ایک روز اونہون نے نماز پڑھی۔ اور ایک درخت کو اپنے روبرو پایا۔ تو اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے۔ کہا میرا نام خرنوبہ ہے (جس کی پھلیان سور کھایا کرتے تھے) پوچھا کہ تو کس کام کے لیے ہے۔ کہا اس گھر کی یعنی بیت المقدس کی خرابی کے لیے ہون۔ سلیمان نے کہا کہ جبتک مین زندہ ہون اس مکان کو تو اللہ تعالیٰ خراب نہین کرے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میری ہلاکت اور اس مکان کی خرابی اور بربادی کے لیے ہے۔

۹۳۔ سلیمان کی وفات اور جنون کا غیب دان نہ ہونے کا ثبوت۔

پھر اونہون نے دعا مانگی کہ میری موت جنون کو نہ معلوم ہو تاکہ آدمی یہ بات جان جائین کہ جن غیب کی بات نہین جانتے ہین۔ اور سلیمان بیت المقدس مین کبھی کبھی ایک ایک دو دو برس اور کبھی کبھی ایک ایک دو دو مہینے اور کبھی کبھی اس سے کم و بیش عبادت کے واسطے جا کر تنہا رہا کرتے تھے۔ اور وہین اون کے واسطے کھانا پینا جایا کرتا تھا۔ اسیطرح وہ اوس مرتبہ بھی جس مین اون کا انتقال ہوا ہے وہان گیے کرنا خدا کا کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے عصا پر تکیہ لگائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اون کی موت آگئی۔ اور وہ مر گیے۔ اور دیوؤن اور جنون کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ اور اسی وجہ سے اون کے خوف کے باعث وہ اپنے کام مین مشغول رہے۔ اور دیمک

نے اون کے دنڈے کو کھالیا۔ جس سے وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان گر گئے۔ جب دیودن کو معلوم ہوا کہ اون کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور آدمیون نے یہ بات جان لی۔ کہ جن غیب کی بات نہین جانتے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ (کیونکہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس مصیبت کی ذلت مین نہ رہتے۔) اور ان اعمال شاقہ کی سختی کو نہ بھگتتے۔

۹۴۔ دیودن کا دیمک کیلئے مٹی پانی لادیا کرنا۔ جب سلیمان زمین پر گر پڑے تو بنی اسرائیل نے یہ معلوم کرنا چاہا۔ کہ وہ کب مرے ہین۔ اسواسطے دیمک کو ایک رات دن عصا پر لگا کر کھا اور اوس نے اس عرصہ مین جس قدر کھایا۔ اوس کے بموجب حساب لگا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایک سال مین کھایا ہوگا۔

پھر شیاطین نے دیمک سے کہا۔ کہ اگر تو کچھ کھانا کھاتی تو ہم تیرے لیے اچھے سے اچھے کھانے لادیتے اور اگر تو شراب پیتی تو ہم تیرے واسطے اچھی سی اچھی شراب موجود کر دیتے لیکن تیرے لیے ہم پانی اور مٹی جو تیری خوراک ہے لایا کرین گے۔ چنانچہ وہ جہان کہین ہوتی ہے اپنے وعدہ کے بموجب اوسے پانی اور مٹی لادیا کرتے ہین۔ دیکھو دیمک لکڑی کے بیچ مین جہان ہوتی ہے وہان مٹی موجود ہوتی ہے۔ یہ وہ ہی مٹی ہوتی ہے جو وہ اوسے پہونچایا کرتے ہین۔

۹۵۔ دیودن پر سلیمان کے زمانہ مین سختی اور سلیمان کی عمر وغیرہ۔ کہتے ہین کہ دیودن اور جنون پر جو سختی اور محنت کی مصیبت پڑ رہی تھی اوس کی اپنے قوم کے تجربہ کارون کے روبرو یا بعض کے قول کے بموجب ابلیس کے روبرو اونہون نے شکایت کی ابلیس نے اون سے کہا شکایت مت کرو تم تو بوجھ لیجایا کرتے ہو اور جب لوٹتے ہو تو خالی لوٹا کرتے ہو

کہاہان - کہا پھر اس مین تم کو آرام مل جاتا ہے - لیکن جب یہ گفتگو اونہون نے آپس مین کی - تو ہوا نے یہ خبر سلیمان تک پہونچادی - اونہون نے اون دیوؤن کے نگرانون کو حکم دیا - کہ دیو جب اپنے بوجھ اور آلات تعمیر عمارت کے اور کام کی جگہہ پر لایا کرین تو کام کی جگہون سے لوٹتے وقت دوسری چیزین اون پر لاد دیا کرین - تاکہ اون پر اس طرح سختی بہی زیادہ ہو - اور کام بہی جلدی ہوا کرے - جب یہ حکم جاری ہوا تو اونہون نے اوسی تجربہ کار سے پہر شکایت کی - کہ اب ہماری یہ نوبت پہونچی ہے - اوس نے کہا تو اب اس مصیبت سے خلاصی کا انتظار کرو - کیونکہ جب کسی چیز کو کمال ہوتا ہے تو پہر زوال ہوا کرتا ہے - چنانچہ اس بات کو بہت مدت نہین گذری کہ سلیمان کا انتقال ہوگیا - اون کی عمر کل ۵۳ برس کی ہوئی - اور چالیس برس بادشاہی کی -

کیقباد کے بعد فارس کے بادشاہ

۹۶ - کیکاؤس کا بادشاہ ہونا اور اپنے بیٹے سیاوش کو افراسیاب سے لڑنیکے لیے بہیجنا

جب کیقباد مرگیا - تو اوس کے بعد کیکاؤس بن کینیہ بن کیقباد بادشاہ ہوا - اور بادشاہ ہوکر اوس نے ملک کی حفاظت کی - اور جو پاس پڑوس کے ملکونمین بڑے بڑے لوگ تہے اونہین قتل کرڈالا - کیکاؤس نواحی بلخ مین رہا کرتا تہا - اور اوس کے ایک بیٹا تہا جس کا نام سیاوش تہا - اوسے اوس نے رستم داستان بن نریمان بن جوذنک بن کرشاسپ کے پاس پرورش کے لیے بہیجدیا تہا - رستم سیستان اور اوس کے نواحی کا اسپہبد یا سپہ سالار تہا - اوس نے اوس کی اچہی طرح تربیت کی - اور اوسے علوم سکہائے گہوڑے پر چڑہنا بتایا - اور آداب ملوکانہ کی تعلیم دی - اور جب وہ ان سب باتون مین

کامل ہوگیا۔ تو اوسے باپ کے پاس لے گیا۔ باپ اوسے دیکھکر اوس کی صورت اور سیرت دونو سے خوش ہوا اور کیکاؤس نے افراسیاب ترکون کے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ اوس کی بی بی یمن کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ غرض کچھ ہی ہو۔ وہ عورت سیاوش پر پیاری ہوگئی۔ اور اوسے اپنی ملاقات کے لیے کہا۔ مگر سیاوش نے اوس سے انکار کیا۔ اس واسطے اوس عورت نے سیاوش کی کیکاؤس سے چغلی کہائی۔ اور باپ کو بیٹے سے ناراض کرادیا۔ جس سے سیاوش نے رستم سے کہا۔ کہ فلان معاملہ جو میرے اور میرے باپ کے درمیان تھا اوس کو باپ نہین مانتا اس لیئے آپ بادشاہ سے کہیئے۔ کہ وہ مجھے افراسیاب سے لڑنے کے لیے بہیجدے اس سے اوس کی یہ غرض تھی۔ کہ باپ سے کہین دور چلا جائے۔ اور کیکاؤس کی بی بی کے قبضہ مین نہ رہے رستم نے کیکاؤس سے کہا۔ اور اوس نے سیاوش کو ایک بڑا بھاری لشکر دیکر افراسیاب کی طرف جانے کا حکم دیدیا۔

۹۷۔ سیاوش کا افراسیاب سے لڑنے کو جانا مگر کیکاؤس کے خلاف اوس سے جا ملنا اور اوسکی بیٹی سے بیاہ کرنا۔

پھر سیاؤش افراسیاب سے لڑنے کے لیے ترکون کے ملک کو گیا۔ لیکن جب وہ وہان پہونچا تو سیاؤش اور افراسیاب مین صلح ہوگئی اور سیاوش نے اپنے باپ کو وہ سب حال تحریر کیا کہ میرے اور افراسیاب کے درمیان صلح ہوگئی ہے۔ کیکاؤس نے سیاوش کی تحریر کے جواب مین اوسے افراسیاب سے لڑائی کا حکم دیا۔ اور صلح سے منع کیا۔ چونکہ سیاوش کو معلوم تھا۔ کہ یہ کیکاؤس کا حکم اوسکی بی بی کے سبب سے ہے وہ چاہتی ہے کہ مجھے ندامت ہو اس لیے سیاؤش نے اپنے عہد کو توڑنا ناروا سمجھا اور اپنی کسر شان سمجھکر باپ کے حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ افراسیاب سے

مراسلت کرکے اپنے واسطے قول وقرار لیئے۔ اور اوس سے کہا کہ مین تیرے پاس آنا چاہتا ہون۔ افراسیاب نے اوسے فوراً قبول کرلیا۔ اس عہد وپیمان کے کرانے مین افراسیاب کا ایک شخص پیران ویسہ واسطہ تھا۔ پھر سیاوش ترکون کے ملک کو چلا گیا۔ افراسیاب نے اوس کی بڑی عزت کی۔ اور اوسے نہایت خاطرداری سے رکھا۔ اور اوس کی تنخواہ مقرر کردی۔ اور اپنی بیٹی بیاہ دی۔ جس کا نام وسفافرید (یا فرنگیس) تھا اوسی کے پیٹ سے کیخسرو پیدا ہوا تھا۔

۹۸۔ افراسیاب کا سیاوش کو قتل کرنا اور کیخسرو کا پیدا ہونا اور کیکاؤس کا رستم اور طوس کو انتقام کیلئے بھیجنا

پھر جب افراسیاب نے سیاوش کی لیاقت اور امورات سلطنت سے واقفیت دیکھی اور اوسے بڑا بہادر پایا۔ تو اوسے اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین وہ اوسی کی سلطنت نہ دبا بیٹھے اور افراسیاب کے بیٹون اور اوس کے بھائی نے اوس سے سیاوش کی چغلیان کھائین جس سے سیاوش اور افراسیاب مین رنج بڑھ گیا۔ اور افراسیاب نے آخرکار اوسے قتل کرادیا۔ اور ترکون نے اوسے قتل کرکے ناک کان کاٹ ڈالے اس وقت اوس کی زوجہ افراسیاب کی بیٹی حاملہ تھی۔ اور اوس کا بیٹا کیخسرو ماں کے پیٹ مین تھا۔ افراسیاب کے درباریون نے تدبیرین کین کہ کسی طرح اوسکا حمل ساقط کردین۔ مگر حمل ساقط نہوا اور پیران ویسہ کو جس کی وساطت سے افراسیاب نے سیاوش کے ساتھ عہد وپیمان کئے تھے سیاوش کا قتل بہت ناگوار گزرا۔ اور اوسے انجام کار سے سخت اندیشہ ہوا۔ کہ اوس کا باپ کیکاؤس اور رستم آکر اوس کا عوض لینگے۔ اور اوس کا انتقام کبھی نچھوڑینگے۔

پھر اوس نے سیاوش کی بی بی کو اپنے پاس یہ کہکر لے لیا کہ جب بچہ پیدا ہوگا تو اوسے مار ڈالون گا۔ لیکن جب بچہ پیدا ہوا۔ تو پیران ویسہ کو رحم آگیا۔ اور اوسے قتل نہین کیا۔

بلکہ اوسے کہین چھپا رکھا۔ پھر جب لڑکا جوان ہوا۔ تو کیکاؤس نے ترکون کے ملک کو آدمی بھیجے کہ اوس کی خبر لائین۔ اور جس طرح ہو سکے اوس کو ایران کو لے آئین۔

اور جب سیاوش کے قتل کی خبر فارس مین پہونچی۔ تو گیو بن گودرز نے رنج کے سبب سے سیاہ لباس پہنا۔ اور یہی شخص ہے جس نے رنج مین سیاہ لباس سب سے اوّل پہنا ہے پھر وہ کیکاؤس کے پاس گیا۔ کیکاؤس نے پوچھا یہ کیا ہے کہا کہ آج دنیا مین اندہیرا ہو گیا ہے پھر کیکاؤس کو جب معلوم ہوا کہ سیاوش مارا گیا۔ تو اوس نے رستم داستان ادرطوس کے ہمراہ جو اصفہان کا اسپہبد تھا افراسیاب سے لڑنے کے واسطے لشکر روانہ کیا۔ اور وہ دونو ترکون کے ملک مین گئے۔ اور وہان خوب قتل وغارت کیا۔ اور ترکون کو غلام بنایا۔ اور افراسیاب سے بڑی بڑی سخت لڑائیان ہوئین۔ اور افراسیاب کے دونو بیٹے اور اوس کا بھائی جنہون نے سیاوش کو مروایا تھا سب مارے گئے۔

۹۹۔ کیکاؤس کے لیے جنون دیوؤن کا مسخر ہونا اور آسمان پر چڑھنا اور اوسکی حکومت مین ضعف کا آنا اور زمین پر جانا اور وہان قید ہونا اور رستم کا اوسے چھڑانا

اہل فارس کا خیال ہے۔ کہ دیو کیکاؤس کے تابع اور مسخر تھے۔ اور اونہون نے اوس کے واسطے ایک شہر بنایا تھا۔ جس کا طول اون کے خیال کے نزدیک تین سو فرسخ تھا۔ اور اوس کے گرد ایک دیوار پیتل کی اور ایک چھت کاسہ کی اور ایک چاندی کی بھی بنائی تھی۔ اور اوس شہر کو یہ دیو آسمان اور زمین مین لیے پھرا کرتے تھے۔ اور کیکاؤس اوس مین نہ تو کھاتا تھا اور نہ پیتا تھا اور نہ ہگتا موتتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھیجا۔ کہ وہ اوس شہر کو خراب کر ڈالین۔ اور دیواون کا دفع نہ کر سکے اس واسطے کیکاؤس نے اون کے سردارون کو قتل کر ڈالا۔ اور بعض علما جو متقدمین کا حال جانتے ہین بیان کرتے ہین۔ کہ دیو جو کیکاؤس کے مطیع ہو گئے تھے یہ سلیمان کے

حکم سے اوس کے تابع ہو گئے تھے - اور وہ ہمیشہ مظفر و منصور رہتا تھا - جب کبھی کوئی اوس سے مقابلہ کرتا تو کاؤس اوس پر ہمیشہ غالب ہی رہتا تھا - جس سے اوس کے دل مین یہ خیال آیا - کہ آسمان پر چڑھے - چنانچہ وہ اسی طمع ہوا مین چڑھکر خراسان سے بابل کو آیا اللہ تعالیٰ نے اوسے ایسی قوت دیدی کہ وہ اور اوس کے ساتھی بلند ہو گئے - اور ابر تک اونچے چلے گیے - پھر یہ قوت اللہ تعالیٰ نے اوس سے لے لی - اور وہ سب زمین پر گر کر مر گئے - لیکن کیکاؤس بچ گیا - اور اس روز اوس نے ہنسا اور موتا - لیکن یہ جتنی باتین ہین سب اہل فارس کے اکاذیب مین سے ہین - کچھ اصلیت نہین رکھتین پھر اس واقعہ کے بعد کیکاؤس کی سلطنت مین ضعف آگیا اور چارون طرف سے باغی اٹھ کھڑے ہوئے - اور اوس پر چڑھائیان کرنے لگے - اس مین کبھی تو کیکاؤس کو فتح ہوتی اور کبھی وہ غالب ہو جاتے تھے -

پھر کیکاؤس بلاد یمن پر چڑھکر آیا - اوس زمانہ مین یمن کا بادشاہ ذوالاذعار بن ابرہہ ذی المنار بن الرائش تہا جب کیکاؤس یمن مین آیا - تو ذوالاذعار اوس کے مقابلہ کو نکلا حالانکہ اوسے فالج کی شکایت تھی - اور کیکاؤس سے لڑا - جب کیکاؤس اوس کے ملک مین گھس آیا - تو ذوالاذعار بنفسہ لشکر لیکر کھڑا ہوا اور کیکاؤس پر فتح حاصل کرکے اوسے قید کر لیا - اور لشکر کو تباہ کر ڈالا - اور کیکاؤس کو ایک کنوئے مین قید کر دیا - اور اوس کا منہ بند کر دیا - پھر رستم سیستان سے یمن کو آیا - اور کیکاؤس کو وہان سے نکال لیا - ذوالاذعار نے چاہا کہ اوسے نہ لینے دے - اور لشکر فراہم کرکے اوس سے لڑنے کا ارادہ کیا مگر پھر اپنی تباہی کے اندیشہ سے فریقین نے اس بات پر صلح کر لی کہ رستم کیکاؤس کو لیکر بلاد فارس کو لوٹ جائے - چنانچہ وہ کیکاؤس کو لیکر اپنے ملک کو لوٹ گیا - اور کیکاؤس نے

سیستان اور زابلستان جو غزنی کا علاقہ ہے اوسے دیدیا اور خود مختار کر دیا - پھر کیکاؤس ایک سو پچاس برس پادشاہی کر کے مر گیا۔

کیخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس کی پادشاہی

۱۰۰ - کیخسرو کا پادشاہ ہونا اور سیاوش کے انتقام کے واسطے طوس کو افراسیاب پر بھیجنا اور فرود کا قتل اور ایرانیون کی شکست -

کیکاؤس مر گیا - تو اوس کا پوتا کیخسرو بن سیاوش پادشاہ ہوا - اوس کی مان رسفا فرید افراسیاب پادشاہ ترک کی بیٹی تھی - جب وہ پادشاہ ہوا تو اوس نے تمام سپہ سالارون کو لکھا کہ اپنی اپنی فوجین لیکر حاضر ہون - جب وہ سب حاضر ہوئے - تو تیس ہزار سپاہ طوس کو دی - اور اوسے بلاد ترک پر چڑھائی کرنے کو روانہ کیا - اور حکم دیا - کہ جس قریہ اور شہر پر اوس کا گزر ہو - وہان کے تمام آدمیون کو قتل کر ڈالے - صرف ایک شہر کو چھوڑ دے - جس مین اوس کا بھائی فرود بن سیاوش رہتا تھا - سیاوش نے فرود کی مان سے ترکون کی کسی شہر مین نکاح کر لیا تھا - اور یہ بیٹا کیخسرو کی دوسری مان سے تھا -

غرض طوس روانہ ہوا - اور اوس کا گزر فرود کے شہر پر ہوا - اور فرود سے اور اوس سے لڑائی ہوئی جس مین فرود مارا گیا - جب یہ بات کیخسرو کو معلوم ہوئی - تو اوس کو نہایت ناگوار گزرا - اور اپنے چچا فریبرز کو جو طوس کے لشکر مین تھا لکھا - کہ طوس کو گرفتار کر کے یہان بھیجدے اور خود سپہ سالار کا کام کرے - چنانچہ اوس نے حکم کی تعمیل کی - اور لشکر لیکر افراسیاب کی طرف گیا - اور افراسیاب نے بھی فوجین اوس کے مقابلہ کو بھیجین - چنانچہ فریقین مین خوب لڑائیان ہوئین اور بہت لوگ مارے گیے - اور اہل فارس پہاڑون پر

چڑھ گئے - اور وہان سے کیخسرو کے پاس لوٹ آئے - کیخسرو نے اپنے چچا کو خوب ڈانٹا اور لعنت و ملامت کی -

۱۰۱ کیخسرو کی افراسیاب پر مکرر چڑھائی اور افراسیاب کی شکست اور گرفتار ہو کر قتل ہونا -

پھر کیخسرو نے مکرر توران پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا اور حکم دیا - کہ تمام سپاہ جمع ہو - ایک شخص بھی باقی نہ رہے - جب سب جمع ہو گئے - تو اوس نے کہا - کہ مین توران پر چار طرف سے تم کو بھیجنا چاہتا ہون - اور پہر گودرز کو سب سے بڑا لشکر دیکر روانہ کیا - اور حکم دیا کہ وہ توران مین بلخ کے پاس سے داخل ہوئے - اور اوسے درفش کاویانی بہی دیا جو اون کا سب سے بڑا علم تھا اور جسے صرف امر عظیم کے لیے فقط شاہزادون کے ہی ہمراہ نکالا کرتے تھے - اور دوسرا لشکر چین کی جانب سے بھیجا - اور تیسرا لشکر ملک خزر کی طرف سے اور چوتھا ان دونو لشکرون کے درمیان سے روانہ کیا - یہ تمام لشکر اپنے موقعون سے توران مین داخل ہوئے - اور اوسے خوب خراب کیا - خصوصاً گودرز نے تو بڑی ہی خرابی برپا کی - اور تورانیون کو قتل و اسیر کیا - اور کیخسرو خود بھی اوس کے پیچھے روانہ ہوا - اور اوس کے پاس پہونچ گیا - اور افراسیاب کی سپاہ کثرت سے قتل کی اور نہایت خونریزی ہوئی - اس وقت معلوم ہوا - کہ پانچ لاکھ ساٹھ ہزار آدمی سے زائد قتل ہو چکے اور تیس ہزار قید ہو گئے ہین - اور بے حساب غنیمت ہاتھ لگی ہے اور کیخسرو کے پاس یہ رپورٹ کی گئی کہ افراسیاب کی اس قدر فوج اور اس قدر خان مارے گئے - اس سے اوس نے گودرز کی بڑی عزت کی - اور اصفہان اور جرجان اوس کو دیدیا - اور اوس کے دوسرے سردارون کے پاس سے بھی جو دوسرے طرفون سے توران مین داخل ہوئے تھے عرضیان آئین کہ ہم نے

افراسیاب کے اتنے اتنے آدمی مارے - اور اتنا اتنا ملک خراب اور غارت کیا اور افراسیاب کے لشکر پر لشکر کو شکست دی - کیخسرو نے پھر اونہین تاکید کی - کہ اوس مین اور بھی کوشش کی جائے - اور لکھا کہ فلان مقام تک آگے توران مین بڑھے چلے جائین -

جب افراسیاب کو یہ حال معلوم ہوا - کہ اس قدر اوس کے طرخان اور اس قدر اوس کی فوج ماری گئی - تو اوس کو بڑا رنج ہوا - اور نہایت ہی پریشان ہوا - اور اب اوس کے پاس صرف اوس کا ایک بیٹا شبدہ باقی رہ گیا - اوسے بھی اوس نے لشکر دیکر کیخسرو کی طرف بھیجا - جب وہ آیا تو اوس سے بھی خوب لڑائی ہوئی اور چار روز ہنگامۂ جنگ گرم رہا - پھر ترک بھاگ گیے اور اہل فارس نے اون کا تعاقب کیا - اور کثرت سے قتل اور اسیر کیا - اور افراسیاب کے بیٹے کو پکڑ کر مار ڈالا - جب افراسیاب نے دیکھا کہ بیٹا بھی مارا گیا تو خود فوج لیکر آیا - اور کیخسرو سے مقابل ہوا - اس وقت ایسی لڑائی ہوئی کہ کسی نے کبھی ایسی لڑائی سنی بھی نہ تھی - آخرکار افراسیاب مجبور ہو کر بھاگ گیا - اور ترک بہت مارے گیے - کوئی ایک لاکھ تک مقتولون کی تعداد پہونچ گئی -

اب کیخسرو نے افراسیاب کی گرفتاری مین کوشش کی - اور وہ شہرون شہرون بھاگتا پھرا اور رفتہ رفتہ آذربائیجان مین جا کر چھپا - مگر وہان سے گرفتار ہو کر کیخسرو کے پاس آیا - جب وہ اوس کے سامنے آیا - تو اوس سے اوس نے اپنے باپ کے قتل کی وجہ پوچھی - جس کا جواب اوس سے کچھ نہ بن پڑا - اور نہ کوئی عذر ہی معقول اوس نے کیا - اس واسطے کیخسرو نے اوس کے قتل کا حکم دیا - اور اوسے اوسی طرح ذبح کر دیا گیا جیسے اوس نے سیاوش کو ذبح کیا تھا - پھر کیخسرو مظفر و منصور آذربائیجان

سے لوٹ آیا۔ اور خوب جشن منائے۔

افراسیاب کے بعد توران مین اوس کا بھائی کے سوا سپ بادشاہ ہوا۔ اور جب وہ مرگیا تو اوس کا بیٹا حرزاسپ بادشاہ ہوا۔ جو بڑا ظالم اور جبار تھا۔

۱۰۲ - کیخسرو کا سلطنت ترک کرکے غائب ہوجانا اور لہراسپ کا بادشاہ ہونا۔

جب کیخسرو اپنے باپ کے خون کا انتقام لے چکا اور اوس کی بادشاہی خوب جم گئی تو دنیا سے اوس کا دل سیر ہوگیا۔ اور اوس نے حکومت کو ترک کردیا۔ اور گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اوس کے رفیقون نے بہت کوشش کی۔ کہ اوسے سلطنت کرنے کے واسطے راضی کرین مگر اوس نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخر لاچار ہوکر اونہون نے کہا۔ کہ تو کسی کو اپنے بعد حاکم بنادے۔ اس واسطے اوس نے طہراسپ کو ولی عہد کردیا۔ پھر کیخسرو اپنے رفیقون کو چھوڑ کر چلا گیا اور غائب ہوگیا۔ کسی کو پہر اوس کا حال معلوم ہی نہ ہوا۔ کہ کہان گیا۔ اور کہان مرا اس باب مین مختلف روایتین بیان کی جاتی ہین اوس نے کل ساٹھ برس حکومت کی۔ اور اوس کے بعد لہراسپ بادشاہ ہوا۔

بنی اسرائیل کا حال حضرت سلیمان کے بعد

۱۰۳ - بنی اسرائیل کی سلطنت کے دو ٹکڑے ہونا اور رحبعم وافیا دا سا کی بادشاہی۔

کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل پر اون کا بیٹا رحبعم بن سلیمان بادشاہ ہوا۔ اور سترہ برس حکومت کرتا رہا۔ پہر رحبعم کے بعد ممالک بنی اسرائیل کے دو ٹکڑے ہوگئے یہودا اور بنیامین کی سبطون پر تو افیا بن رحبعم بادشاہ ہوا۔ اور باقی سبط اوس کی حکومت سے خارج ہوگئے۔ اون سب اسباط نے یوربعم بن نابعا کو جو حضرت سلیمان کا غلام تہا

اپنا پادشاہ بنالیا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ جزادہ حضرت سلیمان کی بی بی نے وہ کہتے ہین کہ اون کے گھر مین بت کو قربانی چڑہائی تہی - اس سے اللہ تعالی نے ناراض ہوکر اون سے کہدیا تہا - کہ تیری اولاد سے کچھ ملک چہین لیا جاے گا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - غرض افیابن رحبعم تین سال پادشاہ رہا - پھر اسابن افیا اونہین دو توسبطون کا پادشاہ ہوا - جن کا پادشاہ اوس کا باپ تھا - اور اکتالیس برس حکومت کی - یہ شخص بڑا صالح اور نیک آدمی تھا مگر قدرتی لنگڑا تھا -

اسابن افیا اور زرح ہندی (یا راجہ ہند) کی لڑائی

۱۰۴ - بنی اسرائیل کے کچھ لوگون کا ہند مین آنا اور یہان کے ایک راجہ کو اسا پر چڑہا کر لیجانا -

کہتے ہین کہ اسابن افیا ایک صالح اور نیک شخص تھا لیکن اوس کا باپ بت پرست تھا - اور مخلوق کو بت پرستی کی ترغیب دیا کرتا تھا - جب اوس کا بیٹا اسا پادشاہ ہوا - تو اوس نے منادی کرادی - کہ آج سے کفر اور کفر والے مر گیے - اور ایمان اور ایمان والے پیدا ہو گیے ہین - اب اگر کفر کے واسطے کسی کافر نے سر اٹھایا تو اوسے مین قتل کر دون گا طوفان سے جو دنیا غرق ہوئی اور شہر جو زمین مین دہس گیے اور آسمان سے زمین پر جو آگ اور پتہر برسے یہ سب کچھ اللہ کی عبادت کے چہوڑنے اور گناہ مین مبتلا ہونے سے ہوا ہے - اس لئے ایسی باتون سے بچنا چاہیئے - اور اس مین اوس نے بہت کوشش کی - اور مخلوق کو اللہ کی طاعت پر مجبور کیا -

اس کی ماں بت پرست تہی - اس واسطے جو لوگ بتون کو پوجتے اور گناہون مین پہنسے ہوئے تھے اوس کے پاس آئے - اور اوس سے اوس کے بیٹے کی شکایت کی

چنانچہ اوس کی مان اوس کے پاس آئی - اور اوسے اوس کے کامون سے منع کیا اور اوس کو بہت بُرا بھلا کہا - لیکن اس نے اوس کی بات کو نہ مانا - بلکہ بت پرستی کے لیے اپنی مان کو منع کیا - اور کہا مین تیرے ان افعال سے بری ہون - اس لئے لوگ اب اوس سے بالکل مایوس ہو گیے اور اوس کے خوف سے اوسے چند لوگ چھوڑکر چلدئے - اور ہند کے ایک بادشاہ کے پاس جسے رنج (یعنی راجہ) کہتے تھے گیے یہ بڑا ظالم جبار اور عظیم الشان بادشاہ تھا - اور اوس کے قبضہ مین بہت ملک تھے اور لوگون سے اپنی پوجا کرایا کرتا تھا -

جب یہ لوگ بنی اسرائیل کے اوس کے پاس گیے - اور اپنے بادشاہ کی اوس سے شکایت کی - اور اپنے ملک کی تعریف اور وہان مخلوق کی کثرت اور فوج کی قلت اور بادشاہ کے ضعف کا حال اوسے سنایا - اور اوسے اوس کے فتح کرنے کی ترغیب دلائی - تو اوس نے وہان جاسوس بھیجے - اور خبرین منگائین - جب اوسے بنی اسرائیل کے ملک کے حالات یقینی معلوم ہو گئے - تو اوس نے فوج جمع کی - اور براہ دریا شام کو کوچ کیا -

۱۰۵ - اسا کا جناب باری مین دعا کرنا اور غیب سے مدد کا وعدہ ہونا -

اور بنی اسرائیل نے رنج ہندی سے کہا کہ اسا کا ایک دوست بھی ہے - جو اوس کو مدد دیا کرتا ہے - رنج نے کہا - کہ میرے اس عظیم الشان لشکر کے سامنے اسا کا دوست کہان ٹھیر سکتا ہے - غرض جب یہ خبر اسا کو پہونچی - کہ رنج آیا ہے - تو اوس نے اللہ تعالی سے مناجات کی - اور اپنا ضعف اور عجز اوس کے سامنے بیان کر کے اوس سے مدد چاہی - اللہ تعالی نے اوس کی دعا قبول فرمائی - اور اوس سے خواب مین فرمایا

کہ مین اپنی قدرت کا کرشمہ رزخ ہندی اور اوس کے لشکر مین ایسا دکھاؤن گا - کہ اوسکا لشکر سب دور ہوجائیگا - اور اوس کے اموال تمہارے ہاتھ لگ جائین گے - اور تیرے دشمن جان جائینگے - کہ تیرا دوست ایسا ہے کہ اوس کے سبب سے تجھ پر کوئی غالب نہین ہوسکتا اور نہ تیرا لشکر بھاگ سکتا ہے - پھر رزخ ہندی کوچ کرتا ہوا شام پر پہونچ گیا اور ساحل پر آکر لنگر ڈالا - اور بیت المقدس کو روانہ ہوا -

جب بیت المقدس دو منزل رہا - تو اوس نے اپنی فوجین پھیلائین - اور بنی اسرائیل کا سارا ملک اون سے بھر گیا - اور بنی اسرائیل کے دلون مین رعب بیٹھہ گیا - اور اسا کو انکے جاسوسون سے معلوم ہوا - کہ اون کی اس قدر فوج ہے کہ اس قدر کبھی سنی بھی نہین جب بنی اسرائیل نے یہ خبر سنی تو خوب چلائے اور روے اور ایک دوسرے سے رخصت ہوئے - اور یہ ارادہ کیا کہ نکلکر رزخ ہندی کی اطاعت کرلین اور اوس کے مطیع ہوجائین -

اس واسطے اون کے پادشاہ اسا نے اون سے کہا - کہ میرے پروردگار نے مجھہ سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اور اوس کا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا - اس واسطے چاہیئے کہ پھر جناب باری مین دعا اور تضرع کرو - چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا - اور سب نے ملکر دعا اور تضرع وزاری کی - اس پر وہ کہتے ہین - کہ اسا پر وحی آئی - اور فرمایا کہ اسا کوئی دوست اپنے دوست کو دشمن کے حوالہ نہین کردیا کرتا ہے - اور مین تجھے دشمن سے بچاؤن گا - جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے اور میری مدد چاہتا ہے اوسے مین کبھی ذلیل اور کمزور نہین ہونے دیتا ہون - تو مجھے عیش و آرام کے وقت یاد کرتا تھا تو مین سختی کے وقت تجھے دشمن کے حوالہ کیسے کردونگا اور بہت جلد مین معذبین کو بھیجون گا - کہ وہ میرے

دشمنون کو قتل کر دین گے - تو خوش ہوجا اور بنی اسرائیل سے یہ بات کہدے - یہ حال سنکر مومن تو خوش ہوئے مگر منافقون نے اس بات کو جھوٹ بتایا -

۱۰۶ - زرخ اور اسا کی لڑائی اور ہندی فوج کی بالکل تباہی -

اب اسا نے بنی اسرائیل کے لشکر کو حکم دیا کہ زرخ کے مقابلہ کو نکلین - چنانچہ اسا خود فوج لیکر نکلا جو بہت ہی تھوڑی تھی - اور یہ لوگ آکر ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے کہ دشمن کے لشکر کو دیکھین - جب زرخ نے ان کو دیکھا - تو کہا - کہ یہ تو بالکل ہی ناچیز اور حقیر ہین کیا مین انہین کے واسطے اپنے ملک سے نکلا ہون - اور اس قدر فوج جمع کی اور مال خرچ کیا ہے اور پہر اون بنی اسرائیلیون کو بلایا جنہون نے اوسے فوج کشی کی ترغیب دلائی تھی - اور پہر اون جاسوسون کو طلب کیا جنہون نے اوسے شام کی خبرین لاکر دی تھین - اور اون سے کہا کہ تم نے بالکل جھوٹی خبرین مجھے لاکر دی تھین - کہ بنی اسرائیل بہت کثرت سے ہین - اور اس واسطے مین نے کثرت سے فوج جمع کی اور روپیہ پیسا خرچ کیا - پہر اون سب کو قتل کرادیا - اور اسا کی طرف پیغام بھیجا کہ تیرا دوست کون ہے جو تجھے مدد دیا کرتا ہے اوسے بلا کہ تجھے اب مجھ سے بچالے اسا نے جواب دیا - کہ بدبخت تو جو کہتا ہے اوسے سمجھا بھی ہے یا نہین - کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اپنی قوت سے اللہ پر غالب آجائے - وہ ہی تو میرا ساتھی ہے اور اس وقت موجود ہے اوس پر کوئی غالب نہین ہوسکتا ہے جس کے ساتھ خدا ہوتا ہے - اور اب تو دیکھ کہ تیرا کیا حال ہوتا ہے - اس سے زرخ کو بڑا غصہ آیا - اور لشکر کی صفین آراستہ کین - اور اسا کی لڑائی کے واسطے آگے نکلا - اور تیر اندازون کو حکم دیا - تو اونہون نے تیر مارنے شروع کیے - اللہ تعالیٰ نے بھی بنی اسرائیل کی

مدد کے لیے فرشتون کو بھیجا - اور اونہون نے تیر لیے اور ہندیون کے تیر مارے - اور اونہون نے جس جس کے تیر مارے سب کو قتل کر ڈالا - اور تمام تیر انداز مارے گئے - اور بنی اسرائیل نے تسبیح اور دعا کرنی شروع کی - اور فرشتہ ہندیون کو دکھائی دینے لگے جب رزخ نے اونہین دیکھا - تو اوس کے دل مین اللہ تعالی کی طرف سے خوف پڑ گیا اور حیران و پریشان ہو گیا - اور اپنے لشکر کو حملہ کا حکم دیا - چنانچہ اونہون نے حملہ کیا - مگر ادہر سے فرشتون نے اونہین قتل کر ڈالا - اور اون مین سے کوئی باقی نہین رہا - صرف رزخ اور اوس کے غلام اور عورتین باقی رہ گئین - جب اوس نے یہ حالت دیکھی تو منہ پھیر کر بھاگا - اور بولا - کہ اسا کے دوست نے مجھے مار ڈالا - جب اسا نے دیکھا - کہ وہ بھاگا جاتا ہے - تو اوس نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ اگر یہ بچکر نکل گیا - تو پھر اس کے لوگ مجھ پر فوج فراہم کر کے لائین گے - اور رزخ اور اوس کے ساتھی سمندر تک پہونچے اور کشتیون مین سوار ہو گیے - جب جہاز روانہ ہوئے تو ایک ایسی ہوا چلی اور طوفان آیا - کہ وہ سب دریا مین غرق ہو کر رہ گیے -

۱۰۷ - عزریا اور یواش اور عوزیا اور یوتام اور احز قیا کی بادشاہی -

اسا کے بعد بنی اسرائیل مین سافاط بادشاہ ہوا اور پچیس برس حکومت کر کے مر گیا - پھر عزلیا بنت عمرم ہمشیرہ اخزیا حاکم ہوئی - اس نے بنی اسرائیل کے بادشاہون کی اولاد کو خوب قتل کیا اور بجز یواش بن اخزیا کے جو اوس کے بیٹے کا بیٹا تھا اور کوئی باقی نہ رہا - اسے اوسکے باپ نے کہین چھپا رکھا تھا - پھر اس ملکہ کو یواش اور اوس کے رفیقون نے مار ڈالا - اس کی حکومت سات برس رہی - پھر اوس کے بعد یواش بادشاہ ہوا - اور چالیس برس حکومت کی - اس کے بعد اوس کے رفیقون نے ہی اوسے مار ڈالا - اس نے

اپنی دادی کو قتل کیا تھا۔ پھر اوس کے بعد عوزیا بن امصیا بن یواش بادشاہ ہوا۔ اسے عوزیا بھی کہتے ہین۔ اس نے باون ۵۲ برس حکومت کر کے انتقال کیا پھر یوتام بن عوزیا بادشاہ ہوا۔ اور سولہ ۱۶ برس حکومت کر کے مرگیا۔ پھر حزقیا بن احاز ہوا۔ اور اپنی وفات تک حکومت کرتا رہا۔ کہتے ہین۔ کہ یہی شخص شعیا نبی کا بادشاہ ہے۔ جسے شعیا نے کہا تھا کہ تیری عمر اب تمام ہو چکی ہے۔ تب اوس نے پروردگار سے دعا مانگی اور اوس نے اوس کی عمر زیادہ کردی۔ اور شعیا کو حکم دیا۔ کہ اوسے اس کی خبر کردے۔ اور بعض کہتے ہین کہ شعیا والا شخص جس کا یہ قصہ ہے صدقیا ہے جس کا آگے ذکر آتا ہے۔

حضرت شعیا اور نبی اسرائیل کا وہ بادشاہ جو اون کے وقت مین تھا اور سخاریب کا بنی اسرائیل پر جانا

۱۰۸۔ بنی اسرائیل کے دو مرتبہ فساد کرنے پر اون کی سزا۔

کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی پر وہ ہی وحی بھیجی تھی جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت مین ہے۔ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا فَاِذَا وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا

(اور ہم نے بنی اسرائیل سے اوسی کتاب (توریت) مین صاف صاف کہدیا تھا کہ تم ملک مین دومرتبہ فساد کروگے - اور دونون دفعہ لوگون پر بڑی زیادتیان بھی کروگے - پھر جب اون مین سے پہلے فساد کا وقت آیا - تو ہم نے تمہارے مقابلے مین اپنے ایسے بندے اُٹھا کر کھڑے کردئے - کہ جو بڑے سخت گیر تھے - اور وہ تمہارے شہرون کے اندر پھیل گیے - اور خدا کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا پھر ہم نے تم کو تمہارے دشمنون پر غلبہ دیکر دوبارہ تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور اولاد سے تمہاری مدد کی - اور تم کو بڑے جتھے والا بنادیا - اگر اوس وقت تم نے اچھے کام کیے - تو اپنے ہی ذاتی فائدہ کیلئے کیے اور اگر بُرے کیے بھی تو اپنے ہی لئے کیے پھر جب دوسرے فساد کا وقت آیا - تو ہم نے اپنے دوسرے بندون کو اُٹھا کر کھڑا کیا - کہ تم کو اس قدر ماریں - کہ تمہارے منہ بگاڑ دین - اور تمہاری شکلین نہ پہچانی پڑین - اور جس طرح پہلے مرتبہ مسجد بیت المقدس مین گھسے تھے اور اوس کو لوٹا کھسوٹا تھا اوسی طرح اس دفعہ بھی اوس مین گھسین اور جس چیز پر قابو پائین توڑ پھوڑ کر اوس کا ستیاناس کردین - اب بھی عجب نہین کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے - اور اگر تم پھر پہلی سی شرارتین کروگے تو ہم بھی پھر وہ ہی کرینگے جو پہلے کیا تھا - یعنی ویسی ہی سزا دینگے - اور ہم نے کافرون کے لیے جہنم کا جیلخانہ تیار کر رکھا ہے)

۱۰۹ - صدقیا پر سنخاریب کی لشکر کشی اور اوس کے لشکر کا غارت ہونا -

پس بنی اسرائیل مین بڑی بڑی بدعتین اور گناہ ہونے لگے - اور اللہ تعالیٰ براہ تعطف اونکی خطاؤن سے چشم پوشی کرتا رہا - اور پہلا عذاب جو اللہ تعالیٰ نے اون پر نازل کیا وہ یہ تھا کہ ایک بادشاہ اون مین ہوا - جس کا نام صدقیا تھا - اور بنی اسرائیل مین دستور تھا کہ جب کوئی شخص اون پر بادشاہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اوس کے پاس ایک نبی کو بھیجتا کہ وہ اوسے ہدایت کرتا رہتا اور جس امر کی اوسے ضرورت ہوتی اوس کی نسبت نبی پر وحی آتی رہتی

اوراون کی شریعت وہ ہی تھی جو توریت مین اونہین دی گئی تھی۔

غرض جب صدقیا بادشاہ ہوا۔ تو اللہ تعالی نے اوس کی طرف شعیا کو نبی کرکے بھیجا۔ اسی نبی نے حضرت عیسیٰ اور محمد علیہ السلام کی بشارت دی ہے۔ جب وہ زمانہ قریب آیا۔ کہ اس بادشاہ کی حکومت جاتی رہے۔ تو بنی اسرائیل مین بڑی بڑی نالایق حرکتین ہونے لگین۔ اس لیے اللہ تعالی نے سخاریب بادشاہ بابل کو ایسے لشکر کے ساتھ اون پر بھیجا۔ کہ جس سے تمام ملک ڈٹ گیا۔ پھر وہ آگے بڑھکر بیت المقدس پہونچا اور اوس کا محاصرہ کیا۔

اس وقت بنی اسرائیل کا بادشاہ بیمار تھا۔ اوس کے پیر مین ایک زخم ہو رہا تھا اوس کے پاس حضرت شعیا نبی آئے۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ تو جو کچھ وصیت کرتا ہے کر اور کسی کو ولی عہد کر دے۔ کیونکہ تو اب مر جائیگا۔ اسواسطے اس بادشاہ نے اللہ تعالی کی جناب مین دعا مانگی اور تضرع وزاری کی۔ اللہ تعالی نے اوس کی دعا قبول کی۔ اور شعیا پر وحی بھیجی کہ اللہ تعالی نے صدقیا بادشاہ کی عمر مین پندرہ برس اور زیادہ کر دئے۔ اور اوسے اوس کے دشمن سخاریب سے نجات دیدی ہے۔ جب شعیا نے اوس کو یہ خبر سنائی تو اوس کا سب رنج وغم دور ہو گیا۔ اور بہت جلد تندرست ہو گیا۔

پھر اللہ تعالی نے سخاریب کے لشکر پر ایک فرشتہ کو بھیجا۔ کہ اوس نے ایسی آواز اون پر ماری جس سے صرف چھ آدمی کے سوا سب مر گئے۔ ان چھ مین ایک تو سخاریب تھا اور پانچ اوس کے وزیر تھے۔ جن مین بعض کہتے ہین کہ ایک بخت نصر بھی تھا۔ پھر صدقیا اور بنی اسرائیل اون کے لشکر گاہ پر گیے۔ اور اون کا جو مال واسباب

تھا سب لوٹ لیا - اور سنخاریب کی تلاش کی مگر وہ نہ ملا - اس لیے اوس کی تلاش مین فوج متعین کی - اور اونہون نے اوس کا پتا لگا کر اوسے اور اوس کے رفیقون کو پکڑ کر حاضر کیا - صدقیا نے سنخاریب سے کہا کہ تو نے ہمارے پروردگار کے کرشمہ کو دیکھا - کہا مجھے تو پہلے ہی تمہارے پروردگار کا اور اوس کی تمہین مدد دینے کا حال معلوم تھا - مگر مین نے اوس کی طرف توجہ نہین کی تہی پہر سنخاریب نے بیت المقدس کے گرداون کے ہمراہ طواف کیا - اور پہر بادشاہ نے اوسے قید کر دیا - لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی پر وحی بہیجی - اور شعیا نے بادشاہ کو حکم دیا - کہ سنخاریب کو اور اوس کے ہمراہیون کو چہوڑا دے - اس واسطے بادشاہ نے اوسے چہوڑ دیا اور وہ بابل کو لوٹ گئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکہائی تھی اور اونکے اور اونکے لشکر کے ساتھ جو کچھ کیا تہا اوس کا حال اپنی قوم سے بیان کیا - پہر سنخاریب اس کے سات برس بعد مر گیا -

۱۱۰ - اس قصہ کی دوسری روایت - بعض اہل کتاب اس روایت کو اس طرح بہی بیان کرتے ہین کہ بابل کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام کفروتھا - وہ بنی اسرائیل پر سنخاریب سے پہلے چڑہ کر آیا تھا - اور بخت نصر اوس کے چچا کا بیٹا اور وزیر تھا - اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر پر ایک آندہی بہیجی - جس سے اوس کا لشکر تباہ ہو گیا - اور صرف وہ بادشاہ اور اوس کا وزیر بچ گیا - پہر اس بابلی بادشاہ کو اوس کے بیٹے نے مار ڈالا - اور بخت نصر نے اوس بادشاہ کے قصاص مین اوس کے بیٹے کو قتل کر دیا - اور سنخاریب کو کہتے ہین کہ وہ اوس بادشاہ سے پیچہے بنی اسرائیل پر آیا تھا - اور یہ نینوی کا بادشاہ تھا اور بنی اسرائیل پر جب اوس نے چڑہائی کی تھی - تو اوس کے ساتھ آذربائیجان کا بادشاہ

تہا۔ چنانچہ سنخاریب نے اونہین خوب تباہ و برباد کیا۔

پہر سنخاریب اور آذربائیجان کے پادشاہ مین اختلاف ہوگیا۔ اور وہ دونو آپس مین لڑے اور دونون لشکر اس لڑائی مین فنا ہوگئے۔ بنی اسرائیل کو یہ موقع خوب مل گیا اونہون نے نکلکر اون کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ کہتے ہین کہ سنخاریب اونتیس برس پادشاہی کرکے مرا ہے۔ اور جس پادشاہ بنی اسرائیل کو سنخاریب نے محصور کیا تھا اوس کا نام حزقیا تھا۔

۱۱۱۔ حزقیا اور منشا اور امون اور یوشیا اور یاہواحاز اور یویاقیم اور یویاحین اور صدقیا کی پادشاہی۔

پہر جب حزقیا مرگیا تو اوس کے بعد پچپن برس تک اوس کے بیٹے منشا نے پادشاہی کی اور مرگیا۔ پہر اوس کے بعد امون پادشاہ ہوا۔ اور اوسے اوس کے درباریون نے مار ڈالا۔ اس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا یوشیا پادشاہ ہوا۔ اور اوسے مصر کے فرعون الاجدع نے گیارہ برس کی حکومت کے بعد قتل کردیا۔ پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا یاہواحاز بن یوشیا پادشاہ ہوا۔ لیکن فرعون الاجدع نے اوسے معزول کرکے اوس کے بعد یویاقیم ابن یاہواحاز کو پادشاہ بنایا۔ اور اوسکو اپنا خراجگزار مقرر کیا۔ اس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ پہر اوسکے بعد اوس کا بیٹا یویاحین پادشاہ ہوا۔ اس پر بخت نصر چڑہ کر آیا۔ اور اوسے تین مہینے کی حکومت کے بعد بابل کو لے گیا۔ اس کے بعد اوس نے یقونیا کو پادشاہ کیا۔ اور اوس کا نام صدقیا رکہا۔ پہر اس نے جب بخت نصر سے مخالفت کی تو وہ اس پر چڑہ کر آیا۔ اور اوسے گرفتار کرکے بابل کو لے گیا۔ اور وہان اوس کے بیٹے کو اوس کے سامنے ذبح کرڈالا۔ اور اوس کی آنکہون مین سلائیان پہیر دین۔ اور بیت المقدس اور ہیکل کو تباہ کرڈالا۔ اور بنی اسرائیل کو

قید کرکے بابل کو لے گیا - اور وہ وہان اپنی واپسی تک رہے جس کا ذکر انشا اللہ تعالیٰ ہم آگے کرین گے - اس صدقیا نے گیارہ برس حکومت کی -

۱۱۲ - شعیا نبی کا ایک درخت مین گھس جانا اور بنی اسرائیل کا اوسے چیر ڈالنا -

کہتے ہین - کہ جب بنی اسرائیل مین بدکاریون کی بہت کثرت ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیا کو حکم دیا کہ جو باتین اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے اون پر بھیجی ہین - اونھین بنی اسرائیل کو سنائین - چنانچہ اونھون نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی - مگر بنی اسرائیل حضرت شعیا پر چڑھ دوڑے کہ اونھین مار ڈالین - اس واسطے شعیا بھاگے - اتفاقاً اون کے سامنے ایک درخت آگیا اور وہ اون کے لیے چر گیا اور شعیا اوسمین گھس گئے - لیکن شیطان نے اون کے کپڑے کا ایک پلو پکڑ لیا اور بنی اسرائیل کو اوسے دکھا دیا - اس لیے اونھون نے آرہ سے اوس درخت کو چیرا - اور اوس درخت کے دو ٹکڑے کر دئے جس سے اون کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے -

ان نبی اسرائیل کے بادشاہون کے نام دوسری طرح بھی بیان کرتے ہین - چونکہ وہ بڑا النبا بیان ہے - اور اوس کی صحت نقل پر بھی اعتبار نہین ہے اس لیے ہم نے اوسے چھوڑ دیا ہے -

لہراسپ اور اوسکے بیٹے بشتاسپ کی بادشاہی اور زردشت کا ظاہر ہونا

۱۱۳ - لہراسپ کی بادشاہی اور بلخ کا شہر بسانا اور اوس کی سلطنت کی عظمت -

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ جب کیخسرو کی وفات کا زمانہ آیا - تو اوس نے اپنے ابن عم لہراسپ

بن کیوخی بن کیکاوس کو ولی عہد کر دیا تھا۔ جو کیکاؤس کے بیٹے کا بیٹا تھا۔ جب یہ لہراسپ بادشاہ ہوا۔ تو اس نے ایک طلائی تخت بنایا۔ اور اوسے جواہر سے مکلل کیا۔ اور نیز اوس نے خراسان مین ایک شہر بلخ بسایا۔ اور اوس کا نام حسنا (خوبصورت) رکھا۔ اور دفترون کی کتابین بنوائین۔ اور لشکر کو ایسا آراستہ کیا۔ کہ جس سے اوس کی سلطنت کو استحکام ہوا۔ اور ملک کو آباد کیا اور فوج کی تنخواہ کے واسطے خراج وصول کیا اس کے زمانہ مین ترکون کی حکومت بھی خوب اچھی ہوگئی تھی۔ اس لیے یہ جاکر شہر بلخ مین ترکون سے لڑنے کے واسطے رہا۔ اس کی عادت بہت اچھی تھی۔ سب لوگ اوس کی تعریف کرتے تھے۔ پاس پڑوس کے دشمنون کا اوس نے خوب قلع قمع کیا تھا۔ اور اپنے ماتحتون پر بڑی مہربانی کرتا تھا۔ اور بڑا ذی ہمت اور بڑا زبردست بادشاہ تھا۔ اوس نے کتنی ہی نہرین نکالین اور ملک کو آباد کیا تھا اور ملوک ہند و روم اور مغرب کے اوسے خراج بھیجتے تھے۔ اور اپنا بادشاہ سمجھتے تھے اور اوس سے ڈرتے اور خوف کھاتے تھے۔ پھر اوس نے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اور سلطنت کو چھوڑ دیا اور پروردگار کی عبادت مین مشغول ہوگیا۔ اور اپنے بیٹے بشتاسپ یا گشتاسپ کو حکومت دیدی۔ اور کل ایک سو بیس برس بادشاہی کی۔

۱۱۴ - زردشت کا ظہور اور بشتاسپ کا اوس کا معتقد ہونا اور دین مجوس کا رواج اور کتاب کا استاوزند

پھر لہراسپ کے بعد اوس کا بیٹا بشتاسپ یا گشتاسپ بادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ مین زردشت بن سقیمان ظاہر ہوا۔ جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اور مجوس اوس کے پیرو ہین۔ اہل کتاب فلسطین کے علما کہتے ہین کہ زردشت ارمیا نبی کے کسی شاگرد کا خادم تھا۔ اوس کی اوس نے کچھ چوری کی تھی اور اوس پر کچھ جھوٹ افترا باندھا تھا۔

اس واسطے اوس شاگرد نے زردشت پر بد دعا کی اور وہ مبروص ہوکر آذربائیجان کی طرف چلا گیا۔ اور وہان اوس نے مجوسیون کی شریعت بنائی۔ اور بعض اوسے عجمی بتلاتے ہین۔ اوس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ جسے وہ لیکر تمام دنیا مین گھوما مگر کسی نے اوس کے معنی ہی نہ سمجھے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ یہ آسمانی بولی مین لکھی گئی ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوئی ہے اوس کا نام اوس نے اوستا رکھا تھا۔ پھر وہ اذربائیجان سے فارس مین گیا لیکن اوس کتاب کو کوئی بھی نہ سمجھا۔ اور نہ اوسے قبول کیا۔ پھر وہ ہندوستان کو گیا۔ اور وہان کے راجاؤن کو دکھایا۔ پھر چین اور توران مین پہونچا۔ مگر کسی نے اوسے قبول نہ کیا۔ بلکہ اپنے ملک سے اوسے نکال دیا۔ جب وہ فرغانہ کو گیا۔ تو وہان کے بادشاہ نے چاہا کہ اوسے قتل کردے لیکن وہ وہان سے بھاگ گیا۔ اور بشتاسب بن طراسپ کے پاس آیا۔ اس نے اوسے قید کردیا۔ اور وہ مدت تک جیلخانہ مین پڑا رہا۔ پھر زردشت نے اپنی کتاب کی شرح لکھی۔ اور اوس کا نام ژندر کھا۔ ژند کے معنی ہین تفسیر۔ پھر اوس نے ژند کی بھی شرح لکھی۔ اور اوس شرح کا نام پاژند یعنی تفسیر التفسیر رکھا۔ اوس مین طرح طرح کے علوم ریاضت احکام نجوم وطب وغیرہ کا بیان ہے اور قرون ماضیہ کے اخبار اور کتب انبیا کا اوسکی کتاب مین ذکر ہے اور اوس مین لکھا ہے کہ اس کتاب کے اوپر اوس وقت تک چلتے رہو۔ کہ سرخ اونٹ والے یعنی محمد صلعم پیدا ہون جو ایک ہزار چھ سو برس بعد پیدا ہونگے۔ اسی وقت سے قوم مجوس اور عرب مین عداوت پیدا ہوگئی پھر اوس نے شاپور ذی الاکتاف کے ذکر مین لکھا ہے۔ کہ عربون کی چڑھائی کے دوسرے اسباب مین سے ایک یہ قول بھی ہے۔ واللہ اعلم۔ پھر بشتاسپ نے زردشت کو بلخ کے مقام پر اپنے پاس بلایا۔ اور اوس نے

آکر اوس کے واسطے ایک دین بنایا۔ جس سے بشتاسپ بہت خوش ہوا۔ اور اوس کی پیروی کرنے لگا۔ اور مخلوق کو اوس کی پیروی پر مجبور کیا اور اس واسطے بہت آدمیون کو قتل کیا۔ جس سے لوگ لاچار ہوکر اوسے مان گئے اور اوس پر چلنے لگے اور اوسے اپنا دین بنالیا۔

یہ تو اہل کتاب کی روایت ہے۔ مگر مجوس اسے نہین مانتے۔ بلکہ وہ کہتے ہین کہ وہ اذربائیجان کا رہنے والا تھا۔ اور اس بادشاہ پر اوس کے ایوان کی چھت مین سے نازل ہوا تھا اور ہاتھ مین آگ کی ایک چنگاری لیے ہوئے تھا۔ اور اوس سے کھیلتا تھا۔ مگر وہ آگ اوسے جلاتی نہ تھی۔ اور جو شخص اوس کے ہاتھ سے اوسے لیتا تھا۔ اون مین سے وہ کسی کو نہین جلاتی تھی۔ اس واسطے اوس بادشاہ نے اس کی پیروی منظور کی۔ اور اوس کے دین کو مان لیا اور تمام ملک مین آتشکدے بنائے اور اون مین اسی آگ سے آگ جلائی۔ مجوسی کہتے ہین کہ جو آگ اونکے آتشکدون مین ہے وہ اوسی آگ سے جلائی گئی ہے۔ لیکن وہ جھوٹے ہین۔ کیونکہ جس وقت محمد صلعم مبعوث ہوئے ہین اوس وقت مجوس کی آگ سب جگھ بجھ گئی تھی جس کا آیندہ چلکر انشاالله تعالیٰ ہم ذکر کرینگے۔ زردشت کا ظہور اوس وقت ہوا تھا۔ کہ جب بشتاسپ کو تیس برس حکومت کرتے ہو گئے تھے۔ اور جو کتاب اوس نے بنائی تھی وہ کہتا تھا کہ وہ کتاب خدا کے یہان سے آئی ہے۔ اور اوس کتاب کو اوس نے بارہ ہزار گاؤن کی کھال مین لکھا تھا۔ اور اوس چمڑے مین حرف کندہ کئے تھے۔ اور سونے کے حرف بنائے تھے۔ اور بشتاسب نے اصطخر مین ایک مقام پر اوس کو حفاظت سے رکھوایا تھا۔ اور عام لوگون کو اوس کے پڑھنے سے منع کردیا

تہا۔ اس سے پہلے بشتاسب اور اوس کے آبا واجداد صابی مذہب پر چلتے تہے جس کا ذکر آیندہ آتا ہے۔

بخت نصر کا بنی اسرائیل پر حملہ

۱۱۵ بخت نصر کا زمانہ اور اوس کی ابتدائی حالت کی ایک کہانی۔

اس امر مین علما کا اختلاف ہے کہ بخت نصر بنی اسرائیل پر کس زمانہ مین چڑہکر گیا تہا۔ کوئی تو کہتے ہین۔ کہ ارمیا نبی اور دانیال وحنانیا وعزاریا ومیشائیل کا زمانہ تھا۔ اور کوئی کہتے ہین کہ اوسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اوس وقت بہیجا تھا۔ کہ جب اونہون نے یحییٰ ابن ذکریا کو قتل کیا تہا مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔

اور بخت نصر کا ابتدائی حال جو سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اس طرح ہے۔ کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص توریت کو پڑہا کرتا تھا۔ جب وہ خدا تعالیٰ کے اس قول پر پہونچا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ (دیکھو فقرہ نمبر ۱۰۸م) تو کہا اے پروردگار مجھے اوس شخص کو دکہادے جس کے ہاتھ سے تو بنی اسرائیل کو ہلاک کرائیگا اس پر اوسے خواب مین ایک مسکین بابل مین نظر آیا۔ جس کا نام بخت نصر تھا۔ اسواسطے وہ تاجر بنکر بابل کو گیا۔ اور وہان اوس نے مساکین کو بلا بلا کر دیکہا۔ اور اون سے پوچہا کہ بخت نصر کون ہے۔ کسی نے بخت نصر کا اوسے نشان بتا دیا۔ تب اوس نے بخت نصر کو بلایا۔ دیکہتا کیا ہے۔ کہ وہ ایک لنگڑا فقیر اور بیمار ہے اوس اسرائیلی نے اوس کا علاج کرایا۔ اور وہ اچہا ہوگیا۔ جب وہ تندرست ہوگیا۔ تو اوسے اوس اسرائیلی نے کہانے کے لئے کچہ خرچ بھی دیا۔ اور وہان سے سفر کا ارادہ کردیا بخت نصر نے اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو میرے ساتھ ایسے ایسے احسان کئے مگر مجھے

کچھ مقدور نہین کہ مین اوس کا تیرے ساتھ کچھ معاوضہ کرسکون - اسرائیلی نے کہا کہ تجھے تو بہت بڑا مقدور ہے - تو مجھے یہ بات لکھدے کہ اگر تو بادشاہ ہوجائے اور مجھے قید کرلے تو اوس وقت مجھے آزاد کردے بخت نصر نے کہا - کیا تو مجھ سے ہنسی دل لگی کرتا ہے - اسرائیلی نے کہا - نہین بلکہ یہ بات ایسی ہی ہونے والی ہے اس مین کسی طرح کا شک ہی نہین ہے -

۱۱۶ - بخت نصر فقیر کا بادشاہ بابل کے جاسوس کے ساتھ شام کو جانا اور وہان کی خبرین لاکر بادشاہ کو دینا -

پھر فارس کے بادشاہ نے چاہا کہ ملک شام کا حال کچھ دریافت کرے - اس لئے اوس نے کسی شخص کو جس پر اوس کا اعتبار تھا وہان کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ ملک کیسا ہے اور وہان کون لوگ رہتے بستے ہین - یہ شخص جب اوس ملک کو گیا تو اوس کے ساتھ بخت نصر بھی گیا جو فقیری کی حالت مین تھا - اور اوس کی خدمت کے واسطے ساتھ ہوگیا تھا - جب وہ شام کو آیا تو دیکھا - کہ وہ خدا تعالی کا ایک بڑا ملک ہے - اور وہان کے بادشاہ کی کثرت سے سوار پیادہ فوج ہے اور کثرت سے ہتیار ہین اس سے وہ دیکھکر دنگ رہ گیا اور پھر کوئی بات نہ پوچھی - لیکن بخت نصر شام والون کی مجالس مین جاتا اور وہان بیٹھتا اور اون سے باتون مین کہتا کہ بابل پر تم لوگ چڑھائی کرکے کیون نہین جاتے اگر تم وہان جاؤ تو کوئی گھر ایسا نہین جہان تمکو کوئی چیز نہ ملے اسکے جواب مین وہ لوگ کہتے تھے کہ ہم کو تو لڑنا ہی نہین آتا ہے اور نہ ہم نے کبھی لڑائی دیکھی ہے - جب یہ لوگ وہان سے لوٹے - تو اس جاسوس نے وہان کے جوان اور ہتیار اور گھوڑے دیکھے تھے اون کا بیان کیا - لیکن بخت نصر نے بادشاہ بابل کے پاس کسی کی معرفت پیغام دیا - کہ مین بادشاہ کے حضور مین حاضر

ہونا اور وہان کا واقعی حال بیان کرنا چاہتا ہون - بادشاہ نے اوسے بلایا - اور اس نے جو ٹھیک ٹھیک حال تھا وہ سب اوسے کہہ سنایا - جس سے بادشاہ کو بخت نصر کی لیاقت ظاہر ہوگئی -

۱۱ - قدس پر بخت نصر کی چڑھائی کی ظاہری وجہ

پھر جب بادشاہ بابل نے چاہا کہ اپنے لشکر مین سے چار ہزار سوار کا ایک ٹکڑا شام کو بھیجے - تو اوس نے رائے لی کہ کس کو اوس کا سردار کیا جاے - لوگون نے کسی ایک شخص کا نام لیا - تو بادشاہ نے کہا - کہ نہین بلکہ بخت نصر کو مین اوس کا سردار کرون گا - چنانچہ اوس نے بخت نصر کو اوس کا سردار کیا اور جب بابل کی فوجین روانہ ہوئین تو اونہون نے شام کے ملک کو خوب لوٹا کھسوٹا - اور بخیر و عافیت اپنے ملک کو لوٹ گیے - پھر لہراسب نے اوسے غربی دجلہ پر اوس ملک کا اصبہبد مقرر کر دیا - جو اہواز اور ارض روم کے درمیان ہے -

اور بخت نصر کی بنی اسرائیل پر چڑھائی کرنے کا سبب یہ تھا - کہ جب لہراسپ نے اوسے حسب مذکورہ بالا اصبہبد مقرر کر دیا - تو وہ شام کو آیا - اور دمشق اور بیت المقدس والون نے اوس سے صلح کر لی - اور وہ اون کے چند آدمی اول مین لیکر لوٹ گیا - جب وہ قدس کی سرزمین سے لوٹ کر طبریہ مین پہونچا - تو بنی اسرائیل نے اپنے اوس بادشاہ سے سرکشی کی جس نے بخت نصر سے صلح کر لی تھی اور اوسے قتل کر ڈالا - اور کہا - کہ تو بابل والون کے ساتھ مداہنت سے پیش آیا - اور ہماری بات کا خیال نہ رکھا - جب بخت کو یہ خبر پہونچی - تو اوس نے اون لوگون کو قتل کر دیا - جو اوس کے پاس اول مین تھے اور قدس کو لوٹ کر خوب خراب کیا -

یہ بھی کہتے ہین کہ جس نے اوسے اصبہبد مقرر کیا تھا - وہ بہمن بن بشتاسب بن لہراسپ

پادشاہ تھا۔ اور بخت نصر نے بہمن کے باپ دادا کی اور نیز اوس کی خدمت کی تھی۔ اور بڑی عمر کا آدمی تھا۔ اس بہمن پادشاہ نے اپنے قاصد بیت المقدس کو بنی اسرائیل کے پادشاہ کے پاس بھیجے تھے۔ اونہین اس اسرائیلی نے قتل کر دیا۔ اس سے بہمن کو بڑا غصہ آیا۔ اور بخت نصر کو اقلیم بابل پر حاکم مقرر کیا۔ اور بڑا لشکر دیکر اوسے اسرائیلیون پر بھیجا۔ اور اوس نے وہ وہ کام کئے جو آیندہ ہم بیان کرینگے۔

۱۱۸۔ بنی اسرائیل کی معصیت اور اللہ تعالی کا ارمیا نبی کے ذریعہ اونہین ڈرانا مگر اونکا معاصی سے باز نہ آنا۔

یہ تو جو کچھ ہمنے بیان کیا۔ ظاہری اسباب تھے لیکن اصلی سبب جس سے یہ سب اسباب پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل سے انتقام لیا گیا اللہ تعالی کی معصیت اور اوسکے اوامر کی مخالفت تھی۔ بنی اسرائیل کی نسبت اللہ تعالی کا یہ دستور تھا کہ جب کسی کو اونمین پادشاہ کرتا تو اوسکے ساتھ ایک نبی بھی بھیجا کرتا جو اوسے ہدایت کیا کرتا اور احکام توریت اوسے بتایا کرتا تھا جب بخت نصر کے حملہ کا زمانہ قریب آیا تو اونمین بدکاریان اور معاصی کثرت سے ہونے لگے۔ اس زمانہ مین اونکا پادشاہ یقونیا بن یویاقیم تھا۔ اوسکی طرف اللہ تعالی نے ارمیا کو جسے لوگ خضر علیہ السلام بھی بتاتے ہین بھیجا۔ ارمیا نے اونکو اللہ کے راستہ کی ہدایت کی اور اونہین معاصی سے منع کیا۔ اور اون سے کہا کہ دیکھو اللہ تعالی نے سنحاریب کو تم پر سے کیسے دفع کر دیا۔ اس نعمت کو یاد کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ لیکن اونہون نے کچھ نہ مانا۔ پھر اللہ تعالی نے حضرت ارمیا کو حکم دیا۔ کہ اونہین عذاب سے ڈرائین۔ اور اون سے کہدین کہ اگر وہ اللہ تعالی کی اطاعت نہ کرینگے تو اون پر ایک ایسے شخص کو مسلط کر دیا جائیگا۔ جو اونہین قتل کرے گا۔ اور اون کے بچون کو پکڑ لیجائیگا۔ اور شہر کو خراب کریگا اور اونہین غلام بنائیگا اور ایسا لشکر لیکر اون پر آئیگا کہ اوس کے دل مین رافت و رحم مطلق نہ ہوگا۔ لیکن اس پر بھی بنی اسرائیل

نے کچھ نہ سنا تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا۔ کہ مین اون مین اب ایسا فتنہ برپا کرون گا۔ کہ جسے عاقل دیکھکر حیران ہوجائین گے اور اہل الرائے کی رائے اور حکیمون کی حکمت و دانائی کچھ تدارک نہ کرسکے گی۔ اور ایک جبار قاسی القلب وظالم کو اون پر مسلط کرون گا۔ جسے مین ہیبت کا لباس پہناؤن گا۔ اور اوس کے دل سے رحمت کو نکال لون گا۔ اور اوس کی فوج اس قدر کثرت سے اون کے ملک پر چھا جائے گی کہ جیسے رات کی تاریکی اور بادل کی گھٹا ملک پر چھا جاتی ہے وہ بنی اسرائیل کو ہلاک کریگا۔ اور اون سے اون کے معاصی کا انتقام لے گا۔ اور بیت المقدس کو خراب کرے گا۔

جب حضرت ارمیا نے سنا تو وہ چلائے اور رو۔ ئے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اور اپنے سر پر خاک اڑائی۔ اور جناب باری مین اوس کے رفع کے لئے عرض کیا۔ کہ میرے زمانہ مین یہ آفت نہ آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم بھیجا کہ بیت المقدس کی خرابی اور بنی اسرائیل کی ہلاکت اوس وقت تک نہ ہوگی کہ جب تک تو ہی خود اوس کا حکم نہ دے۔ اس سے حضرت ارمیا خوش ہوگئے۔ اور کہا۔ کہ اوس کی مجھے قسم ہے جس نے موسیٰ وغیرہ انبیا کو سچا نبی کرکے بھیجا ہے مین تو کبھی بھی بنی اسرائیل کی ہلاکت کا حکم نہ دون گا۔ اور پھر بنی اسرائیل کے بادشاہ کے پاس آئے۔ اور اوس سے کہا مجھے اس اسطرح سے وحی آئی ہے۔ بادشاہ یہ حال سنکر خوش ہوگیا۔ اس کے بعد تین سال اور گزر گیے۔ لیکن پھر بھی اونہون نے کچھ خیال نہ کیا۔ اوسی طرح معصیت اور شرو فساد مین منہمک رہے۔ اور اب اون کی ہلاکت کا زمانہ قریب آگیا۔ اور چونکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی باتون کو سنتے ہی نہ تھے اون پر وحی بھی کم آنے لگی۔ اون کے بادشاہ نے یہ دیکھکر اون سے کہا۔ کہ بنی اسرائیل عذاب کے آنے سے پہلے ہی تم اپنی حرکتون سے باز آجاؤ۔ نہین تو تمہین بڑا نقصان پہونچے گا۔ مگر وہ کب ماننے والے تھے اونہون نے کچھ بھی نہ سنا۔

۱۱۹۔ فرشتہ کا حضرت ارمیا کے پاس آنا اور اون کا بنی اسرائیل پر بددعا کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کے دل مین ڈالا کہ وہ بیت المقدس کو بنی اسرائیل پر چڑھ کر جاوے اس لیے وہ ایک بڑا لشکر لیکر روانہ ہوا۔ جس سے سارا ملک بھر گیا۔ اور اوس کی بنی اسرائیل کے بادشاہ کو خبر پہونچی۔ تو اوس نے حضرت ارمیا نبی کو بلایا جب وہ اوس کے پاس گیے۔ تو اون سے کہا۔ کہ تو تو کہتا تھا۔ کہ پروردگار نے تیری طرف وحی بھیجی ہے کہ بیت المقدس کو تیرے حکم کے بغیر تباہ و برباد نہ کرے گا حضرت ارمیا نے کہا کہ یہ سچ ہے اور مجھے پورا پورا یقین بھی ہے۔ کہ میرا پروردگار اپنے وعدہ مین خلاف نہ کرے گا۔ جب زمانہ بہت قریب آگیا۔ اور اون کی حکومت جاتے رہنے کا وقت آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ہلاک کرنا چاہا۔ تو ایک فرشتہ کو آدمی کی صورت مین حضرت ارمیا کے پاس بھیجا۔ اور اوس سے کہا کہ ارمیا سے جا کر فتویٰ لے۔ چنانچہ وہ اون کے پاس آیا۔ اور کہا ارمیا مین ایک اسرائیلی ہون اور اپنے رشتہ دارون کی نسبت آپ سے فتویٰ چاہتا ہون مین نے اون کے ساتھ وہ سلوک کیا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور اون کے ساتھ اچھے اچھے کام کیے لیکن جس قدر مین نے اون کے ساتھ احسان کیا اوسی قدر اونہون نے میرے ساتھ بُرائی کی۔ اور بدسلوکی سے پیش آئے۔ آپ مجھے بتائیے کہ مین اون کے ساتھ

کیا کرون حضرت ارمیا نے کہا۔ کہ اونپر احسان کر جیسا اللہ تیرے ساتھ احسان کرتا ہی اور جسطرح اوس نے صلہ رحم کا حکم دیا ہے اوسکو پورا کر فرشتہ یہ سنکر اونکی پاس سے چلا گیا۔ پھر چند روز کے بعد اوسی صورت مین یہ فرشتہ آیا۔ اور کہا ارمیا اب بھی اون کے اخلاق پاک صاف نہ ہوئے اور جو آپ نے کہا تھا وہ اونہون نے اب تک نہ کیا۔ پھر کہا۔ کہ جس قدر کوئی آدمی اپنے ذور حم کے ساتھ نیکی کرتا ہے اوس قدر مین نے اون کے ساتھ نیکی کی بلکہ اوس سے بھی بڑھکر کی۔ لیکن اونہون نے میرے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ اور وہ بدی ہی کئے جاتے ہین کہا اپنے لوگون کے پاس جا۔ اور اون کے ساتھ احسان کر۔ یہ فرشتہ پھر اون کے پاس سے چلا گیا۔ اسکے بعد کچھ تھوڑی مدت گزری۔ کہ بخت نصر ایک لشکر جرار مورو ملخ سے زیادہ لیکر بیت المقدس پر آیا۔ اور بنی اسرائیل اوسے دیکھکر گھبرا گئے اور اون کے پادشاہ نے حضرت ارمیا سے کہا۔ کہ تیرے پروردگار کا وعدہ کہان گیا۔ ارمیا نے کہا کہ مجھے تو اپنے پروردگار کا یقین ہے۔ وہ خلاف وعدہ کبھی نہین کرے گا۔ پھر وہ ہی فرشتہ جس نے پہلے ارمیا سے استفتا کیا تھا اون کے پاس پھر لوٹ کر آیا۔ اس وقت وہ بیت المقدس کی دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اوس نے آکر اون سے وہ ہی پہلی باتین کین۔ اور اپنے لوگون کے ظلم وستم کی شکایت کی۔ اور اون سے کہا۔ نبی اللہ مین آج تک ہر ایک بات پر صبر کرتا تھا۔ کیونکہ اب تک اون سے مین ہی ناراض تھا۔ لیکن اب اونہون نے ایسے بڑے بڑے کام کئے ہین کہ وہ اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف ہین۔ اگر وہ ہی کام کرتے رہتے جو پہلے کیا کرتے تھے تو مجھے اسقدر بہت غصہ نہین آتا۔ لیکن اب مجھے اون کے اوپر اللہ تعالی کے لیے غصہ آیا ہے۔ اور اب مین آپ کے پاس اون کا حال بیان کرنے کے لئے آیا ہون۔ اور چاہتا ہون۔ کہ آپ اللہ تعالی سے دعا کرین کہ وہ اونہین

برباد کردے - یہ سنکر ارمیا نے کہا - کہ اے آسمان کے بادشاہ اگر وہ حق پر ہون اور نیک راہ پر چلتے ہون تو تو اونہین باقی رکھہ - اور اگر وہ تیری مرضی کے خلاف کام کرتے ہون اور تو اون سے ناراض ہو تو تو اونہین ہلاک کرڈال -

۱۲۰ - بخت نصر کا بیت المقدس کو خراب اور بنی اسرائیل کو گرفتار کرکے بابل کو لیجانا اور ارمیا کی عمر بڑی ہونا -

جبھی کہ یہ کلمہ حضرت ارمیا کے منہ سے نکلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس پر ایک بجلی آسمان سے نازل کی - اور اوس سے قربان گاہ مین آگ لگ گئی اور اوس کے سات دروازے زمین مین دہس گیے - جب حضرت ارمیا نے یہ دیکھا - تو چلائے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے - اور سر پر خاک اڑائی - اور کہا آسمان زمین کے بادشاہ ارحم الراحمین اور اے پروردگار جو تو نے وعدہ کیا تھا وہ کہان ہے - اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ یہ آفت جو اون پر نازل ہوئی ہے - تیرے ہی فتوی سے نازل ہوئی ہے جو تو نے ہمارے رسول کو دیا تھا - ارمیا کو یہ سنکر معلوم ہوا - کہ بے شک یہ اونہین کا فتوی ہے - اور جو سائل آیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تھا - پھر ارمیا شہر سے نکلکر جنگل کے جانورون مین چلے گئے -

پھر بخت نصر اور اوس کا لشکر بیت المقدس مین داخل ہوا - اور شام کے ملک کو خوب پائمال کیا اور بنی اسرائیل کو اس قدر قتل کیا کہ گویا فنا کردیا - اور بیت المقدس کو خراب کرڈالا - اور اپنے لشکریون کو حکم دیا - کہ اوس مین مٹی بھردین - چنانچہ اونہون نے اوسے مٹی سے بھر دیا - پھر وہ بابل کو لوٹ گیا - اور بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ گرفتار کرکے لیگیا - اور اون کو حکم دیا کہ بیت المقدس کے سب آدمیون کو ایک جگہہ فراہم کرین

جب یہ سب اکٹھے ہو گیے - تو اون مین سے ایک لاکھ بچے چن لیے - اور اونہین اپنے سردارون اور سپہ سالارون کو جو اوس کے ساتھ تھے دیدیا - انہین بچون مین دانیال نبی اور حنانیا اور عزاریا اور میشائیل بہی تھے - اور باقی بنی اسرائیل کے تین حصہ کیے - ایک حصہ کو تو قتل کر دیا - اور ایک حصہ کو شام مین ہی چہوڑ دیا - اور ایک حصہ کو قیدی بنا کر لے گیا -

پہر اللہ تعالیٰ نے ارمیا کی بڑی عمر کر دی یہ ہی شخص ہے جو دنیا کے بیابانون اور شہرون مین دکہائی دیا کرتا ہے (جسے یہان کے لوگ حضرت خضر کہا کرتے ہین)

۱۲۱ - بخت نصر کا خواب اور دانیال کا اوس کی تعبیر بتانا -

پہر بخت نصر بابل کو لوٹ گیا - اور جب تک اللہ کو منظور تھا اپنی حکومت مین چین سے اڑاتا رہا پہر اوس نے ایک عجیب و غریب خواب دیکہا مگر جب بیدار ہوا تو بالکل بہول گیا کہ کیا دیکہا تھا - مگر یہ یاد رہا - کہ یہ ایک عجیب و غریب خواب دیکہا تہا اس واسطے دانیال حنانیا عزاریا اور میشائیل کو بلوایا - اور اون سے کہا کہ مین نے جو خواب دیکہا تھا وہ بتاؤ کہ مین نے کیا دیکہا تھا - مین اوسے بہول گیا ہون - اور اگر تم مجہے وہ خواب اور اوس کی تعبیر نہ بتاؤ گے - تو مین تمہارے شانہ نکال ڈالون گا - پہر اس کے دربار سے یہ لوگ چلے آئے - اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور اوس کے روبرو تضرع اور زاری کی - اور کہا کہ اے اللہ تو ہمین اوس کا خواب بتا دے - اللہ تعالیٰ نے اونہین اوس کا خواب اور اوس کی تعبیر بتا دی - پہر وہ بخت نصر کے پاس آئے اور کہا کہ تو نے ایک مورت دیکہی تھی کہا تم سچے ہو - پہر اونہون نے کہا -

کہ اوس کے قدم اور ساقین دو نو مٹی کی تھین - اور گھٹنے اور رانین تانبے کی اور پیٹ چاندی کا اور سینہ سونے کا اور گردن اور سر لوہے کا تھا - اسی مین دیکھتے ہی دیکھتے ایک پتھر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اوس پر ڈالا - کہ اوس سے اوس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیے - یہی خواب ہے جو تو بھول گیا ہے - کہا تم بالکل سچے ہو یہی خواب تھا جو مین نے دیکھا تھا اس کی تعبیر کیا ہے کہا یہ جو تو نے دیکھا تھا یہ زمانہ کی ایک تصویر تھی - اور بادشاہون کا ملک تجھے دکھایا گیا تھا کہ کوئی اون مین ضعیف ہے اور کوئی اون مین اچھا اور کوئی اون مین بڑا زبردست ہے - اول ملک مٹی کا نہایت ضعیف اور کمزور ہے - پھر اوس سے اوپر تانبے کا اوس سے کچھہ بہتر اور پائدار ہے - پھر تانبے سے اوپر چاندی کا ہے جو اوس سے بھی بہتر اور اچھا ہے - پھر اوس سے اوپر سونے کا چاندی سے بھی اچھا ہے - پھر لوہے کا ملک تیرا ملک ہے جو سب کے ملک سے زبردست ہے - اور جو پتھر کہ تو نے دیکھا تھا وہ ایک آسمان کا فرشتہ تھا جس نے اوس مورت کو توڑ ڈالا - اوس سے مراد ایک نبی سے ہے جسے اللہ تعالیٰ آسمان سے بھیجے گا - اور وہ ان سب کے ملکون کو توڑ ڈالے گا اور وہ ہی سب کا مرجع ہو جائے گا -

۱۲۲ - بخت نصر کا دانیال وغیرہ اسرائیلیون کی عزت کرنا اور بابلیون کا حسد اور بخت نصر کی موت ایک مچھر کے سبب سے -

جب دانیال اور اون کے ساتھیون نے بخت نصر کے خواب کی تعبیر بتا دی تو بخت نصر نے اونہین اپنا مقرب اور معتمد بنا لیا - اور اون سے امور سلطنت مین مشورہ لینے لگا - اس سے اُس کے درباری ان سے حسد کرنے لگے - اور ان اسرائیلیون کی اوس سے چغلیان کھائین - اور اوس سے

ایسی باتین کہین - کہ وہ ان سے متوحش ہوگیا - اور حکم دیا - جس سے اون کے لیے گڑہا کھوا گیا - اور اون چہ آدمیون کو اوس مین ڈالدیا گیا - اور نیز اوسی غار مین سات درندے بھی چہوڑ دیے گیے کہ اون آدمیون کو کہا جائین - پھر بخت نصر نے اپنے لوگون سے کہا کہ چلو ہم کچہ کہانا کھائین اور شراب پئین - چنانچہ وہ اپنے کہانے پینے کو چلے گیے - پھر وہ آئے تو دیکہتے کیا ہین - کہ یہ لوگ بیٹہے ہوئے ہین اور درندے بھی اپنے پانون پہیلائے پڑے ہین کسی ایک کے بھی اونہون نے کہرونچا تک بھی نہین مارا ہے - اور ایک سا توان آدمی اون کے پاس اور بھی موجود ہے - اسی مین وہ سا توان آدمی اون مین سے نکلا - جو کہ ایک فرشتہ تھا اور بخت نصر کے ایک ایسا طپانچہ مارا کہ جس سے اوس کی صورت مسخ ہوگئی - اور وہ ایک شیر کی صورت بن گیا - اور وحشیون مین چلا گیا - مگر باوجود اس صورت کے بدل جانے کے بھی اوسمین عقل موجود رہی - وہ باتون کو ایسے ہی سمجہتا تھا کہ جیسے آدمی سمجہتے ہین - پھر اللہ تعالیٰ نے اوسے انسان کر دیا - اور اوس کی حکومت بھی پھر اوسے دیدی -

پھر جب وہ مکرر پادشاہ ہوا - تو دانیال اور اوس کے رفیقون کی نہایت ہی تعظیم و تکریم کرنے لگا اس لیے پہر اہل فارس نے بخت نصر سے اون کی چغلیان کہائین - اور ان چغلیون مین یہ بھی کہا کہ دانیال جب شراب پیتا ہے تو اوسے اس قدر کثرت سے پیشاب آتا ہے کہ اوس کے روکنے کی اوس مین طاقت نہین رہتی ہے - اور یہ بات اوس زمانے مین اون کے نزدیک بڑے عار کی بات تھی - اس کے امتحان کے واسطے بخت نصر نے کہانا پکوایا - اور دانیال کو اپنے پاس بلوایا - اور

دربان سے کہا۔ کہ جو شخص پہلے پیشاب کو نکلے اوسے قتل کر دینا اگرچہ وہ کہے کہ مین بخت نصر ہی ہون۔ تو اوس سے کہنا کہ تو جھوٹا ہے بخت نصر نے مجھے حکم دیا ہی کہ تجھے قتل کر دون اور اوسے قتل کر دینا۔ خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ دانیال کو تو پیشاب نہ آیا۔ لیکن جو شخص سب سے اول پیشاب کو اُٹھا وہ بخت نصر ہی تھا اور یہ کہتا ہوا اُٹھا کہ وہ بادشاہ ہے تاکہ اوس پر کوئی حملہ نہ کرے۔ لیکن چونکہ رات کا وقت تہا جب دربان نے دیکہا۔ تو اوس پر مار ڈالنے کے لیے جہپٹا۔ اوس نے کہا کہ مین بخت نصر ہون۔ کہا تو جھوٹا ہے۔ بخت نصر نے مجھے تیرے قتل کا حکم دیا ہے اور اوسے قتل کر ڈالا بعض اوس کے قتل کا قصہ اور بہی بیان کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے ایک مچھر کو بہیجا۔ جو اوس کے نتتھنے مین گس گیا۔ اور دماغ مین اوپر چڑہ گیا۔ جس سے بخت نصر بے چین ہو گیا۔ اور اوس وقت تک چین نہ آتا تھا۔ جب تک کہ اوس کا سر نہ کوٹا جاتا تہا جب اوسکے مرنیکا وقت قریب آگیا تو اوس نے اپنے لوگون سے کہدیا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا سر چیر کر دیکہنا۔ کہ یہ کیا چیز ہے جس نے مجھے قتل کیا ہے۔ جب وہ مر گیا تو اوس کا سر چیرا گیا دیکہا تو اوس کے دماغ کے اوپر کی طرف ایک مچھر ہے۔ اس سے اللہ تعالی نے بندون کو اپنی قدرت اور بخت نصر کا ضعف دکہا دیا۔ کہ اتنے بڑے جبار کو ایک نہایت ہی ضعیف مخلوق نے مار ڈالا۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ (بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ مین دنیا کی تمام چیزون کا اختیار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اوس کا جو ارادہ ہوتا وہ ہی حکم دیدیتا ہے)۔

۱۲۳ - دانیال کی وفات

اب حضرت دانیال کا حال سننے سے پہلے تو وہ بابل

کے ملک مین رہے۔ پہر وہان سے چلے گیے۔ اور سوس مین جاکر مر گیے۔ اور وہین دفن ہوئے۔ یہ شہر سوس علاقہ خورستان مین ہے۔

۱۲۴۔ بنی اسرائیل کی واپسی شام کو اور بیت المقدس کی تعمیر۔

اور جب اللہ تعالی نے چاہا۔ کہ بنی اسرائیل کو پہر بیت المقدس کو بھیجدے۔ اس وقت بخت نصر بیت المقدس کی خرابی کے چالیس برس بعد مر گیا تھا جیسا کہ بعض اہل علم بیان کرتے ہین۔ اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا جس کا نام ادلمردج تھا بادشاہ ہوا تھا۔ اس نے بابل کے ایک حصہ پر ۲۳ برس حکومت کی۔ پہر اوس کے مرنے کے بعد اوس کا بیٹا بلتاصر بادشاہ ہوا۔ جب یہ بادشاہ ہوا تو سلطنت کے کاروبار مین ابتری ہوگئی۔ اس واسطے اوس بادشاہ نے جو اوس وقت فارس کا حاکم تھا اور جس کی نسبت حسب متذکرہ بالا اختلاف ہے کہ کون تھا اس کو معزول کر دیا۔ اور اوس کے بعد داریوس کو بابل اور شام پر حاکم کیا۔ یہ تیس برس حکومت کرتا رہا۔ پھر یہ بھی معزول ہوا۔ اور اوس کے بجاے اخشویرش مقرر ہوا۔ اور چودہ برس حاکم رہا۔ پھر اوس کا بیٹا کیرش العلمی جو تیرہ برس کی عمر کا تھا بادشاہ ہوا۔ اس نے توریت پڑہی تھی اور یہودی ہوگیا تھا۔ اور حضرت دانیال سے اور اوس کے ہمراہیون حنانیا اور عزاریا وغیرہ سے یہ مذہب سیکھا تھا۔ اس پر ان لوگون نے اوس سے درخواست کی۔ کہ وہ انہین بیت المقدس جانے کی اجازت دیدے۔ اوس نے اون کی درخواست قبول کی۔ اور دانیال کو اون کا قاضی مقرر کیا۔ اور تمام کام اون کے اوسکے حوالے کیے۔ اور اونہین حکم دیا۔ کہ بخت نصر جو مال و اسباب اون کا لوٹ کر لایا تھا وہ بنی اسرائیل مین تقسیم کر دین۔ اور بیت المقدس کی تعمیر کرین۔ چنانچہ وہ اوسی کے

زمانہ مین بن گیا۔ اور بنی اسرائیل وہان پھر لوٹ کر آ گئے۔ اور یہ زمانہ جوان پادشاہون کا بیت المقدس کی خرابی سے گزرا ہے بخت نصر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کیرش کی پادشاہی بائیس برس رہی ہے۔

اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کو جس پادشاہ نے شام کی طرف واپس ہونے کی اجازت دی وہ گشتاسپ بن طہراسپ ہے۔ اوس سے لوگون نے کہا تھا کہ شام کا ملک خراب اور ویران ہوگیا۔ اور وہان کوئی شخص اسرائیلیون مین سے نہین رہا ہے۔ اس واسطے اُس نے ملک بابل مین منادی کردی کہ جو بنی اسرائیل شام کو جانا چاہیے وہ چلا جائے اور ملک شام پر آل داؤد علیہ السلام مین سے کسی کو حاکم کردیا۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ بیت المقدس کو بنا لے۔ چنانچہ وہ لوٹ آئے۔ اور اوسے بنا لیا۔

۱۲۵۔ حضرت ارمیا نبی کا اور اون کے گدہے کا سو برس تک مرکر پھر زندہ ہونا۔

ارمیا بن حرقیا حضرت ہارون بن عمران کی نسل سے تھے۔ جب بخت نصر نے شام کے ملک کو پامال کیا۔ اور بیت المقدس کو برباد کیا۔ اور بنی اسرائیل کو قتل اور اسیر کیا۔ تو اونہون نے بستی کو چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا۔ اور وحشیون مین جا کر سکونت اختیار کر لی۔ جب بخت نصر بابل کو لوٹ آیا تو ارمیا بھی ایک گدہے پر سوار شیرۂ انگور اور زیتون ایک برتن مین لیے ہوئے آئے۔ دیکھا کہ بیت المقدس خراب اور ویران پڑا ہے۔

قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۭ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (تو یہ دیکھکر تعجب سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس کے مرنے (یعنی اس قدر اُجڑ جانے) کے بعد کیسے زندہ (یعنی آباد) کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کو سو برس تک مردہ کر رکھا۔) پھر اون کے گدہے کو بھی مار رکھا۔ اور اونکی آنکھین بھی اندہی کر دین۔ پھر جب بیت المقدس آباد ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارمیا کی آنکھین پہلے زندہ کین۔ پھر اون کا بدن زندہ کیا۔ اور وہ اس بات کو دیکھتے جاتے تھے (پھر) جب اس طرح اون کو) پورا پورا جلا اُٹھایا تو پوچھا کہ تم کتنی مدت (اس حالت مین) رہے کہا ایک دن رہا ہونگا یا ایک دن سے بھی کچھ کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہین بلکہ تم سو برس ایسی حالت مین رہے۔ اب تم اپنے کھانے اور اپنے پینے کی چیزون کو دیکھو کہ کوئی سڑی بسی تک نہین ہے۔) اور اوس مین کچھ تغیر نہین آیا ہے (اور اپنے گدہے کی طرف بھی نظر کرو۔ اور (تمہارے اتنے دنون مردہ رکھنے اور پھر جلا اٹھانے سے) مقصود یہ ہے کہ ہم تم کو لوگون کے لئے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائین۔ اور گدہے کی ہڈیون کی طرف نظر کرو کہ ہم کیسے اون کو (جوڑ جاڑ کر اون کا ڈھانچ بنا) کھڑا کرتے اور پھر اون پر گوشت پورتے ہین) پھر جب اونہون نے اپنے گدہے کی ہڈیون کو دیکھا۔ تو دیکھتے کیا ہین کہ وہ ایک دوسرے کے پاس اکٹھے ہونے لگین اور پھر اون پر گوشت چڑھ گیا۔ پھر زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پھر اونہون نے شہر کو دیکھا۔ کہ وہان مکانات بن گئے۔ اور بنی اسرائیل وہان کثرت سے آباد ہو گیے اور ملکون سے واپس ہو کر وہان آ گئے ہین۔ حالانکہ وہ اون کے زمانہ مین اُجاڑ پڑا تھا۔ اور وہان کے باشندہ قتیل اور اسیر ہو گئے تھے۔ پھر جب اونہون نے اوسے آباد پایا۔ اور (پھر جب اون پر قدرت الٰہی کا یہ کرشمہ ظاہر ہو گیا تو بول اُٹھے۔

کہ اب مجھے یقین کامل ہوگیا۔ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

۱۲۶۔ عزیر کا زندہ ہونا اور از سر نو توریت بنا کر بنی اسرائیل کو دینا۔

اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جسے اللہ تعالی نے سو برس تک مردہ بنا رکھا تھا اور پھر اوسے جلا دیا تھا وہ حضرت عزیر تھے۔ جب وہ زندہ ہوگئے تو بیت المقدس مین اپنے گھر کو آئے۔ کیونکہ اونہین پہلا ہی وہم تھا۔ وہان دیکھتے کیا ہین۔ کہ اون کے گھر کے پاس ایک اندہی بوڑہیا سالخوردہ بیٹھی ہوئی ہے جو اونکی لونڈی تھی۔ اور اب اوس کی ایک سو بیس سال کی عمر تھی۔ اونہون نے اوس سے پوچھا۔ کہ کیا یہ عزیر کا گھر ہے۔ کہا ہان۔ اور روپڑی اور بولی۔ کہ مین نے تیرے سوا مدت سے کسی کے منہ سے عزیر کا ذکر بھی نہین سنا ہے اونہون نے کہا۔ کہ مین عزیر ہون۔ وہ بولی کہ عزیر تو مجاب الدعوۃ تھے۔ اگر تم عزیر ہو۔ تو اللہ تعالی سے دعا کرو۔ مین اچھی تندرست ہوجاؤن۔ عزیر نے اوس کے واسطے دعا کی۔ اور وہ بینا ہوگئی اور کھڑے ہوکر چلنے لگی۔ جب اوس نے عزیر کو دیکھا تو پہچان لیا۔ عزیر کا ایک بیٹا بھی اس وقت زندہ تھا۔ اور اوس کی ایک سو تیرہ برس کی عمر تھی۔ اور اوس کے بیٹے بوڑہے ہوگئے۔ وہ لونڈی اون کے بیٹے کے پاس گئی۔ اور عزیر کا حال اوس سے بیان کیا۔ وہ دوڑتے ہوئے اون کے پاس آئے اور دیکھکر اونہین اوس خال سے پہچان لیا جو اون کے پشت پر تھا۔ یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ عزیر بنی اسرائیل کے ساتھ عراق مین تھے۔ اور بیت المقدس کو بھی لوٹ کر آئے تھے۔ اور یہان آکر اونہون نے توریت کو نئے سرے سے بنایا تھا۔ کیونکہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس کو لوٹ کر آئے تو اون کے پاس توریت نہ تھی۔ جہان اور چیزین اون کی چھن گئی تھین وہ بھی اونہین کے ساتھ چھن گئی

اور چلکر معدوم ہو گئی تھی - اور عزیز قیدیون کے ساتھ گرفتار ہو گیے - جب وہ بیت المقدس کو بنی اسرائیل کے ساتھ آئے تورات اور دین رونا اختیار کر لیا - اور مخلوق سے الگ رہنے لگے - اسی رنج وغم مین دیکھتے کیا ہین - کہ اون کے پاس ایک شخص آیا - یہ اپنی جگہہ پر بیٹھے ہوئے تھے اوس نے ان سے کہا - عزیر تم کیون روتے ہو - کہا مین اس لیے روتا ہون - کہ اللہ تعالی کی کتاب اور اوس کا عہد جو ہمارے پاس تھا جاتا رہا - اوس شخص نے کہا - تو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالی وہ کتاب پھر تم کو دیدے - کہا ہان - کہا تو جاؤ روزہ رکھو اور پاک صاف ہو کر کل تم ہمارے پاس اسی مقام پر آنا - حضرت عزیر نے ایسا ہی کیا - اور اوسی جگہہ اوس شخص کے انتظار مین آکر بیٹھہ گئے - پھر یہ آدمی آیا - اور ایک برتن مین کچھہ پانی لایا - یہ فرشتہ تھا جو آدمی کی صورت مین بنکر آیا تھا - اوس نے یہ پانی حضرت عزیر کو پلا دیا - اس سے توریت اون کے دل مین منقش ہو گئی - اور وہ بنی اسرائیل کی طرف لوٹ کر آئے - اور اون کے لیے توریت بنا دی - اور اونہون نے اوس کے حلال وحرام اور حدود کے سبب سے پہچان لیا - اور اون سے وہ ایسی سخت محبت کرنے لگے - کہ ہرگز ایسی اونہین کسی چیز سے محبت نہ تھی - اور حضرت عزیر نے اون کے کامون کی اصلاح کی - اور اون کے درمیان مین مدت تک رہے - پھر اللہ تعالی نے اون کی روح قبض کر لی - اور بعد اون کے بنی اسرائیل مین بدکاریان ہونے لگین - اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ بعض نے کہا عزیر اللہ تعالی کے بیٹے تھے - اس کے بعد بنی اسرائیل برابر بیت المقدس مین رہے - اور لوٹ کر وہان بکثرت ہو گئے - آخر کار اون پر بوخت نصر کے زمانہ مین رومیون نے غلبہ پایا اور اس کے بعد پھر اون کی کبھی ایک جماعت نہ ہوئی -

بخت نصر کے باب مین اور بیت المقدس کی تعمیر کی نسبت علما نے بڑے بڑے اختلاف کے ہین - ہمنے اختصار کی غرض سے اون کی تفصیل ترک کردی ہے

بخت نصر کی چڑہائی عرب پر

۱۲۷ - بخت نصر کا عربون کو انبار اور حیرہ مین بسانا اور معد بن عدنان کا حران جانا -

کہتے ہین - کہ برخیا بن حنانیا پر اللہ تعالی نے وحی بھیجی تھی - کہ وہ بخت نصر کو عرب پر چڑہائی کرنے کا حکم دین - تاکہ وہ عرب مین جاکر اون کے سپاہیون کو قتل کرے اور اون کے بچون کو پکڑ لیجائے - اور مال و متاع لوٹ لے یہ اون کے کفر کی سزا تھی - جب حضرت برخیا نے یہ حکم بخت نصر کو سنا دیا - تو اوس نے اس کی تعمیل کی ابتدا تجار عرب سے شروع کی - اور اونہین اوس نے پکڑ لیا - اور اون سے نجف مین حران شہر بسا دیا - اور وہان اونہین قید کرکے اون پر موکل مقرر کردئے - کہ کہین نکل نہ جائین - جب یہ خبر عرب مین پھیلی - تو کچھ لوگ اوس کے پاس امن مانگ آئے - اور اوس نے اون کو امن دیا - اور قصور معاف کردئے - اور اونہین سواد مین ٹھیرا دیا - اور اونہون نے وہان انبار شہر آباد کیا - اور حیرہ والون سے اوس شہر کو خالی کرا دیا - اور عرب وہان بھی بخت نصر کے حین حیات ہی آباد ہوگئے - جب بخت نصر مرگیا - تو وہ انبار والون مین جا ملے - اسی زمانہ مین سب سے اول عرب حیرہ اور انبار مین جاکر آباد ہوئے ہین - پھر بخت نصر نجد اور حجاز کے عربون کی طرف چلا - اس پر اللہ تعالی نے برخیا اور ارمیا کو حکم دیا - کہ وہ دونو معد بن عدنان کے پاس جائین - اور اوسے لیکر حران پہونچا دین - اور اللہ تعالی نے اونہین بتا دیا تھا - کہ اوس کی نسل سے

محمد صلعم پیدا ہون گے جو خاتم الانبیا ہون گے - یہ دونو تعمیلاً روانہ ہوئے - اور منازل اور زمین ان کے واسطے لپٹ گئی - اور یہ بخت نصر سے پہلے معد کے پاس پہونچ گیے اور فوراً اوسے اُٹھا کر حران پہونچا دیا - معد کی اس وقت صرف تیرہ برس کی عمر تھی -

۱۲۸ - بخت نصر کی چڑہائی نجد اور حجاز پر اور عدنان سے لڑائی اور معد بن عدنان کا مکہ لوٹ آنا اور نزار کی پیدائش -

پہر بخت نصر عرب مین پہونچا - اور عربون سے لڑکر اونہین بھگا دیا - اور اونہین بہت قتل کیا بعد ازان حجاز کو گیا - وہان عدنان نے عربون کو جمع کیا - اور بخت نصر سے اور اوس سے ذات عرق مین مقابلہ ہوا - اور بڑی سخت لڑائی ہوئی - یہین عدنان کو شکست ہوئی - اور بخت نصر نے اوس کا پیچھا کیا - اور وہان اون کے قلعون تک چلا گیا - وہان دونو فریق نے اپنے اپنے مورچے جمائے اور اپنے گرد خندقین کھودین - لیکن بخت نصر ایک مقام پر کمین مین چھپ گیا - یہی سب سے پہلا کمین ہے (جس کا ذکر تاریخ مین مذکور ہے) اور عربون پر تلوارون کا مینہ برسا - جس سے وہ واویلا پکار اُٹھے - اور پھر عدنان نے بخت نصر سے اور بخت نصر نے عدنان سے کنارہ کیا - اور دونو اپنے اپنے راستے چلدئے -

پہر جب بخت نصر لوٹ گیا - تو معد بن عدنان بنی اسرائیل کے نبیون کے ساتھ حران سے نکلا - اور مکہ آیا - اور وہان اوس کی علامتین بنائین - اور حج کیا - اور اوس کے ساتھ کے انبیا نے بہی حج کیا - اور وہان سے روانہ ہوکر یشوب کے پاس گیا - اور پوچھا - کہ حارث بن مضاض جرہمی کی اولاد سے کوئی باقی ہے یا نہین کسی نے اوس سے کہا - جوشم بن جلہمہ باقی ہے پہر اوس نے معانہ بنت جوشم

سے شادی کی - اور اوس کے پیٹ سے نزار بن معد پیدا ہوا -

بشتاسپ اور اوسکے زمانہ کے واقعات اور اوسکے باپ لہراسپ کا قتل

۱۲۹ - بشتاسب اور حرزاسپ کی لڑائی اور ترکون کی شکست -

جب بشتاسب (یا گشتاسپ) بن لہراسپ بادشاہ ہوا - تو اوس نے ملک کا خوب انتظام کیا - اور قوانین اور آئین بنائے - اور فارس مین ایک شہر فسا آباد کیا - اور عظما سے مملکت کے سات درجہ قرار دئے - اور اون مین سے علی قدر مراتب ایک ایک کو ملک کا مالک کیا - پہر اوس نے ترکون کے بادشاہ حرزاسب کے پاس جو افراسیاب کا بہائی تھا ایلچی بہیجے - اور اوس سے صلح کرلی - اور صلح اس بات پر ہوئی - کہ بشتاسب کا ایک جانور بادشاہ ترک کے دروازہ پر کھڑا رہے جس کے کھڑے رہنے کا اوس زمانہ مین بادشاہون کے دروازہ پر دستور تھا - جب زردشت بشتاسب کے پاس آیا - اور بشتاسب نے اوسکی تقلید کی جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کردیا ہے - تو زردشت نے بشتاسب سے کہا - کہ ترکون کے بادشاہ سے صلح موقوف کردے - اور کہا کہ مین تیرے لیے ایسا طالع مقرر کرونگا - کہ اگر تو اوس وقت لڑنے کو جائیگا تو تجھے فتح ہی ہوگی - یہ پہلا ہی موقع ہے جو بادشاہون مین سے کسی نے نجوم کو دیکھکر کوئی کام کیا ہے - زردشت نجوم کا بڑا عالم تھا - اور اس علم مین اوسے بڑا کمال حاصل تھا بشتاسب نے اوس کی بات کو مان لیا - اور اپنے موکل کے پاس جو ترکون کے بادشاہ کے پاس رہتا تھا آدمی بھیجا - اور وہان سے اپنا جانور منگا لیا - بادشاہ ترک کو اس سے بڑا غصہ آیا - اور اوس نے ایلچی بہیجکر گشتاسب کو دہمکی دی - اور بہت بُرا مانا - اور

اوس سے کہلا بھیجا - کہ زردشت کو میرے پاس بھیجدے - اور نہ مین تجھپر حملہ کرون گا اور تجھے اور تیرے اہل بیت کو مار ڈالون گا بشتاسب نے بھی اس کا خوب سخت جواب لکھا - اور اوس سے لڑائی کے لیے تیار ہونے کو کہا اور پھر دونو شخص لڑائی کے لیے نکلے اور خوب لڑائی ہوئی - جس مین ترکون کے بادشاہ کو شکست ہوئی - اور وہ بہت مارے گیے - اور میدان سے بھاگ گئے - بعدازان بشتاسب بلخ کو لوٹ آیا -

۱۳۰ - بشتاسب کا اسفندیار کو قید کرکے گوشہ نشین ہونا اور جرزاسب کا حملہ بشتاسب پر -

اب اہل فارس مین زردشت کی بات خوب چمک گئی اور اوس کا بڑا مرتبہ ہوگیا - کیونکہ یہ فتح اوسی کے کہنے کے بموجب ہوئی تھی - اس لڑائی مین اسفندیار بن بشتاسب نے بڑے بڑے کام کئے تھے - جب لڑائی ختم ہوگئی - تو لوگون نے بشتاسب اور اسفندیار مین فساد ڈلوا دیا - اور بشتاسب سے کہا - کہ اسفندیار خود بادشاہ بننا چاہتا ہے - اس واسطے بشتاسب نے اوسے لڑائیون پر متواتر بھیجا - اور آخر کار گرفتار کرکے مقید کر دیا - پھر بشتاسب کرمان سیستان کی طرف گیا - اور ایک پہاڑ طمیدر نام مین پہونچا - کہ وہان اپنے دین کے بموجب گوشہ نشینی کرے - اور اپنے بوڑھے باپ طہراسپ کو بلخ مین چھوڑ گیا - لہراسپ ایسا بوڑھا ہوگیا تھا - کہ وہ کسی کام کا نہ رہا تھا - اسی مقام پر بشتاسب نے اپنے خزانہ اور اہل وعیال بھی چھوڑے جب یہ خبر توران مین پہونچی - اور جرزاسب نے سنی - تو اوس نے لشکر فراہم کیا - اور بلخ کی طرف روانہ ہوا - اور بشتاسب کی غیبت سے اوس نے فائدہ اُٹھانا چاہا اور بلخ مین آکر وہان کا مالک ہوگیا - اور طہراسپ کو اور بشتاسب کے دو بیٹون اور ہربدون (آتشکدہ کے متولیون) کو قتل کر ڈالا - اور دفترون کو جلا دیا - اور آتشکدہ

گرادئے - اور چارون طرف فوجین بھیجین - اور ایرانیون کو قتل اور اسیر کیا - اور ملک کو خراب و برباد کر ڈالا - اور بشتاسب کی دو بیٹیان پکڑ لین - جن مین سے ایک کا نام خمانی تھا - اور اون کا بڑا علم درفش کاویان چھین لیا - اور بشتاسب کی تحبس مین روانہ ہوا - بشتاسب یہ دیکھکر بھاگا - اور فارس کے قریب کسی پہاڑ مین جا کر متحصن ہوا - اور اس مصیبت سے سخت پریشان ہوا -

۱۳۱ - اسفندیار کا قید سے نکلکر زراسب کو دفع اور قید کرنا اور توران پر اوس کا قبضہ -

جب بشتاسب پر بڑی سختی ہوئی - تو اوس نے اپنے بیٹے اسفندیار کے پاس جاماسب کو بھیجا - جو بڑا عالم تھا - اور اوسے مجلس سے نکلوایا - اور عذر معذرت کر کے اوس سے وعدہ کیا - کہ مین تجھے ولی عہد کر دون گا - جب اسفندیار نے یہ کلام سنا - تو اوس نے سجدہ کیا - اور اوس کے پاس سے چلا - اور جو لشکر اوس کے پاس تھا اوسے جمع کیا اور رات کو تمام سامان کر کے صبح ہی دوسرے روز ترکون کے لشکر کا رخ کیا - اور اونکے بادشاہ کے مقابل جا پہونچا - دونو مین خوب لڑائی ہوئی - اور آتش کارزار خوب مشتعل ہوئی اسفندیار نے ترکون کے لشکر پر حملہ کیا - اور اوس کی ترتیب بگاڑ دی - اور متواتر حملہ پر حملہ کئے گیا - اب ترکون مین یہ خبر پہونچی کہ اس لشکر کا سردار اسفندیار ہے - اس سے وہ ایسے بھاگے کہ کہین نہ رُکے - اور اسفندیار لوٹ آیا - اور درفش کاویان بھی ہاتھ آگیا -

جب باپ کے پاس آیا تو وہ بہت خوش ہوا - اور اوسے ترکون کے تعاقب کا حکم دیا - اور کہا کہ اون کے بادشاہ اور اوس کے اہل و عیال کو جہان تک ہو سکے قتل کیے بغیر نہ چھوڑے - اور حتی الامکان ترکون کو خوب قتل اور اسیر کرے - اور اپنے اسیرون کو اور جو غنیمت وہ یہان سے لے گئے ہین اوسے چھوڑا لائے -

پھر اسفندیار روانہ ہوا اور توران مین پہونچا - اور تورانیون کو خوب قتل و اسیر کیا اور ملک کو اُجاڑ ڈالا - اور اون کے دار السلطنت تک چلا گیا - اور اوسے بھی جبراً قہراً فتح کر لیا - اور پادشاہ کو اور اوس کے ساتھیون کو اور اوس کی سپاہ کو قتل کر ڈالا - اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لیا - اور عورتین پکڑ لین - اور اپنی دونو بہنون کو چھڑا لیا - اور ملک مین خوب تاخت و تاراج کیا - اور بلاد ترک کے آخری حدون تک اور تبت تک جا پہونچا - اور پھر توران کے حصے کر ڈالے - اور اسکے بعد ہر ایک حصہ پر ترکون کے سردارون مین سے ایک ایک سردار کو مقرر کیا اور اون سے خراج ٹھہرا لیا اور کہدیا کہ سال بسال اوس کے باپ بشتاسب کے پاس یہ خراج بھیجدیا کرین -

۱۳۲ - رستم کا اسفندیار کو قتل کرنا اور بشتاسب کی موت اور ایک اسرائیلی کا اوس کے پاس جانا

پھر جب اسفندیار بلخ کو لوٹ آیا - تو چونکہ اسفندیار نے ایران کے ملک کی حفاظت کی اور ترکون کو شکست دی تھی باپ کو اوس پر رشک ہوا - اور اسفندیار سے دل ہی دل مین حسد کرنے لگا - اور اوسی نے اوسے حکم دیا - کہ تیاری کر کے رستم کی طرف جائے اور سیستان مین جا کر اوسے قتل کر ڈالے اور اوس سے کہا - کہ رستم ہمارے ملک کے درمیان رہتا ہے اور ہماری اطاعت نہین کرتا ہے یہ بڑا غضب ہے اس کی وجہ یہ تھی - کہ کیکاؤس نے اوسے خود مختار کر دیا تھا - اور سیستان کا ملک اوسے جاگیر مین دیدیا تھا - اس کا بیان ہم اوپر کیکاؤس کی سلطنت مین لکھہ چکے ہین اس سے بشتاسب کی یہ غرض تھی کہ رستم اوسے مار ڈالے یا وہ رستم کو مار ڈالے - کیونکہ وہ رستم کا بھی بڑا ہی دشمن تھا - اس واسطے اسفندیار نے لشکر فراہم کیا - اور رستم کی طرف گیا کہ سیستان اوس سے لے لے - رستم بھی اوس کے مقابلہ کو نکلا - اور اوس سے

لڑا - اسفندیار مارا گیا اور رستم نے اوسے مار ڈالا -

پھر بشتاسب مرگیا - اور ایک سو بارہ برس اور بعض کے قول کے بموجب ایک سو ۱۲۰۰ بیس یا ایک سو پچاس برس بادشاہی کی -

کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص اوس کے پاس آیا تھا - اور کہتا تھا کہ وہ نبی ہے اور خدا نے اوسے اوس کی طرف بھیجا ہے - اور بلخ مین اوسکے پاس پہونچا تھا - اور عبری بولتا تھا اور زردشت مجوسیون کا نبی اوس کا ترجمہ کرتا تھا اور جاماسب عالم بھی موجود رہتا تھا - وہ بھی اسرائیلی کی باتون کا ترجمہ کیا کرتا تھا اور بشتاسب اور اوس کے آبا و اجداد اور تمام فارس والے پہلے صابی مذہب تھے - زردشت کے آنے کے بعد وہ آتش پرست ہوگیے تھے -

ایام کیکاوس سے بہمن بن اسفندیار کے زمانہ تک یمن کے بادشاہ

۱۳۳ - یاسر یمن کے بادشاہ کا وادی الرمل تک جانا اور وہان پتلا بنا کر نصب کرنا -

اون لوگون کا قول ہم اوپر لکھ چکے ہین - جو کہتے ہین کہ کیکاؤس حضرت سلیمان بن داؤد کے عہد مین تھا اور یہ جو یمن کے بادشاہ سلیمان کے زمانہ مین تھے اور بلقیس بنت الیشرح کا جو حال گزرا ہے اوس کو بھی بیان کر چکے ہین - بلقیس کے بعد یاسر بن عمرو بن لعیز بادشاہ ہوا تھا - جسے النعم الانعامہ بھی کہتے ہین - یمن والے کہتے ہین - کہ وہ ملک مغرب پر چڑھائی کر کے گیا تھا - اور اوس وادی تک پہونچ گیا تھا - جسے وادی الرمل (ریگستان کی گھاٹی) کہتے ہین - یہان تک کوئی شخص اس سے پہلے نہین گیا تھا - جب وہ یہان تک پہونچا - تو ریگ کی کثرت کے سبب سے آگے نہ جا سکا

اور وہین ٹھیرا ہوا تھا اسی مین دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہان سے ریت ہٹ گیا۔ اوس نے ایک شخص کو جس کا نام عمرو تھا آگے جانے کا حکم دیا۔ اور وہ اپنے ہمراہیون کے ساتھ آگے گیا۔ لیکن پھر وہ لوگ لوٹ کر نہ آئے۔ جب یاسنے یہ حال دیکھا۔ تو وہان تانبے کا ایک پتلا بنا کر کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ اور وادی کے کنارے ایک چٹان پر اوس بت کو نصب کرا دیا۔ اور سند تحریر مین اوس کے سینہ پر لکھدیا۔ کہ یہ پتلا یاسر انعم الحمیری کا ہے۔ اس سے آگے راستہ نہین ہے۔ آگے جانے کے لیے کوئی تکلیف نہ کرے۔ اگر آگے جائیگا تو مصیبت مین پھنس جائیگا۔

لوگ یہ بھی کہا کرتے ہین۔ کہ اس ریگستان کے آگے بھی کچھ لوگ رہتے ہین جو حضرت موسیٰ کی امت کے ہین اور وہ وہ لوگ ہین جن کا اللہ تعالی کے اس قول مین ذکر آیا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (اور موسی کی قوم مین سے کچھ لوگ ایسے بھی ہین جو حق بات کی ہدایت اور اوسی کے مطابق لوگون کے معاملات مین انصاف بھی کرتے ہین۔) واللہ اعلم۔

۱۳۴ تبع اسعد ابوکرب اور چین تک اوسکی چڑھائی کی بے سروپا روایت۔

پھر اوس کے بعد تبع جسے بتان اور اسعد اور ابوکرب بھی کہتے ہین بن ملکیکرب تبع بن زید بن عمرو تبع جسے ذوالاذعار بھی کہتے ہین بن ابرہہ تبع ذی المنار بن الرائش بن قیس بن صیفی بن سبا بادشاہ ہوا۔ اور اوسے زائد بھی کہا کرتے تھے یہ تبع لشتاسب اور اردشیر ہمن بن اسفندیار بن لشتاسب کے زمانہ مین تھا۔ اور یہی تبع یمن سے اوس راستہ کو بھی گیا تھا جس راستہ کو پہلے رائش گیا تھا۔ اور چلتے چلتے بنی سطے کے دونو پہاڑون تک پہونچ گیا تھا۔ پھر وہان سے انبار کے ارادہ سے روانہ ہوا

اور حیرہ کے مقام پر پہونچا تو یہان بڑا حیران پریشان ہوگیا۔ رات کا وقت تھا۔ اس لیے اوسی جگہہ ٹھیر گیا۔ اور اوس جگہہ کا نام حیرہ رکھدیا۔ اور ازدلخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ قبیلون کے وہان کچھہ آدمی چھوڑ دئے۔ جنہون نے وہان مکانات بنا لئے۔ اور وہین رہنے لگے۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد طے کلب سکون بلحرث بن کعب اور ایاد کے قبائل کے بھی کچھ لوگ اون کے پاس جا رہے۔

پھر وہ موصل کی طرف گیا۔ اور پھر آذربائیجان پہونچا۔ اور ترکون سے مقابلہ کر کے اونہین شکست دی اور سپاہیون کو قتل اور اہل وعیال کو قید کر لیا۔ پھر یمن کی طرف لوٹ آیا۔ اور بادشاہون مین اوس کا رعب داب چھا گیا۔ اور اون کے پاس سے تحفہ تحائف آنے لگے۔ اور ہند کے بادشاہ نے بھی اوسے ہدیہ بھیجے۔ جن مین حریر مشک عود وغیرہ نوادر ہند کی بہت چیزین تھین۔ چونکہ یہ چیزین اوس نے پہلے کبھی نہین دیکھی تھین۔ اس لیے اوس نے ایلچی سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ سب چیزین تیرے ہی ملک مین ہوتی ہین۔ کہا نہین۔ اون مین سے اکثر اشیا چین کے ملک کی ہین۔ اور اوس نے چین کی اوس کے روبرو بہت تعریف کی۔ اس لیے تبع نے چین پر چڑھائی کرنے کی قسم کھا کر ارادہ کیا۔ اور اپنی قوم حمیر کو لیکر روانہ ہوا۔ اور اوس مقام پر پہونچا۔ جہان پتلے دبلے اور سیاہ ٹوپیان پہننے والے آدمی رہتے تھے۔ وہان سے اوس نے اپنے رفیقون مین سے ایک شخص کو جس کا نام نابت تھا چین کی طرف ایک بڑا لشکر دیکر روانہ کیا۔ لیکن یہ شخص کچھ مصیبت مین پھنس گیا۔ اس واسطے خود تبع نے بھی اُدھر کو کوچ کیا۔ اور چین مین جا کر داخل ہوا۔ اور چینیون کی فوج کو قتل کیا۔ اور جو کچھ وہان پایا سب لوٹ لیا۔

اوس کے جانے اور وہان رہنے اور پہر لوٹ کر آنے مین سب سات برس کی مدت صرف ہوئی - پہر اوس نے اپنی قوم حمیر کے بارہ ہزار سوار تبت مین چھوڑ دیئے یہی لوگ تبت مین رہتے ہین - اور وہ اپنے آپ کو عربون کی نسل سے سمجھتے ہین - اون کے رنگ اور اون کے جسم عربون کے سے ہین -

یہ روایت لوگ اسی طرح بیان کیا کرتے ہین - لیکن بہت اصحاب سیر اور تواریخ نے اس کو غلط بتایا ہے اور راویون مین سے ایک دوسرا آپس مین مخالف بہی ہے - کوئی ایک کو پہلے بتاتا ہے - تو دوسرا اوسے پیچہے بیان کرتا ہے - اس واسطے اس روایت کے بیان کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے - لیکن ہم جو کچھ پاتے ہین اوسے کچھ نہ کچھ اختصار کرکے بیان کر دیتے ہین -

اردشیر بہمن اور اوس کی بیٹی ہمائی

۱۳۵ - اردشیر بہمن اور اوس کی حکومت - پشتاسب کے بعد اوس کا پوتا اردشیر بہمن بن اسفندیار بادشاہ ہوا - یہ شخص بڑا مظفر و منصور تہا جہان جاتا اوسے فتح ہوتی تہی اور اپنے باپ سے بہی اوس کی سلطنت بڑی تہی - کہتے ہین - کہ اوسی نے سواد مین ایک شہر بسایا اور اوس کا نام ایا دان اردشیر رکہا تہا - یہی شہر ہے جسے آج کل زاب اعلی ہین بہمنیا کہا کرتے ہین - اور دجلہ کے علاقہ مین اوسی نے اُبلّہ بسایا تہا - اور نیز سیستان کو بہی اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے گیا تہا - اور وہان جاکر رستم اور اوس کے باپ اور اوس کے بیٹے فرامرز کو قتل کیا تہا یہی بہمن دارائے اکبر کا باپ اور نیز ساسان کا باپ ہے جو شاہانِ فارس کے

باپ اردشیر بن بابک اور اوس کی اولاد کا مورث اعلیٰ ہے۔ دارا کی ماں خمائی یا ہمائی تھی۔ جو بہمن کی بیٹی تھی۔ اس لیے وہ دارا کی ماں بہی تھی اور اوس کی بہن بھی تھی اور یہی بہمن ہے کہ جو روم کے اندرونی ملک مین دس لاکھہ سپاہ سے گیا تھا اور دنیا بھر کے بادشاہ اوسے خراج بھیجا کرتے تھے۔ اور بلحاظ شان و شوکت اور تدبیر ورائے کے شاہان فارس مین اوس کا بہت بڑا درجہ تھا۔ بہمن کی ماں بنیامین بن یعقوب کی نسل سے تھی۔ اور اوس کے بیٹے ساسان کی ماں سلیمان بن داؤد کی نسل سے تھے۔ اوس نے کل ایکسو بیس برس بادشاہی کی۔ اور بعض صفہ انشی برس اوس کی حکومت کی مدت بتاتے ہین۔ یہ بڑا متواضع خلیق اور لوگون مین نیک نام مشہور تھا۔ اور جب فرمان جاری کرتا تو سرنامہ یہ ہوتا تھا۔ از جانب بندۂ خدا خادم خدا منتظم امور خلق اللہ۔

۱۳۶۔ خمانی بنت بہمن کی سلطنت اور دارا کا بادشاہ بنانا۔

پھر اوس کے بعد خمانی اوس کی بیٹی بادشاہ ہوئی اس کا باپ اسے بہت چاہتا تھا اور یہ بڑی عاقلہ اور شہسوار بہی تھی۔ اور اوس کا لقب شہرزاد تھا اور بعض کہتے ہین۔ کہ جب وہ حاملہ ہوئی۔ اور دارا اکبر اوس کے پیٹ مین ہی تھا۔ تبہی اوس نے بہمن سے کہا تھا کہ جو بچہ میرے پیٹ مین ہے اس کے سر پر تاج رکھہ اور اوسے بادشاہ کردے۔ چنانچہ بہمن نے ایسا ہی کردیا۔ اور اوس کے حمل کو ہی تاج پہنایا۔

اور ساسان بن بہمن بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ جب اوس نے دیکھا۔ کہ میرے باپ نے ایسا کیا ہے تو وہ اصطخر چلا گیا۔ اور گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اور پہاڑون کی چوٹیون پر رہنے لگا۔ اور بکریان پال لین۔ اور خود بالذات اون کی دیکھہ بھال کرنے لگا

اس سے تمام لوگ اوس کو ناقابل سلطنت سمجھ گیے - اس لیے جب بہمن مرا - اور دارا ابھی اپنی مان کے پیٹ مین ہی تھا - تو اونہون نے خمانی کو پادشاہ بنایا -

جب کچھ دنون کے بعد وضع حمل ہوا - اور دارا پیدا ہوا - تو خمانی نے اوس کا اظہار ہی نہ کیا اور بچے کو ایک صندوق مین ڈال اور جواہر اوس کے پاس رکھدیے کر اسین اصطخر سے بہادیا اور بعض کہتے ہین - کہ دریاے بلخ مین بہایا تھا - غرض وہ صندوق ایک چکی پیسنے والے کو ملا جو اصطخر کا رہنے والا تھا - وہ جواہر دیکھکر خوش ہوگیا - اور اس بچے کو اوس کی بی بی نے پرورش کیا - لیکن جب یہ جوان ہوا تو اس کا حال لوگون مین معلوم ہوگیا - اور خمانی نے بھی اپنی خطا کا اقرار کیا - جب وہ لڑکا پورا جوان ہوا - تو اوس کا امتحان کیا گیا - اور شہزادون مین جو صفات ہونا چاہئین وہ اوس مین بدرجہ اکمل پائی گئین - اس لیے خمانی نے اوسے تاج پہنایا اور پادشاہ بنایا اور فارس کو گئی - اور اصطخر شہر آباد کیا - وہ بڑی فتح نصیب تھی - اوس نے رومیون پر چڑھائی کی تھی - اور دشمنون کو ایسا داب کر رکھا تھا - کہ اوس کے ملک پر وہ نہین آسکتے تھے - اور رعایا پر خراج مین تخفیف کر دی تھی - اور تیس برس پادشاہ رہی تھی - اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ خمانی نے ہی جو دارا کی مان تھی اوسکی پرورش کی تھی اور جب وہ بڑا ہوگیا تھا تو اوسے ملک دیدیا تھا - اور خود گوشہ نشین ہوگئی تھی اوس نے اپنی شجاعت اور دانائی سے ملک کا خوب انتظام کیا تھا -

۱۳۷ - بیت المقدس کے خراب رہنے کی مدت کی تعداد وغیرہ -

اب ہم بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہین - اور اون کے انقطاع حکومت تک کی تاریخ کا اور اون کے زمانے کے شاہان فارس کی مدت حکومت کا بیان کرتے ہین

اوپر ہم لکھہ چکے ہین۔ کہ جن نبی اسرائیل کو بخت نصر گرفتار کرلایا تھا اون کے بیت المقدس کو لوٹ جانے کا سبب کیا تھا۔ اور یہ مراجعت اون کی کیرش بن اخشویرش کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ اور یہ بہمن کی طرف سے بابل مین حاکم تھا۔ اور اوس کے بعد چار سال اوس کی بیٹی خمانی کے زمانے تک رہا تھا۔ اور جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تھا اوس وقت سے اوس کے پھر آباد ہونے تک ستر برس گزرے تھے ان مین سے کچھ مدت تو بہمن کی حکومت کے زمانہ کی ہے۔ اور کچھ اوس کی بیٹی خمانی کے زمانہ کی۔ اور اس مین مختلف اقوال ہین۔ جس کا ذکر ہم اوپر لکھہ چکے ہین۔ اور بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ کیرش بشتاسب کا نام ہے۔ اور بعض نے اس سے انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کیرش خود مختار بادشاہ ہی نہ تھا۔

غرض جب بیت المقدس آباد ہو گیا۔ اور اوس کے باشندے لوٹ آئے۔ تو اون مین عزیر بھی تھے۔ اور بادشاہ اون مین اہل فارس کی طرف سے ہوا کرتا تھا۔ یا تو وہ کوئی فارس والون مین سے ہوتا تھا یا بنی اسرائیل مین سے کوئی ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ فارس کے تابع ہوتے تھے۔ اون کی خود مختاری جاتی رہی تھی۔ اور اس کے بعد سکندر اس ملک پر غالب ہوا۔ اور اوس نے دارا ابن دارا کو قتل کیا اور یہ ملک شام سمیت یونانیون اور رومیون کے قبضہ مین آگیا۔ اور اس کی کل مدت اٹھاسی برس بتاتے ہین۔

دارائے اکبر اور دارائے اصغر اور ذوالقرنین کے حال کے ساتھ اوسکی ہلاکت کی کیفیت

۱۲۸۔ دارا کی بادشاہی اور اوس کی خوش انتظامی

پھر دارا (یعنی داراب) بن بہمن بن اسفندیار

اور دارا ابن دارا کی بد انتظامی ۔

بادشاہ ہوا ۔ جس کا گوہر زاد یعنی کریم الطبع لقب تھا ۔ اس نے اپنا مسکن بابل مین مقرر کیا ۔ اور ملک کا نہایت اچھا انتظام کیا ۔ اور گردنواح کے بادشاہون کو مغلوب کیا ۔ اور اون سے خراج وصول کیا ۔ اور فارس مین ایک شہر بسایا اور اوس کا نام داراب جرد (داراب گرد) رکھا ۔ یہ اپنے بیٹے کو بہت پیار کرتا تھا ۔ اور اسی لیے اوس کا نام بھی وہ ہی رکھا تھا جو اپنا نام تھا اور اوسے اپنے بعد ولی عہد مقرر کیا تھا ۔ اوس نے کل بائیس ۲۲ برس حکومت کی ہے ۔

پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا دارا بادشاہ ہوا ۔ اس نے سرزمین جزیرہ مین نصیبین کے قریب ایک شہر بسایا تھا ۔ اور اوس کا نام دارا رکھا تھا ۔ جو اس وقت تک مشہور ہے ۔ اس نے ایک شخص کو وزیر کیا تھا جو وزارت کے کام کے لایق نہ تھا اور اس وجہ سے اوس نے دارا کو دوسرے لوگون سے بدظن کر دیا تھا ۔ دارا نے اپنے لشکر کے بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا ۔ اور اوس سے خاص و عام تمام لوگ متوحش ہو گیے ۔ وہ ایک جوان گورا جمیل و حسین آدمی تھا ۔ مگر کمینہ پرور ظالم بدخصلت اور رعیت کا دشمن تھا ۔ اس نے چودہ ۱۴ برس بادشاہی کی ۔

سکندر ذوالقرنین

۱۲۹ ۔ سکندر اور اوس کا دارا کو خراج نہ بھیجنا اور دارا اور سکندر کی مراسلت ۔

سکندر یونانی کا باپ فیلقوس تھا جو شہر مقدونیہ مین رہتا تھا ۔ اور وہان کا اور اوس کے پاس پڑوس کے ملکون کا بادشاہ تھا ۔ اور دارا سے اوس نے سالانہ خراج بھیجنے پر صلح

کرلی تھی - جب فیلقوس مرگیا تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا سکندر پادشاہ ہوا - اور کل ممالک روم پر غالب ہوگیا - اور دارا سے زبردست ہوگیا - اس نے اوسے خراج بھیجنا موقوف کردیا - اور جو خراج کہ وہان سے شاہان فارس کو دیا جاتا تھا وہ طلائی بیضے تھے - جب خراج نہ پہونچا تو دارا کو غصہ آیا - اور اوس کو لکھا - کہ اگر خراج نہ بھیجو گے تو تمہارے حق مین بڑی خرابی ہوگی - اور اسی کے ساتھ اوسے ایک چوگان اور گیند اور ایک تھیلی تلون کی بھیجی - اور اوس کو لکھا - کہ تو بچہ ہے تجھے چاہیئے کہ گیند اور ڈنڈے سے کھیل کرے - اور ملک گیری اور ملک داری کا خیال چھوڑ دے اگر ایسا نہ کرے گا - تو نافرمانی کی حالت مین یہان سے فوج بھیجی جائیگی اور تجھے باندھکر لے آئیگی - اور ہمارا لشکر اس قدر کثرت سے ہے جس قدر کہ اس تھیلی مین تل کے دانہ ہین -

اس کے جواب مین سکندر نے لکھا - کہ جو تو نے لکھا تھا مین سمجھا - اور اوس نے جو اپنے خط مین چوگان و گوی کا ذکر کیا تھا اوس کی طرف غور کیا - اور اوسے اپنے حق مین ایک مبارک فال سمجھا - کہ چوگان اور گیند کو جو زمین کی صورت ہے سکندر کو بھیجدیا - اور خود اوسے چھوڑ دیا - اور اس سے اوس نے یہ مطلب نکالا - کہ وہ دارا کا ملک لے لیگا - اور اسی طرح تلون سے بھی نیک شگون لیا - جس طرح سے چوگان و گوی سے لیا تھا - اوس مین چکنائی ہے - اور تلخی اور کڑواہٹ اوس مین نہین ہے اور پھر سکندر نے اوسے رائی کی ایک تھیلی بھیجی - اور لکھا - کہ جو کچھ اس تھیلی مین مین بھیجتا ہون یہ اگرچہ قلیل ہے مگر سخت تلخ اور بدمزہ ہے - اور میرا لشکر ایسا ہی ہے - جب یہ خط دارا کو پہونچا تو اوس نے لڑائی کی تیاری کی -

اور بعض علما جو متقدمین کے حالات سے واقف ہین کہتے ہین - کہ جو سکندر دارا ابن دارا سے لڑا تھا وہ دارا سے اصغر کا بھائی تھا دارا سے اکبر اوس کے باپ نے سکندر کی مان سے بیاہ کیا تہا - جو روم کے بادشاہ کی بیٹی تہی - جب وہ حاملہ ہوئی - تو اوسکے منہ کی بو دارا کو بُری معلوم ہوئی - اور اوس کی دوا کا حکم دیا - اہل علم کی رائے ہوئی - کہ فلان درخت سے جس کا نام فارسی مین سندر ہے (غالبًا سکندر) دوا اچھی ہو جائیگی - سکندر کی مان نے اوس کے پانی سے منہ دہویا - اور بہت کچھ اوس کے منہ کی بو کو فائدہ بھی ہوا - لیکن بالکل دفع نہ ہوئی - اس سے دارائے اکبر کو اوس سے نفرت ہو گئی - اور اوسے اپنے باپ کے گھر کو بھیجدیا - لیکن وہ حاملہ ہو گئی تہی - وہان جاکر اوسکے ایک بیٹا پیدا ہوا - جس کا نام اوس نے اوسی درخت کے نام پر رکھ دیا جس کے پانی سے اوس نے منہ دہویا تھا -

۱۴۰ - دارا اور سکندر کی لڑائی اور دارا کا قتل - اور جب سکندر کی مان کا باپ مر گیا - تو اوس کے بعد سکندر ہی بادشاہ ہو گیا - اور جو خراج کہ اوس کا نانا دارا کو بہیجا کرتا تھا وہ نہ بھیجا - اس لیے دارا نے تقاضا کیا - یہ خراج ایک طلائی بیضہ تھا - سکندر نے اوسے جواب دیا - کہ وہ مرغی جو انڈے دیا کرتی تہی اوسے مین نے ذبح کر کے کہا لیا - اگر تو چاہے تو مجھ سے صلح رکھہ - اور اگر تو چاہے تو مین لڑنے کو موجود ہون - پہر سکندر کو لڑائی سے خوف ہوا - اور اوس نے صلح چاہی - دارا نے اپنے رفقا سے مشورہ لیا لیکن چونکہ وہ لوگ اوس سے دلون مین ناراض تہے اونہون نے اوسے لڑائی کی رائے دی - اس لیے دارا لڑائی کے واسطے نکلا - سکندر نے دارا کے حاجبون سے سازش کی - اور دارا کے قتل کے واسطے اون سے کہا - وہ راضی

ہوگیے اور کچھ وعدہ ٹھیرالیا - مگر اپنی خاص ذات کی امن اوس سے نہین مانگی - جب لڑائی ہوئی تو دارا کے حاجبون نے اوسے عین لڑائی کے وقت مین مار ڈالا - لڑائی ایک سال تک رہی تھی - پھر دارا کے آدمی بھاگ گیے - اور سکندر اوس کے پاس آپہونچا - اس وقت وہ نزع کی حالت مین تھا - کچھ رمق ہی اوس مین باقی تھی - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ کوئی دو ہمدان کے باشندے دارا کے پہرے والون مین تھے - اونہون نے دارا کے ظلم کے سبب سے اوسے قتل کر دیا تھا - اور اوس وقت اونہون نے اوسے مارا تھا جس وقت اوس کا لشکر بھاگ چلا تھا - اور سکندر نے اس کا حکم نہین دیا تھا - بلکہ سکندر نے دارا کی شکست کے وقت یہ منادی کرادی تھی - کہ دارا کو قید کیا جاے اور قتل نہ کیا جاے - لیکن جب معلوم ہوا - کہ اوسے لوگون نے مار ڈالا تو وہ اوس کے پاس آیا - اور اوس کے منہ کی دھول پونچھی - اور سر اپنی گود مین رکھا اور کہا تیرے ہی آدمیون نے تجھے قتل کیا ہے - میرا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ تجھے قتل کرون - اے شاہنشاہ و شریف الاشراف و حر الاحرارمین تیرا قتل کسی طرح نہین چاہتا تھا - جو تیرے دل کی آرزو ہے وہ مجھ سے کہہ - اس پر دارا نے اوسے وصیت کی - کہ اوس کی بیٹی روشنک سے وہ بیاہ کرلے - اور اوس کے حقوق کو یاد رکھے - اور اوس کی قدر کرے - اور احرار فارس کو مارے نہین - اور جس نے اوسے قتل کیا ہے اوس سے انتقام لے - چنانچہ سکندر نے اس وصیت کی پوری پوری تعمیل کی - اور دارا کے دو تو حاجبون کو مار ڈالا - اور اون سے کہا - کہ تمہارے جان کی حفاظت کی شرط نہ تھی - اور جو اون سے دینے کا وعدہ کیا تھا وہ پہلے دیدیا پیچھے اون کو قتل کیا - اور کہا یہ مناسب نہین ہے کہ بادشاہون کے قاتلون کو باقی

رکھا جائے اور یہ لڑائی ملک خزر کے پاس خراسان مین ہوئی تھی - اور ایک روایت مین ہے کہ شہر دارا کے پاس جزیرہ مین ہوئی تھی -

۱۴۱ - سکندر کے کام ایران اور ہندوستان مین اور اوس کا نسب -

سکندر سے پیشتر روم کی حکومت متفرق تھی - اور فارس کی سلطنت مجتمع تھی سکندر نے اوسے متفرق کر دیا - اور اہل فارس کی جو کتابین اور علوم تھے اور نجوم و حکمت کی کتابین تھین وہ اوس نے اون سے لے لین اور روم کو لے گیا - یہ تو ہم اوپر ذکر کر آئے ہین کہ بعض لوگ اوسے دارا کا بھائی بتاتے ہین - لیکن روم والے اور بہت نساب کہتے ہین کہ سکندر بن فیلقوس ہے - اور بعض کہتے ہین کہ وہ ابن فیلبوس بن مطربوس ہے - اور کوئی بتاتے ہین - کہ وہ ابن مصرایم بن ہرمس بن ہرمس بن میطون بن رومی بن لیطی بن یونان بن یافث ہے اور بعض کہتے ہین وہ ابن ثوبہ بن سرحون بن رومیط بن زلطاین توقیل بن رومی بن الاصفر بن ایلفر بن العیص بن اسحاق بن ابراہیم ہے پھر اوس نے دارا کے مرنے کے بعد دارا کا ملک سب اپنے ماتحت کر لیا اور عراق شام روم مصر جزیرہ کا مالک ہو گیا - اور جب اپنے لشکر کی موجودات لی تو کہتے ہین - کہ چودہ لاکھ فوج نکلی - اون مین سے آٹھ لاکھ تو خود اوس کی فوج تھی - اور چھ لاکھ دارا کی سپاہ تھی - اور پھر وہ فارس کے قلعون کے انہدام اور آتشکدون کے توڑنے کے واسطے آگے گیا - اور ہر بدون کو مارا - اور اون کی کتابین جلائین - اور فارس کے ملک مین سردارون کو مقرر کیا -

اور آگے بڑھ کر ہندوستان پہونچا - اور اوس کے بادشاہ کو قتل کیا - اور شہرون کو فتح کر کے بتخانون کو گرایا - اور اون کے علوم کی کتابین جلائین -

۱۴۲ - چین کے پادشاہ کا سکندر کے پاس آنا اور ایک ثلث محاصل دینے پر صلح ٹھیرانا اور پھر اپنی قوت دکھا کر دو چند دینا

پھر وہ ہندوستان سے چین کو گیا - اور جب وہان پہونچا - تو چین کا سفیر رات مین اوسکے پاس آیا - اور کہا کہ مین چین کے پادشاہ کا ایلچی ہون - سکندر نے اوسے اپنے پاس بلایا - ایلچی نے اوسے سلام کیا - اور کہا کہ خلوت مین مین کچھ کہنا چاہتا ہون - اس لیے اوس کی تلاشی لی گئی - اوس کے پاس کوئی ہتیار وغیرہ نہ نکلا - تب سکندر کے پاس جو آدمی تھے وہ باہر چلے گئے - ایلچی نے کہا کہ مین چین کا پادشاہ ہون - تیرے پاس یہ پوچھنے کو آیا ہون - کہ تو کیا چاہتا ہی اگر کوئی ایسی بات ہو جس کا کرنا ممکن ہو - تو مین اوس کے کرنے کے لیے موجود ہون تو مجھ سے لڑائی نہ کر - سکندر نے کہا - کہ تو میرے پاس بے خوف کیسے چلا آیا - چین کے پادشاہ نے کہا - مین جانتا ہون کہ تو عاقل اور حکیم ہے - تیرے اور میرے درمیان مین کوئی پہلی عداوت اور رنج نہین ہے اور یہ بھی تو جانتا ہے - کہ اگر تو مجھے مار ڈالے گا تو اس سے چین کے لوگ یہ ملک تجھے نہین دینگے - علاوہ برین لوگ تجھے غدار کہین گے - سکندر نے اس گفتگو سے جانا - کہ وہ ایک عاقل آدمی ہے - اور کہا - کہ مین اس بات پر تجھ سے صلح کرنا چاہتا ہون - کہ تو مجھے اپنے ملک کا تین سال کا محاصل دیدے - اور نصف محاصل ہر سال دیا کرے - چین کے پادشاہ نے کہا - بہت بہتر - لیکن مین پوچھتا ہون کہ پھر میرا کیا حال ہوگا - جب مین تجھے تین سال کا محاصل دیدونگا - سکندر نے کہا - بتا کہ کیسا حال ہوگا - کہا ایسا حال ہوگا کہ جب کوئی تجھ سے لڑنے آئے گا تو پہلی ہی لڑائی مین مین مارا جاؤن گا - اور شکاری ایک ہی لقمہ مین مجھے کھا جائیگا - سکندر نے کہا - تو اچھا مین دو ہی سال

راضی ہوجاؤنگا - کہا اس صورت مین میرا حال کسی قدر پہلے سے بہتر ہوگا - مگر اتنا نہین کہ مین اپنے آپ کو بیچا سکون کہا تو مین ایک ہی سال کے منافع پر قناعت کرونگا کہا اس حالت مین میرا ملک تو بے شک باقی رہجائیگا - مگر مین نہ رہونگا - تو کہا کہ اچھا پچھلے سالون کا تو مین کچھ نہین مانگتا - مگر آیندہ ایک ثلث ارتفاع سالانہ دیا کر - اس مین تیرا حال کیسا رہے گا - چین کے بادشاہ نے کہا - کہ اس مین چھٹا حصہ تو فقرا اور مساکین کو جائیگا - اور ملک کے کامون مین خرچ ہوگا - اور چھٹا حصہ میرے لیے رہیگا - اور ایک ثلث لشکر کے کام آئیگا - اور ایک ثلث تیرے لیے ہوگا سکندر نے کہا تو اتنا ہی میرے لیے بہت ہے - چین کے بادشاہ نے اوسکا شکریہ ادا کیا - اور سکندر کے پاس سے لوٹکر اپنے لشکر مین چلا گیا - جب اوس کے لشکر والون نے یہ حال سنا تو بہت خوش ہوئے - کہ صلح ہوگئی -

پھر جب دوسرا روز ہوا - تو چین کا بادشاہ ایک عظیم الشان لشکر لیکر نکلا - اور سکندر کے لشکر کو گھیر لیا - سکندر اور اوس کے رفیق یہ دیکھکر سوار ہوئے - تو دیکھا کہ چین کا بادشاہ ایک ہاتی پر سوار ہے اور سر پر تاج پہنے ہوئے ہے - سکندر نے کہا - کہ یہ تو نے فریب کیا - چین کے بادشاہ نے کہا - نہین - بلکہ مین یہ تجھے دکھانا چاہتا ہون - کہ مین نے تیری اطاعت کسی ضعف کے سبب سے نہین کی ہے - لیکن مین یہ دیکھتا ہون کہ آسمان تیری مدد پر ہے - اور عالم علوی تیری طرف متوجہ ہے - اس لئے اوس کی اطاعت کے واسطے مین نے تیری اطاعت کی ہے - اور تیرے قرب سے اوس کا قرب مین نے ڈھونڈھا ہے - اس پر سکندر نے اوس سے کہا - کہ تیری طرح کے بادشاہ سے جزیہ لینا سزاوار نہین ہے - مین دیکھتا ہون کہ ہم دونون مین تو ہی مستحق فضل

دانائی ہے اور جو کچھ مین تجھ سے لینا چاہتا تھا وہ مین نے تجھے معاف کیا۔ اور مین اب تیرے یہان سے لوٹ کر جاتا ہون۔ بادشاہ چین نے کہا۔ کہ تو آپ کچھ نقصان مین نہین رہین گے اور جو کچھ اقرار کیا تھا اوس کا دوچند رسکندر کو دیا۔ اور سکندر وہان سے اوسی روز روانہ ہوگیا۔

۱۴۳۔ ذوالقرنین کا یاجوج ماجوج کو روکنے کے واسطے دیوار بنوانا۔

اور مشرق اور مغرب کے تمام ملک سکندر کے مطیع ومنقاد ہوگیے اور تبت کا ملک بھی اوس نے لے لیا۔ پھر جب وہ بلاد مشرق ومغرب سے فارغ ہوگیا۔ تو اوس نے بلاد شمالی کا قصد کیا۔ اور اون ملکون کو بھی قبضہ مین کرلیا۔ اور وہان جو اقوام مختلفہ رہتی تھین وہ اوس کی مطیع ومنقاد ہوگئین۔ اور رفتہ رفتہ وہ دیار یاجوج وماجوج تک پہونچ گیا۔ لوگون نے یاجوج ماجوج کی نسبت طرح طرح کی باتین کہی ہین۔ مگر صحیح یہ ہے۔ کہ وہ ایک قسم کے ترک تھے۔ اور بڑے شوکت والے اور شریر تھے اور بہت کثرت سے تھے۔ اور اپنے پاس پڑوس کے لوگون کو بہت ستایا کرتے اور جہان پہونچتے ملک کو تاخت وتاراج کرکے ویران اور برباد کیا کرتے تھے۔ اور اپنے قرب وجوار کے لوگون کو ستاتے رہتے تھے۔ جب یہان کے لوگون نے سکندر کو دیکھا۔ تو اوس سے اونہون نے شکایت کی۔ کہ یہ لوگ بڑے شریر ہین۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین بیان فرمایا ہے۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ

بَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا

(پھر ذوالقرنین ایک اور سامان کے پیچھے پڑا۔ اور چلتے چلتے جب ایک پہاڑ کی گھاٹی کی دو ٹیکریون کے بیچ مین پہونچا) یہ دونو پہاڑ تھے جو ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اون کے اوپر چڑھنے اور وہان سے نکلنے کے لیے بجز اس گھاٹی کے جو اون کے درمیان تھی اور کوئی راستہ ہی نہ تھا جب وہ اس مقام تک پہونچا۔ اور اون ٹیکریون کے قریب ہوا (تو دیکھا۔ کہ ٹیکریون کے اوپر ایک قوم رہتی ہے۔ اور وہ ایسے وحشی ہین کہ بات کے سمجھنے تک نہین پھٹکتے۔ اون لوگون نے کہا۔ کہ اے ذوالقرنین۔ اس گھاٹی کے اُدھر یاجوج ماجوج کی قوم ہے اور وہ لوگ ہمارے ملک مین آکر فساد کرتے ہین۔ آپ کی مرضی ہو۔ تو ہم آپ کے لیے چندہ جمع کردین۔ بشرطیکہ آپ ہمارے اور اون کے درمیان کوئی روک بنا دین۔ ذوالقرنین نے کہا۔ کہ وہ مال جس پر میرے پروردگار نے مجھے پورا اختیار دے رکھا ہے کافی ووافی ہے۔ تم کو ایسی ہی مدد کرنی ہے۔ تو قوت سے میری مدد کرو) قوت سے مراد یہان مزدور اور کاریگر اور آلات مراد ہین جن سے عمارت بنائی جاتی ہے (مین تمہارے اور اون کے درمیان ایک دیوار کھینچ دونگا) اور کہا (اچھا تو کہین سے لوہے کی سلین ہم کو لا دو) سلون سے مراد لوہے کے ٹکڑے ہین۔ چنانچہ وہ لوگ لوہے کے ٹکڑے لائے۔ اور بنیاد کھودی گئی۔ اور یہان تک گڑھا کھودے گئے کہ پانی تک پہونچ گیے۔ پھر وہان لوہے اور لکڑیون کی قطارین بنائی گئین۔ اون کو تلے اوپر رکھا گیا (یہان تک کہ جب ذوالقرنین نے اون ٹیکریون کے درمیان کے شگاف کو پاٹ کر برابر کر دیا) جن سے مراد دونو پہاڑ ہین (تو حکم دیا کہ اب اس کو دہونکو) کہ جس سے لکڑیون مین آگ لگے اور لوہا گرم ہو گیا (یہان تک کہ دیوار کو لال انگارا کر دیا۔ تو کہا کہ اب ہم کو قطر لا دو کہ اوس کو پگھلا کر

ہم اس دیوار پر اُنڈیل دین) قطر سے مراد گلا ہوا تانبا ہے وہ تانبا جہان جہان لکڑیان تھین لوہے کے ٹکڑون کے درمیان چلا گیا۔ اور وہ ایک چادر بن گئی جو تانبے کی سرخی اور لوہے کی سیاہی سے ایک ڈوریا یا جھینٹ کی طرح معلوم ہونے لگی۔ اور پھر ذوالقرنین نے اوسکے اوپر لوہے کے برج بنوائے اس سے یاجوج ماجوج کے پاس پڑوس کے ملکون پر تاخت وتاراج موقوف ہوگئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اس تدبیر سے ایسی اونچی دیوار بن گئی۔ کہ یاجوج ماجوج نہ تو اوس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اوس مین سوراخ ہی کر سکتے تھے۔)

۱۴۴۔ سکندر کا آبِ حیات کی تلاش مین جانا اور ناکام پھرنا اور حضرت خضر کا آبِ حیات پینا۔

جب دیوار کے کام سے ذوالقرنین فارغ ہوگیا تو اوس ظلمات یعنی تاریکی مین گیا۔ جو قطب شمالی کے قریب ہے۔ اس وقت آفتاب جنوب کی طرف تھا۔ اس لیے وہان ظلمت اور تاریکی ہو رہی تھی۔ نہین تو زمین پر کوئی ایسا مقام نہین ہے جہان آفتاب کبھی نہ کبھی نہ نکلتا ہو۔ جب وہ تاریکی مین داخل ہوا۔ تو اپنے ساتھ چار سو آدمی لے گیا۔ اور آبِ حیات کو تلاش کیا۔ اور اٹھارہ روز وہان گھومتا پھرا۔ مگر ناکامیاب وہان سے باہر نکل آیا۔ حضرت خضر بھی اوسکے ساتھ ساتھ آگے آگے تھے۔ اونہین وہ چشمہ مل گیا۔ وہ اوس مین تیرے اور اوس کا پانی پیا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۵۔ سکندر کی وفات۔

پھر وہ عراق کو لوٹ آیا۔ اور خناق کی بیماری سے شہر روز کے مقام پر آکر چھتیس برس کی عمر مین مرگیا۔ اور ایک صندوق مین دفن کیا گیا۔ جو سونے سے بنایا گیا اور جوہر سے مرصع کیا گیا اور اوس پر ایلو لگایا گیا تھا۔ تاکہ وہ بگڑنے اور متغیر نہ ہو۔ اور اوسے سکندریہ مین اوس کی ماں کے پاس لے گئے۔ سکندر نے چودہ برس سلطنت کی۔ اور دارا کو اپنی حکومت کے تیسرے سال قتل کیا۔ اور بارہ شہر

بسائے۔ اونہین مین سے ایک اصفہان ہے جسے جوّ کہتے تھے۔ اور شہر ہرات مرو سمرقند بہی ہین اور ایک شہر سوادین بہی اوس نے دارا کی بیٹی روشنک کے واسطے آباد کیا تھا۔ اور ایسے ہی یونان مین بہی ایک شہر بسایا اور مصر مین سکندریہ بہی اوسی کا آباد کیا ہوا ہے۔

۱۴۶۔ سکندر کی موت پر دانشمندون کے نصیحت آمیز عبرت انگیز اقوال۔

جب سکندر مر گیا۔ تو اوس کے پاس جو حکیم یونانی فارسی ہندی وغیرہ رہا کرتے تھے اور جن کی وہ باتین سن سنکر خوش ہوا کرتا تھا اوس کے پاس آئے اور چارون طرف فدا ہو کر بیٹھے اور اون مین سے جو سب مین بڑا تھا کہنے لگا۔ کہ آپ لوگون مین سے ہر شخص کوئی نہ کوئی بات ایسی کہے۔ جس سے خاص لوگون کو تسلی ہو۔ اور عام لوگ اوس سے نصیحت حاصل کرین۔ اور کھڑے ہو کر تابوت پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور کہا کہ جو شخص قیدیون کو قید کیا کرتا تھا وہ آج خود قید ہو گیا۔ پہر دوسرا حکیم بولا کہ یہ وہ سکندر ہے کہ سونے کو (خزانہ مین) چہپاتا تھا۔ اور اب سونا اوسے چہپائے ہوئے ہے (یعنی طلائی تابوت مین پڑا ہے) تیسرے حکیم نے کہا۔ کہ دیکھو اس جسم سے (جو مر گیا ہے۔) لوگ کیسی نفرت کرتے ہین اور اس تابوت سے (جو سونے کا ہے) کیسی رغبت کرتے ہین۔ چوتھے حکیم نے کہا۔ کہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اگرچہ قوی مغلوب ہو گیا۔ مگر ضعیف ویسے ہی کھیل گود مین ڈوبے اور دہوکے مین پڑے ہوئے ہین۔ پانچوین نے کہا۔ کہ یہ وہ شخص ہے جس کی موت کا وقت معلوم نہ تھا۔ اور اوس کی امیدین عیان تھین۔ تو نے اپنی موت کو کیون نہ تھاما۔ کہ بعض تیری امیدین اور پوری ہو جاتین۔ بلکہ تو نے اپنی امید یہ ہی کیون نہ رکہی کہ اپنی موت کو ہی روک دے۔ چھٹے نے کہا

کہ اے محاصل وصول کرنے والے اور کامون مین مستعد تو نے ایسی چیزین جمع کین۔ کہ جن کی تجھ سے احتیاج ہی اوٹھ گئی۔ اور اون کا گناہ تو تجھ پر رہ گیا۔ اور اوس سے خوشی اُٹھانے کا زمانہ تجھ سے چلا گیا۔ اور نفع غیرون نے اُٹھایا۔ اور وبال تجھ پر پڑا۔ ساتوین نے کہا۔ کہ تو ہم کو نصیحت کیا کرتا تھا۔ مگر جتنی نصیحتین تو نے کی ہین۔ اون مین سے تیری موت سب سے بڑی نصیحت ہے۔ جس کو عقل ہو وہ اوسے سمجھ جائے۔ اور جو عبرت حاصل کر سکتا ہے وہ اوس سے عبرت حاصل کرے آٹھوین نے کہا۔ کہ بہت لوگ ایسے ڈرپوک ہین جو تیری غیبت مین تجھ سے ڈرتے تھے۔ مگر آج تیرے روبرو موجود ہین اور تجھ سے اونہین کچھ خوف نہین ہے۔ نوین نے کہا۔ بہت لوگون کو اس بات کی حرص تھی۔ کہ تو چپ رہے۔ مگر تو نہین چپ رہتا تھا آج اونہین یہ حرص ہے کہ تو بولے مگر تو نہین بولتا۔ دسوین نے کہا۔ کہ اس نے کتنے ہی آدمی مار ڈالے کہ وہ خود نہ مرے مگر آخر مر ہی گیا۔ گیارہوین نے جو اوس کے کتب خانہ کا داروغہ تھا کہا۔ کہ سکندر تو تو مجھ سے کہتا تھا۔ کہ مین تجھ سے کبھی الگ نہ ہون آج یہ حالت ہے کہ مین تیرے پاس پہونچ ہی نہین سکتا ہون۔ بارہوین نے کہا۔ کہ آج کا دن بڑا عبرت ناک ہے۔ جو اوس مین بُری باتین تھین وہ آگے آگئین اور جو بھلائیان اوس کے آگے تھین وہ پیچھے چلی گئین۔ اب جو شخص کسی کے زوال مملکت پر رونا چاہے وہ رو لے۔ تیرہوین نے کہا۔ کہ اے عظیم الشان بادشاہ تیری سلطنت ایسی جاتی رہی جیسے ابر کا سایہ (لمحہ مین) جاتا رہتا ہے۔ اور تیری مملکت کے آثار ایسے مٹ گئے جیسے آنکھ کی پتلی مین کی تصویر مٹ جاتی ہے۔ چودھوین نے کہا۔ کہ تو وہ ہے جس کے لیے زمین باوجود اس قدر لمبی چوڑی ہونے کے تنگ تھی۔ مگر اب

مجھے یہ نہین معلوم کہ زمین کے اس تنگ گڑھے مین جہان تو رکھا جائیگا تیرا کیا حال ہوگا
پندرہوین[۱۵] نے کہا۔ کہ جس شخص کا یہ راستہ ہو۔ اوس نے ایسے مال کیون جمع کیے
جو ناپائدار اور فانی ہین۔ سولھوین[۱۶] نے کہا۔ کہ اے مجمع فضلا اوس چیز کی خواہش نہ کرو جس کا
سرور پائدار نہین اور لذت منقطع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اب تم کو کھوٹا کھرا اور برا بھلا
سب معلوم ہوگیا۔ سترہوین[۱۷] نے کہا۔ کہ سونے والے کی خواب کو دیکھئے۔ کیسے
اوس کی آنکھ کھلتی ہے) خواب کا لطف گزر گیا۔ اور ابر کا سایہ ایک لمحہ مین ہٹ گیا
اٹھارہوین[۱۸] نے کہا۔ کہ تیرا غضب لوگون کے لیے موت تھا بھلا تو نے اپنی موت پر
غضب اور غصہ کیون نہ کیا (جو موت ہی نہ آتی۔) اونیسوین[۱۹] نے کہا۔ کہ لوگو تم نے
اس مرے ہوئے بادشاہ کو دیکھ لیا ہے تو چاہیئے کہ یہ بادشاہ جو اب موجود ہے
اوس سے نصیحت پکڑے۔ بیسوین[۲۰] نے کہا۔ جس شخص کی باتین لوگون کے کان
سنتے تھے وہ تو چپ ہوگیا۔ اب جو شخص ساکت ہے چاہیئے کہ وہ بولین (یعنی
اون کا چپ کرنے والا اب نہ رہا اب اونہین بولنے کا اختیار ہے) اکیسوین[۲۱] نے
کہا۔ جو شخص تیری موت سے خوش ہوا ہے وہ تیرے پاس بہت جلد آکر مل جائیگا۔
ٹھیک اوسی طرح سے جیسے تو اوس کے پاس چلا گیا جس کی موت سے تو خوش ہوا
تھا۔ بائیسوین نے کہا۔ یہ کیا بات ہے جو تجھ سے اپنا ایک عضو بھی نہین اٹھتا۔
تو تو تمام دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا۔ مگر تجھ مین یہ طاقت بھی نہ رہی۔ کہ تو اپنے
آپ کو اوس تنگ جگہ سے نکال سکے۔ جہان تو پڑا ہوا ہے حالانکہ تجھے ملکون کے
بڑے بڑے وسیع میدانون سے بھی نفرت تھی۔ تیئیسوین[۲۳] نے کہا جب دنیا
کا انجام یہ ہے۔ تو انسان کو چاہیئے کہ ابتدا سے ہی اوس سے پرہیز کرے۔ پھر

اوس کے خوان سالار نے کہا۔ کہ گاؤ تکیہ لگا دئے گئے اور قالین بچھا دئے گیے مگر مجلس کے صدر اور محفل کے سردار کو مین نہین دیکھتا۔ پھر بیت المال کے داروغہ نے کہا تو مجھے خزانہ جمع کرنے کے لیے کہا کرتا تھا۔ اب بتا کہ مین تیرے خزانے کس کو دون۔ پھر ایک اور نے کہا۔ کہ یہ دنیا بہت لنبی چوڑی ہے مگر تو اوس کے سات ہی بالشت زمین مین آگیا ہے۔ اگر تجھے اس امر کا یقین ہوتا تو تو اپنے آپ کو اوس کی جستجو مین نہین لگاتا پھر اوس کی بی بی روشنک نے کہا۔ کہ مین نہین جانتی تھی دارا پر جو غالب ہوا ہے وہ بھی مغلوب ہو جائیگا۔ یہ باتین جو تم لوگ کہہ رہے ہو یہ ایسی ہین۔ کہ جنہین سنکر دشمن خوش ہون۔ کیونکہ جو پیالہ سکندر پی چکا ہے وہ تمہارے پینے کے واسطے بھی ویسے ہی چھوڑ گیا ہے پھر اوس کی مان نے اپنے بیٹے کی موت کا حال سنکر کہا۔ اگرچہ میرے بیٹے کی حکومت جاتی رہی۔ لیکن میرے دل سے اوس کی یاد کبھی نہین جائیگی۔ چونکہ حکیمون کی یہ باتین ایسی ہین کہ جن مین نصیحتین اور دانائی کی اچھی اچھی باتین ہین۔ اس لیے مین نے اون کو یہان نقل کر دیا ہے۔

۱۴۷۔ لڑائی مین سکندر کی چالاکیان اور دانون کہانا اب لڑائی کے وقت سکندر کی چالاکیون کا حال سنئے۔ جب وہ دارا سے لڑائی لڑ رہا تھا تو اوس وقت وہ عین لڑائی کے ہنگامہ مین دونو صفون کے درمیان نکلا۔ اور ایک منادی نے اوس کے حکم سے ندا کی۔ کہ اہل فارس تم جانتے ہو جو تم نے ہم کو لکھکر دیا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو اوس کے عوض مین امان نامہ لکھکر دیا ہے۔ اب جو لوگ تم مین سے اپنے وعدہ پر قائم ہون۔ اور اوسے وفا کرنا چاہتے ہون تو چاہیئے کہ اوسے یعنی دارا کو

تخت سے اُتار دین - ہم بھی اپنا وعدہ اوس کے حق مین پورا کرینگے - جب یہ بات اہل فارس نے سنی تو اونھون نے ایک دوسرے کو متہم کرنا شروع کیا - اور اون مین اضطراب پڑگیا -

ایک اور مکر اوس کا یہ ہے - کہ جب وہ ہند کے راجہ کے مقابل ہوا - اور راجائے ہند کے ہاتیون کو دیکھکر سکندر کے گھوڑے بھاگے تو وہ میدان سے ہٹ گیا - اور ایک تانبے کا ہاتی بنوایا - اور اوسے ہتیارون سے سجایا - اور گھوڑون مین رکھا - کہ وہ اوس سے مالوف و مانوس ہوگیے پھر ہند مین گیا - اور ہند کا راجہ اوسکے مقابلہ کو نکلا - اور سکندر نے اس تانبے کے ہاتی کے پیٹ مین رال اور گندگ بھروائی اور ایک گاڑی پر رکھکر اوسے لڑائی کے میدان مین بھجوایا - اور بہت آدمی اوس کے ساتھہ کیے - جب لڑائی خوب چمک گئی - تو اوسے آگ دلوادی - اور جب وہ گرم ہوگیا - تو اوس کی ہمراہی فوج الگ ہوگئی - اور ہندؤن کے ہاتھی اوس پر پھیل پڑے اور اوسے سونڈون سے مارا جس سے وہ بہل گیے - اور اپنی ہی فوج کی طرف اُلٹے بھاگے - اور اونھین مین گڑبڑی ڈالدی -

ایک اور چالاکی اوس نے یہ کی تھی - کہ وہ ایک شہر پر لڑائی کو گیا - جو بڑا مضبوط مقام تھا - اور اوس شہر کے قلعہ مین کھانے پینے کا خوب سامان تھا - اور وہان پانی کے چشمے بہی تھے - اس لیے وہ وہان سے لوٹ آیا - اور کچھہ لوگون کو تاجرون کی صورت مین وہان بھیجا - اور اونھین بہت مال و اسباب فروخت کرنے کو دیا - اور اونھین حکم دیا کہ کھانے پینے کی چیزین اوسے بیچ بیچ کر خریدین - اور جب اون کے پاس جمع ہوجایا کرے تو اوسے جلا دیا کرین - اور بھاگ آئین - چنانچہ اونھون نے ایسا ہی

کیا اور بھاگ آئے - پھر اس شہر کے گرد و نواح مین فوجین بھیجین اور اونہین پیاپے بھیجکر لوٹنے اور غارت کرنے کا حکم دیا جس سے اوس ملک والے بھاگے اور قلعہ مین جا چھپے - پھر سکندر خود وہان گیا - اور دشمنون نے مجبوراً اوس کی اطاعت اختیار کرلی -

۱۴۸ - اپنے ندیم دشمنون کو دوست بنانے کی تدبیر | سکندر نے ایک مرتبہ ارسطاطالیس کو لکھا - کہ رومہ کے بڑے بڑے کچھ لوگ میرے پاس ہین - جو بڑے اولوالعزم اور ذی ہمت اور عالی مزاج اور شجاعت والے ہین - مجھے اون سے ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے اور صفحہ گمان پر مین اونہین قتل کرنا بھی نہین چاہتا ہون - ارسطاطالیس نے لکھا - کہ مین آپ کا مطلب سمجھ گیا - یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ وہ لوگ ذی ہمت ہین - تو یاد رکھئے - کہ ذی ہمت اور عالی مزاج ہی لوگ وفادار ہوا کرتے ہین - اور جو لوگ نفس کے دنی اور کمینہ ہوتے ہین وہ ہی غدار اور فریبی ہوتے ہین - اس سے ذی ہمت لوگون کو اچھا سمجھنا چاہیئے - رہی اون کی شجاعت اور عقل کی کوتاہی - تو اوس کا یہ علاج ہے کہ اون کو آپ دولتمند کر دیجئے - اور عورتون کا خیال دلا دیجئے - کیونکہ فارغ البالی سے شجاعت مرجاتی ہے اور سلامتی اور امن چین کو انسان پسند کرنے لگتا ہے آپ کو چاہیئے کہ کسی کو قتل نہ کرین - یہ ایسا بڑا گناہ ہے - کہ کبھی معاف نہین ہوسکتا - ہان البتہ قتل کو چھوڑ کر آپ جس طرح چاہین سزا دین - کیونکہ اوس کے معاف کرنے کی ہمیشہ آپ کو قدرت ہوگی - اور قدرت کی حالت مین اگر آپ عفو کرینگے تو وہ بہت ہی اچھا معلوم ہوگا - اور سچے دل سے لوگ آپ کو محبت کرنے لگین گے - اور اپنے رفیقون سے غرور نہ کرنا غرور کے ساتھ محبت نہین رہتی - اور نہ مواساۃ و مہربانی کے ساتھ بغض رہا کرتا ہے -

۱۴۹۔ سکندر کا ارسطو کی رائے سے ایران مین طوائف الملوکی کر دینا۔

جب سکندر بلاد فارس کا بادشاہ ہوا تو اوس نے ارسطاطالیس کو یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ایران مین بڑے بڑے ذی راے بہادر خوبصورت اور عالی نسب رہتے ہین۔ اور مین جو یہان کا بادشاہ ہو گیا ہون۔ وہ ایک اتفاقی امر اور قسمت کی بات ہے۔ اگر مین ان کو چھوڑ کر کہین جاؤن تو مجھے اون کی طرف سے اطمینان نہین ہے۔ اور اوس وقت تک کہ مین اونہین غارت نہ کر ڈالون کبھی اون کے شر سے مجھے امن حاصل نہین ہو سکتی۔ مجھے اس باب مین بتا کہ مین کیا کرون۔ ارسطاطالیس نے اوسے لکھا۔ کہ بزرگان فارس کا جو حال آپ نے لکھا مین اوسے سمجھ گیا۔ ایسے لوگون کا قتل کرنا تو اچھا نہین ہے۔ اوسمین بڑے فساد اٹھینگے۔ اور بغاوتین برپا ہون گی۔ کہ جن کے انجام کی خبر نہین کیا ہونا ہے۔ اور جب آپ اونہین مار ڈالین گے تو بالطبع وہان کے باشندے آپ کے اور آپ کے جانشینون کے دشمن ہو جائینگے۔ کیونکہ آپ نے بغیر لڑائی کے اونکے عزیزون کو مارا ہوگا۔ اور اگر آپ اونہین اپنے لشکر سے نکالدینگے۔ تب بھی آپ کے لئے اور آپ کے رفقا کے لیے اندیشہ سے خالی نہ ہوگا۔ لیکن ایک تدبیر بتاتا ہون جو قتل سے بھی اون کے حق مین زیادہ بڑھکر ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپ بادشاہان سابق کی اولاد کو طلب کر لیجئے اور جو لوگ اون مین لایق ہون اون کو ملک کے تھوڑے تھوڑے حصون کی حکومت دیدیجئے۔ اور ہر ایک کو خود مختار بادشاہ بنا دیجئے۔ اس سے اون کا اتفاق جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے سے اون کے دلون مین خوف ہو جائیگا۔ اور آپ سے وہ محبت سے پیش آئینگے۔ اور آپ کی اطاعت کرنے لگینگے۔ اور آپ کا احسان

مانین گے۔

چنانچہ سکندر نے ایسا ہی کیا۔ اور اسی طرح اوس وقت ملوک طوائف پیدا ہو گئے علاوہ برین ملوک طوائف کے باب مین اور اور باتین بھی بیان کی گئی ہین جن کا آیندہ چلکر ہم ذکر کرینگے۔ انشاالله تعالیٰ۔

سکندر کے بعد اوس کی قوم مین کون کون بادشاہ ہوئے

۱۵۰۔ سکندر کے بعد یونان کے بادشاہ بطلیموس

جب سکندر مر گیا۔ تو اوس کے بیٹے اسکندر دن سے بادشاہ ہونے کے لیے کہا گیا۔ مگر اوس نے انکار کیا۔ اور عبادت و زہد کو اختیار کر لیا۔ اس پر کہتے ہین۔ کہ یونانیون نے بطلیموس بن لاغوس کو بادشاہ بنا لیا اوس نے اٹھاسی برس حکومت کی۔ اوس کے بعد بطلیموس فیلو دفوس چالیس برس بادشاہ رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس اوراغاطس ۲۴ برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس فیلا فطر اکیس ۲۱ برس بادشاہ رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس افیفانس بائیس ۲۲ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس اوراغاطس اونتیس برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس ساطر ستر ۷۰ برس ملک کا مالک رہا۔ پھر بطلیموس اخشد گیارہ برس رہا۔ پھر وہ بطلیموس ہوا جو آٹھ برس چھپا رہا۔ پھر اوس کے بعد کلوپطرہ ستر ۷۰ برس بادشاہ رہی۔ یہ عورت حکما مین سے تھی۔ اور یہ سب یونانی بادشاہ تھے۔ اور یہ یونانی جتنے سکندر کے بعد ہوئے۔ سب بطلیموس کے لقب سے ملقب تھے۔ اور اسی طرح فارس کے بادشاہ کسریٰ اور روم کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے۔ اور بعض علما نے ذکر کیا ہے۔ کہ وہ بطلیموس جو مجسطی وغیرہ کتابون کا مصنف ہے

ان بادشاہون مین سے نہین ہے۔ بلکہ وہ ملوک روم کے زمانہ مین ہوا ہے۔ جن کا آیندہ چلکر ہم ذکر کرینگے انشا اللہ تعالیٰ۔

۱۵۱۔ شام مین رومیون کی حکومت کا آغاز

پھر شام کے ملک مین کلوپطرہ کے بعد روم کے ۸ بادشاہ ہوئے ان مین سب سے پہلا بادشاہ جایوس یولوس پانچ برس رہا۔ پھر اوسکے بعد اغسطس نے چھپن ۵۶ برس بادشاہی کی۔ اس کی حکومت کو جب پینتالیس ۴۵ سال گزرے ہین تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اون کی پیدایش اور سکندر کے زمانے مین تین سو تین ۳۰۳ برس کا فرق ہے۔

سکندر کے بعد فارس کے بادشاہ جنہین ملوک طوائف کہتے ہین

۱۵۲۔ سکندر کے بعد فارس مین طوائف الملوکی اور اوس مین یونانیون کی حکمت۔

جب سکندر مرگیا۔ تو اوس کے بعد بلاد فارس مین طوائف الملوکی ہوگئی اون کی اس طوائف الملوکی کا تو سبب ہم پہلے ہی لکھہ چکے ہین۔ اور بعض اوسے اس طرح بھی بیان کیا کرتے ہین کہ جب سکندر بلاد فارس کا بادشاہ ہوگیا۔ اور جو اوس کا مدعا تھا اوسمین اوسے کامیابی حاصل ہوگئی۔ تو اوس نے ارسطاطالیس حکیم کو لکھا۔ کہ اس ملک مین جو لوگ رہتے ہین اون سب کے رشتہ دارون کو مین نے قتل کیا ہے اور اون سے مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میرے بعد وہ لوگ اتفاق کرین اور کہین ہمارے ملک پر نہ چڑھ جائین اور میری قوم کو ایذا نہ دین۔ اس واسطے میرا یہ ارادہ ہے کہ جن بادشاہون کو مین نے قتل کیا ہے اون کی اولاد کو بھی مار ڈالون اور اون کے آبا پاس پہونچا دون۔ اس مین تیری کیا رائے ہے۔ اوس نے جواب دیا۔ کہ اگر تو شاہزادون

کو قتل کردے گا - تو پھر ملک کے مالک سفلے اور کمینے ہوجائین گے - اور جب ادنی درجے کے لوگ ملک کے مالک ہوتے ہین - تو وہ صاحب قدرت وشوکت ہوتے ہین - اور قدرت کے لیے طغیان وبغاوت لازمی شے ہے - اور وہ ظلم بھی کرتے ہین - اون کی سرکشی سے بڑا خوف ہے - اس لیے مناسب تدبیر یہ ہے کہ شاہزادون کو اکھٹا کرکے اونہین ایک ایک شہر اور ضلع ضلع کا حاکم کردیجئے اس سے اون مین سے ہر ایک دوسرے کا مقابل ہوجائیگا - اور اپنے ملک کے خوف سے دوسرے کو ترقی نکرنے دیگا - اور اون مین عداوت پڑجائیگی - اور اس عداوت سے ایک دوسرے سے اُلجھ جائینگے - اور جو ملک ہمارا اون سے دور ہے اوس کی طرف پھر وہ نہ آسکین گے - اسی لئے سکندر نے بلاد مشرق کو ملوک طوائف پر منقسم کردیا - اور سکندر ایران کے ملک سے نجوم اور حکمت نقل کرکے اپنے ملک کو لے گیا - اور سکندر کے بعد ایرانیون کا وہی حال ہوا جو ارسطاطالیس نے بیان کیا تھا - اور وہ آپس کی عداوت مین مشغول ہوگیے اور یونان پر پھر کبھی نہین گئے -

۱۵۳ - ارسطاطالیس وغیرہ حکیم اور سواد عراق مین سکندر کے بعد کے بادشاہ -

ارسطاطالیس یونانی حکما مین افضل اور اعلم گزرا ہے سکندر اوسی کی راے سے کام کیا کرتا تھا - اور ارسطو نے حکمت افلاطون شاگرد سقراط سے سیکھی تھی - اور سقراط اوسیلاوس کا فقط طبعیات مین شاگرد تھا - اس کے معنی ہین "درندون کا سردار" اور اوسیلاوس انکساغورس کا شاگرد ہے - مگر ارسطاطالیس نے اپنے اُستاد سے کتنے ہی مسائل مین اختلاف کیا ہے - کسی نے اوس سے پوچھا - کہ یہ تو نے کیون

کیا۔ تو کہا۔ افلاطون بہی سچا ہے۔ اور حق بات بہی سچی ہوتی ہے۔ مگر حق بات کو سچ ماننا اوس کے سچا ماننے سے زیادہ ضروری ہے۔

اس باب مین علما کا اختلاف ہے۔ کہ سوا دعراق مین سکندر کے بعد کون بادشاہ ہوا۔ اور اقلیم بابل مین جو ملوک طوائف کے بادشاہ ہوئے وہ کتنے ہوئے۔ ہشام بن الکلبی وغیرہ تو کہتے ہین کہ سکندر کے بعد وہان کا بادشاہ بلاقس سلبقیس ہوا۔ پھر اوس کے بعد انطیخس ہوا۔ جس نے انطاکیہ بسایا ہے۔ اور انہین لوگون کے ہاتھ مین سوادِ کوفہ کا ملک چون ۵۴ برس رہا۔ یہ لوگ جبال اور اطراف اہواز و فارس پر تاخت و تاراج کیا کرتے تھے۔

اشک بن اشکان کی حکومت

۱۵۴۔ انطیخس کو قتل کر کے اشک کا اور پھر شاپور کا بادشاہ ہونا۔

پھر اوس کے بعد ایک شخص اشک نام پیدا ہوا جو دارا ے اکبر کی اولاد مین سے تھا۔ اور اوس کا مولد و منشا رَی مین تھا۔ اوس نے بہت بڑی فوج فراہم کی۔ اور انطیخس کی طرف چلا اور انطیخس نے بہی اوس پر حملہ کیا۔ اور بلاد موصل مین دونو کا مقابلہ ہوا۔ اور انطیخس مارا گیا۔ اور اشک سوا دکا بادشاہ ہو گیا اور موصل سے رے اور اصفہان تک سب اوسی کے قبضہ مین آگیا۔ اور اوس کی شرافت و نجابت کے سبب سے تمام ملوک طوائف اوس کی عزت کرنے لگے۔ اور اوسے خطوط بہیجے۔ اور اوسے سب نے بادشاہ کے نام سے موسوم کیا۔ حالانکہ اوس نے اون مین سے کسی کو معزول نہین کیا۔ پھر اوس کے بعد شاپور بن اشک بادشاہ ہوا۔

گودرز کی پادشاہی

۱۵۵ - گودرز کا بیت المقدس کو خراب کرنا اور بلاس کے زمانہ مین رومیون کا ایران پر چڑہنا اور شکست کہانا اور قسطنطنیہ کی آبادی

پھر شاپور کے بعد گودرز اشکان پادشاہ ہوا - یہ وہ ہی شخص ہے کہ جس نے دوسری مرتبہ بنی اسرائیل پر چڑہائی کی ہے اور اللہ تعالی نے جو بنی اسرائیل پر اسے مسلط کیا تھا اوس کا سبب یہ تھا - کہ اونہون نے یحیی ابن زکریا کو قتل کر ڈالا تھا گودرز نے اونہین خوب قتل کیا - پھر اون کی جماعت ایسی نہین ہوئی جیسی کہ پہلے تھی - اور اللہ تعالی نے اون سے نبوت لے لی - اور ذلت اون پر نازل کر دی -

یہ بھی کہتے ہین - کہ جو شخص بنی اسرائیل پر چڑہ کر گیا تھا وہ طیطوس بن اسفیانوس روم کا پادشاہ تھا - اس نے اونہین قتل اور اسیر کیا - اور بیت المقدس کو خراب کر ڈالا - علاوہ برین رومیون نے بلاد فارس پر بھی چڑہائی کی تھی - اور انطیخس کے خون کا انتقام لینے کو آئے تھے - اس زمانہ مین بابل کا پادشاہ بلاش تھا جو اردوان کا باپ تھا جسے اردشیر بن بابک نے قتل کیا تھا - بلاش نے جب سنا کہ روم کا پادشاہ آتا ہے تو اوس نے تمام ملوک طوائف کو لکھا - کہ رومیون کا اس ملک پر چڑہنے کا ارادہ ہے - اور اونہون نے اتنی اتنی فوج فراہم کی ہے اگر مجھے اونہون نے دبا لیا تو وہ تم سب کو بھی نہین چھوڑین گے - اس واسطے تمام ملوک طوائف نے اپنے حسب مقدور بلاش کے پاس آدمی ہتیار اور روپیہ پیسا بھیجا - اس طرح پر اوس کے پاس چار لاکھ آدمی جمع ہو گیے پھر بلاش نے اوس پر حضر کے پادشاہ کو جو سواد اور جزیرہ کے درمیان کا حاکم تھا سپہ سالار کیا - اور وہ رومیون سے لڑا - اور اون کے پادشاہ کو

مار ڈالا - اور لشکر کو تباہ کر دیا - اسی سے رومیون کو قسطنطنیہ کے بسانے کی تحریک ہوئی اور روم سے بادشاہ اوسی جگہہ آکر رہنے لگا - اور جس نے اس شہر کو آباد کیا ہے وہ قسطنطین بادشاہ تہا جو ملوک روم مین سب سے اول نصرانی ہوا ہے - اور بنی اسرائیل جو فلسطین اور شام مین ابھی تک باقی رہ گئے تہے اسی نے اونہین وہان سے نکالا ہے - کیونکہ نصرانیون کے نزدیک انھین نے حضرت عیسیٰ کو قتل کیا تھا - اور اسی نے وہ لکڑی ان سے لی تھی جس پر اون کے نزدیک اونہون نے مسیح کو صلیب دی تھی اوس کی رومی بڑی تعظیم کرتے تہے - اور اُسے اپنے خزانون مین اونہون نے داخل کر لیا تھا - چنانچہ اون کے پاس وہ آج تک موجود ہے -

۱۵۶ - اشکانی بادشاہون کی حکومت اور اون کے نام -

سکندر کے زمانہ سے جو طوائف الملوکی ایران مین شروع ہوئی تھی وہ اُس وقت تک برابر چلی آئی - کہ جب تک اردشیر بن بابک بادشاہ نہ ہوا - ہشام نے اس طوائف الملوکی کے زمانے کی تعداد نہین بیان کی ہے - مگر جو اور لوگ تاریخ فارس کے جاننے والے ہین وہ بیان کرتے ہین - کہ سکندر کے بعد فارس کی حکومت دوسری قومون مین چلی گئی تھی - لیکن یہ سب چھوٹے چھوٹے بادشاہ اوس بادشاہ کی اطاعت کرتے تہے جو بلاد جبل کا بادشاہ ہوتا تھا - (بلاد جبل سے مراد عراق عجم ہے) اور یہان کے بادشاہ اشکانی تھے - اور ملوک طوائف مین شمار ہوتے تہے - دو سو برس ان کی حکومت رہی - اور کوئی کوئی اون کا زمانہ حکمرانی تین سو چالیس بہی بیان کرتے ہین - ان مین سے اشک بن اشکان بیس برس بادشاہ رہا - پھر اوسکے بیٹے نے ساٹھ برس بادشاہی کی - اس کی حکومت کے اکتالیسوین سال مین حضرت مسیح عیسیٰ

ابن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے۔ اور اسی زمانہ مین تیطوس ابن اسفیانوس روم کا
بادشاہ ہوا تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے ارتفاع کے کوئی چالیس ۴۰ برس بعد
بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ اور اوس پر قبضہ کرکے وہان کے باشندون کو قتل و اسیر کیا
اور شہر کو خراب و برباد کر ڈالا۔ پھر شاپور کے بعد گودرز بن اشکان اکبر دس سال بادشاہ
رہا۔ پھر بیرون اشکانی نے گیارہ برس حکومت کی۔ پھر گودرز اشکانی نواسی ۹۰ سال
بادشاہ رہا۔ پھر نرسی اشکانی چالیس برس حکومت کرتا رہا۔ پھر ہرمز اشکانی سترہ برس تخت
کا مالک رہا۔ پھر اردوان اشکانی بائیس برس حاکم رہا پھر کسریٰ اشکانی ہوا اور چالیس ۴۰
برس حکومت کی۔ پھر بلاش اشکانی نے چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی۔ پھر اردوان اصغر
تیرہ برس حاکم رہا۔ پھر اس کے بعد اردشیر بن بابک بادشاہ ہوا۔

اور بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سکندر کے بعد ملک فارس کے
وہ ہی ملوک طوائف بادشاہ رہے ہین جنھین سکندر نے بادشاہ کر دیا تھا۔ اور ملک
کے حصے حصے اونہین دیدے تھے۔ اور ہر ایک شخص اپنے اپنے ملک پر
برابر بادشاہ رہا۔ صرف سواد کے ملک مین سکندر کے مرنے کے بعد چون ۵۴ برس
تک رومیون کی حکومت رہی۔ اور ملوک طوائف مین ایک شخص بادشاہ تھا جو پہلے
بادشاہون کی نسل سے تھا۔ اور جبل اور اصفہان پر حکومت کرتا تھا۔ پھر اوس کی
اولاد اس کے بعد سواد پر غالب ہو گئی۔ اور پھر یہ لوگ سواد پر اور نیز ماہات جبال اصفہان
پر قابض ہو کر تمام ملوک طوائف کے رئیس شمار ہونے لگے۔ کیونکہ کچھ دستور ایسا پڑ گیا تھا
کہ یہان کے حاکم کو اور اوس کی اولاد کو دوسرے بادشاہون پر مقدم سمجھا کرتے تھے
اور اسی واسطے سیر ملوک کی کتابون مین انھین کا ذکر کیا کرتے ہین۔ اور اسی لئے

ہم نے بھی اون کو چھوڑ کر انہین کے بیان پر اکتفا کیا ہے۔

غرض ملوک طوائف کی حکومت کی مدت دو سو ساٹھ برس اور بعض کے نزدیک تین سو چوالیس ۳۴۴ برس اور کسی کسی کے نزدیک پانچ سو تیئیس ۵۲۳ برس رہی ہے۔ واللہ اعلم۔

اور جو لوگ کہ جبال کے حاکم رہے ہین اور اون کی اولاد اون کے بعد سواد پر بھی قابض ہو گئی ہے اون مین سے ایک شخص اشک ابن جزہ بھی ہے۔ اسے بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ اسفندیار ابن بشتاسب کی اولاد مین تھا اور بعض فارس والون کے نزدیک اشک دارا کا بیٹا ہے۔ اور کوئی کوئی کہتے ہین۔ کہ اشک ابن اشکان کیخسرو کیکاوس کی اولاد مین تھا۔ اور بتیس ۳۲ برس حاکم رہا تھا۔ پھر اوسکے بعد اوس کا بیٹا اشک گیارہ برس بادشاہ رہا۔ اوس کے شاپور نے تیس برس حکومت کی۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا گودرز دس برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد تیری ہوا اور گیارہ برس حکومت کی۔ پھر گودرز اصغر ہوا۔ اور اونیس ۱۹ برس بادشاہی کی۔ اوس کے بعد نرسہ چالیس ۴۰ برس حاکم رہا۔ پھر ہرمز بن اشک بن اشکان سترہ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اردوان الکبیر بن اشکان بارہ برس رہا۔ پھر کسریٰ ابن اشکان نے چالیس برس حکومت کی۔ پھر اردوان اصغر ابن بلاش ہوا۔ اور تیرہ برس حاکم رہا یہ شخص ملوک اشکانیہ مین سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے۔ اور بڑا نامی گرامی اور ذی رعب تھا۔ بادشاہ اوس سے ڈرتے تھے۔

اوس کے بعد اردشیر ابن بابک ہوا۔ اور اوس نے فارس کی جدا جدا حکومتون کو ایک جگہ جمع کیا۔ جس کا ذکر آیندہ کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعض لوگون نے ان ملوک طوائف کے اور اور نام بھی بیان کئے ہین۔ اون کا ذکر بڑا طویل ہے۔ بے ضرورت سمجھ کر ہمنے اوسے چھوڑ دیا ہے۔ اون مین سے بعض کا بیان ہم نے

اردشیر بن بابک کے بیان کے ساتھ کر ہی دیا ہے۔

ملوک طوائف کے زمانہ کے واقعات

حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام

۱۵۷۔ حنہ اور ایشاع اور حنہ کا حاملہ ہونا اور بچے کو محرر کرنا۔

اس عنوان مین ہم نے ان دو بڑے بڑے واقعات کو اس لیے جمع کر دیا ہے۔ کہ ایک واقعہ کو دوسرے سے تعلق ہے۔ اب سنئے۔ عمران ابن ماثان حضرت سلیمان ابن داؤد کی اولاد مین تھا۔ اور بنی اسرائیل کے سردار اور اون کے علما و اخیار آل ماثان مین ہی ہوا کرتے تھے۔ عمران کا بیاہ حنہ بنت قاقوذ سے ہوا تھا۔ اور زکریا ابن برخیا کو حنہ کی بہن ایشاع دی گئی تھی۔ بعض کہتے ہین۔ کہ ایشاع مریم بنت عمران کی بہن تھی۔

یہ حنہ بڑی بوڑھی ہو گئی تھی۔ اور اوس کی اولاد کی عمر نکل گئی تھی۔ اور ابتک کوئی بچہ نہین ہوا تھا۔ ایک مرتبہ کہین وہ ایک درخت کے نیچے سے گزری۔ دیکھتی کیا ہے۔ کہ ایک چڑیا اپنے بچہ کو چوگا دے رہی ہے۔ اوسے دیکھکر اولاد کا شوق پیدا ہوا اور اوس نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔ اور اولاد کے لیے دعا مانگی۔ اور یہ نذر مانی۔ کہ اگر خدا تعالیٰ اوسے بیٹا دے۔ تو وہ بیت المقدس کے خدام مین اوسے دیدیگی اس خیال کے ساتھ ہی اوس نے اپنے پیٹ کے بچے کو محرر کر دیا۔ حالانکہ اوسے معلوم بھی نہ تھا۔ کہ اوس کے پیٹ مین لڑکا ہے یا لڑکی (تحریر کے معنی آزاد کرنے کے ہین۔ مطلب اس سے یہ ہے کہ وہ دنیا کے کامون سے آزاد ہو جاتا تھا) اور نذر تحریر کا اون کے نزدیک یہ قاعدہ تھا۔ کہ لڑکا کنیسہ مین دیدیا جاتا۔ اور وہ اوس کی

خدمت کیا کرتا۔ اور اوس سے باہر بالغ ہونے سے پیشتر کہین نہین جاتا تھا جب بالغ ہوجاتا تو اوسے اختیار ہوتا تھا۔ وہ چاہتا تو وہین رہتا اور نہین چاہتا تو جہان چاہتا چلا جاتا تھا۔ اور صرف لڑکے ہی محرر ہوا کرتے تھے لڑکیان حیض کی تکالیف کے سبب سے اس نذر کے قابل نہین سمجھی جاتی تھین۔

۱۵۸۔ بی بی مریم کا پیدا ہونا اور حضرت زکریا کے پاس اون کا بیت المقدس مین رہنا۔

پھر عمران تو مرگیا۔ اور حنہ ابھی تک حاملہ ہی تھی مریم اوس کے پیٹ مین تھی۔ جب وضع حمل ہوا تو دیکھا۔ کہ وہ لڑکی ہے حنہ نے کہا۔ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ (پروردگار یہ تو لڑکی پیدا ہوئی۔ اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ کس درجہ کی لڑکی ہے" اور کنیسہ کے اور وہان کے عابدون کی خدمت کے لئے لڑکی کو لڑکے سے کیا نسبت ہے۔ اوسکا نام مین نے مریم کہا ہے۔) مریم اون کی بولی مین عبادت کو کہتے تھے۔ پھر اوس نے لڑکی کو ایک کپڑے مین لپیٹا اور مسجد کو لے گئی۔ اور ابنائے ہارون کے پاس جو اخیار تھے جاکر کہا۔ یہ لوگ بیت المقدس کے اوسی طرح متولی ہوا کرتے تھے جیسے بنی شیبہ خانہ کعبہ کے متولی ہوتے تھے۔ حنہ نے اون سے کہا۔ کہ اس کی مین نے نذر مانی تھی سو اسے لے لو۔ چونکہ یہ لڑکی اون کے امام اور صاحب قربان کی تھی۔ اس لئے اون مین سے ہر ایک نے چاہا کہ وہ مجھے ہی ملجائے۔ زکریا نے کہا۔ کہ اس لڑکی کی خالہ میرے گھر مین ہے اس واسطے مین اوس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہون اونہون نے کہا۔ نہین ہم قرعہ ڈالتے ہین جس کا نام نکلے وہ ہی اسے لے لے۔ پھر اونہون نے ایک بہتی ہوئی ندی اردن مین اپنے قلم پھینکے جس سے وہ توریت لکھا کرتے تھے۔ حضرت زکریا کا قلم پانی پر تیرنے لگا اور اور

لوگون کے قلم نیچے بیٹھہ گئے۔ اس واسطے زکریا نے اوسے لے لیا۔ اور اوس کی پرورش کے کفیل ہوکر اوسے یحییٰ کی مان اوس کی خالہ کے پاس رکھدیا۔ اور اوسکو دودہ پلوایا پھر جب وہ بڑی ہوگئی۔ تو اوس کے لیے مسجد مین ایک بالاخانہ بنوادیا کہ بغیر سیڑہی کے اوسپر کوئی نہ چڑہ سکے۔ اور نہ اوس کے پاس اور کوئی جاسکے۔ لیکن باوجود اس کے بہی اوسکی پاس وہ میوی جو گرمی مین پیدا ہوتے ہین جاڑے مین اور جو سردی مین پیدا ہوتے ہین گرمی مین وہ دیکہا کرتے تھے۔ اور جب وہ اون سے پوچہتے کہ یہ میوے تیرے پاس کہان سے آتے ہین تو وہ کہتی تھین کہ اللہ تعالیٰ بہیجتا ہے۔

۱۵۹ حضرت زکریا کی اولاد کی درخواست پر فرشتہ کا اونہین یحییٰ کے پیدا ہونے کی بشارت دینا اور اوس کی نشانی۔

جب حضرت زکریا نے بی بی مریم کی یہ حالت دیکہی تو اونہون نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کیونکہ جب اونہون نے گرمی کے میوے سردی مین اور سردی کے میوے گرمی مین دیکہے تو اونہین بہی اس عمر مین اولاد کے ہونے کی امید ہوگئی اور کہا جس نے مریم کے ساتھہ ایسا کیا ہے وہ اس پر بہی قادر ہے کہ میری بی بی کو شفا دیدے اور اوس کے اولاد پیدا ہوئے۔ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

(تو کہا۔ کہ اے پروردگار مجہے بہی تو اپنی جناب سے اچہی اولاد عنایت فرما۔ تو تو سب کی دعائین سنتا ہے۔ پھر جب وہ) اپنی لوگون کے مذہب مین (یا یون کہو کہ) محراب مین نماز پڑہ رہے تہے تو اونہین فرشتون نے پکارا) یعنی اونہون نے وہان ایک جوان آدمی کو دیکہا جو جبرئیل تہے۔

اوس جوان کو دیکھکر حضرت زکریا گھبرائے (کہ) اسی مین اوس جوان نے اون سے کہا۔
(اللہ تعالیٰ تم کو یحییٰ کے پیدا ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ جو خدا کے حکم کی) یعنی حضرت مسیح
ابن مریم کی (تصدیق کرینگے) حضرت یحییٰ ہی سب سے پہلے شخص ہین جو حضرت
عیسیٰ پر ایمان لائے اور اون کی نبوت کی تصدیق کی ہے۔ اور یہ واقعہ اس طرح
ہوا تھا کہ جب یحییٰ اپنی مان کے پیٹ مین تھے۔ تو اوس وقت اُن کی مان بی بی مریم
کے پاس آئین۔ اور اس وقت حضرت عیسیٰ بھی اپنی مان کے پیٹ مین تھے۔
تو حنہ نے بی بی مریم سے پوچھا۔ کیا تم حاملہ ہو۔ اونہون نے کہا۔ کہ تم کیون پوچھتی ہو
حنہ نے کہا۔ کہ مین دیکھتی ہون میرے پیٹ کا حمل تمہارے پیٹ کے حمل کو
سجدہ کرتا ہے۔ یہی سجدہ کرنا اون کی تصدیق تھی۔ اور بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہے
کہ جب حضرت عیسیٰ کے تین برس کی عمر تھی تب اونہون نے اون کی نبوت کی
تصدیق کی تھی۔ یہ نام حضرت یحییٰ کا اللہ تعالیٰ نے ہی رکھا ہے۔ پہلے اون سے
کوئی شخص اس نام کا نہین گزرا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا
(ہم نے اس نام کا کوئی شخص پہلے پیدا نہین کیا تھا۔) اور اللہ تعالیٰ نے اون کی نسبت یہ بھی
فرمایا ہے وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا (اور اون کو ہر حال
مین جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مرینگے اور جس دن پھر دوبارہ اُٹھا کر کھڑے کئے جائینگے امان ہے)
اور حضرت یحییٰ حضرت مسیح سے تین برس اور ایک روایت مین ہے کہ چھ مہینے
پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ اور عورتون سے مباشرت نہین کرتے اور نہ بچون مین
کھیلتے تھے قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ
كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا (جب زکریا نے یہ بشارت سنی - تو کہا پروردگار میرے لڑکا کیونکر پیدا ہوگا - مین تو اس قدر بوڑھا ہوگیا ہون - اور میری بی بی بانجھ ہے) اون کی عمر اس وقت بانوے برس کی اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی - اور اون کی بی بی اٹھانوے برس کی تھی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی طرح ہوگا - اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے) یہ بات اونہون نے اس امر کے دریافت کرنے کے لیے کہی تھی - کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بانجھ بی بی سے ہی اولاد عطا فرمائیگا یا کسی اور بی بی سے اس لیے تھین کہی تھی - کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اوس سے انکار نکلے (عرض کیا - پروردگار میرے اطمینان وتسلی کے لیے کوئی نشانی ٹھہرا (جس سے مین سمجھون کہ میری دعا قبول ہوئی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا - نشان جو تم چاہتے ہو یہ ہے - کہ تین دن لوگون سے تم بات نہ کروگے - مگر رمزاً) راوی کہتا ہے کہ اون کے ان نشانی مانگنے کی وجہ سے تعذیباً خدا تعالیٰ نے اون کی زبان بند کرلی تھی - اور رمز کے معنی اشارہ کے ہین -

۱۶۰ - حضرت یحییٰ کی پیدایش اور اون کا زہد اور عبادت اور خوفِ خدا -

پھر جب حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تو اون کے باپ نے دیکھا - کہ اون کی صورت اچھی اور بدن پر بال تھوڑے انگلیان چھوٹی چھوٹی اور ابرو مین پیوستہ اور آواز باریک ہے اور باوجود اس کے ایام طفولیت سے ہی اللہ تعالیٰ کی طاعت مین قوی ہین چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (اور وہ ابھی لڑکے ہی تھے کہ ہمنے اونہین دانائی اور پیغمبری عطا فرمائی تھی -) کہتے ہین - کہ ایک اور اون کے ہم جولیون نے لڑکپن مین اون سے کہا - کہ یحییٰ چلو کھیلین - اونہون نے کہا - کہ مین کھیل کے لئے پیدا نہین ہوا ہون - اون کی عادت تھی - کہ وہ گھاس چارہ اور درختون کے

کے پتے کھاکر اپنا پیٹ بھر لیتے تھے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کی روٹی کھایا کرتے تھے ایک مرتبہ شیطان اون کے پاس آیا۔ اور اس وقت اون کے پاس جو کی ایک روٹی تھی۔ شیطان نے اون سے کہا کہ یحییٰ تو تو اپنے آپ کو زاہد کہتا ہے۔ اور پھر بھی تو نے اپنے پاس جو کی روٹی رکھہ چھوڑی ہے۔ یحییٰ نے کہا ملعون یہ تو انسان کا قوت ہے۔ ابلیس نے کہا۔ کہ جو شخص مرے گا۔ اوس کے لیے تھوڑا ہی قوت کافی ہے اس پر بارگاہ ایزدی سے وحی آئی۔ کہ یحییٰ سوچو وہ تم سے کیا کہتا ہے۔

حضرت یحییٰ لڑکپن مین ہی نبی ہو گیے تھے۔ اور مخلوق کو عبادت الٰہی کی ہدایت کیا کرتے۔ اور صوف کے کپڑے پہنتے تھے۔ اون کے پاس نہ تو دینار و درہم ہوتا اور نہ رہنے کو گھر تھا۔ جہان رات ہو جاتی وہین پڑ جاتے۔ اور کوئی لونڈی غلام بھی اونکے پاس نہ تھا۔ عبادت بہت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اونہون نے اپنے بدن کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت دبلا ہو گیا ہے۔ اس سے وہ روئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے وحی آئی۔ کہ یحییٰ جسم کے دبلے ہونے سے روتے ہو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے اگر مین آگ کے اوپر بھی ایک مرتبہ ظاہر ہو جاؤن تو وہ بھی میرے خوف سے بجاے صوف کے لوہے کی زرہ پہن لیگی۔ یہ سنکر حضرت یحییٰ رو پڑے۔ اور روتے روتے آنسوؤن کے بہنے سے اون کے رخسارون کا گوشت اُڑ گیا۔ اور دانت دکھائی دینے لگے۔ اون کی ماں یہ بات سنکر اون کے پاس آئی۔ اور حضرت زکریا بھی اخیار کو ساتھ لیے اون کے پاس آئے اور کہا بیٹے ایسا کیون کرتے ہو۔ حضرت یحییٰ نے کہا۔ کہ تم نے ہی تو مجھے اس کا

حکم دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک عقبہ یعنی سخت دشوار گزار مقام ہے۔ کہ اوس سے پار وہ ہی ہو سکتے ہین۔ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتے ہین۔ یہ سنکر زکریا نے کہا۔ اچھا تو رؤو اور عبادت بہی کیے جاؤ۔ پہر اون کی مان نے تمدہ کے دو ٹکڑے اون کے رخسارون پر رکھہ دیے۔ کہ اون کے دانت اوس سے چھپ جائین۔ پھر بہی وہ اتنے رویا کرتے کہ وہ تر ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت زکریا جب کبہی وعظ کہتے تو ادہر اُدہر دیکھہ لیا کرتے اگر یحییٰ موجود ہوتے تو جنت و دوزخ کا ذکر نہین کیا کرتے تھے۔

۱۶۱ ہیرودس بادشاہ بنی اسرائیل کا حضرت یحییٰ کو قتل کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو رسول کر کے بہیجا اور اونہون نے توریت کے بعض احکام منسوخ کر دیے۔ چنانچہ اون احکام منسوخ شدہ مین سے ایک یہ تہا کہ بہائی کی بیٹی سے نکاح ناجایز ہے۔ اور اون کے بادشاہ ہیرودس کے بہائی کی بیٹی تہی۔ وہ اوسے بہت چاہتا تہا۔ اور اوس کا ارادہ تہا۔ کہ اوس سے نکاح کرلے۔ حضرت یحییٰ نے اوسے اس کی ممانعت کی ہیرودس کا یہ قاعدہ تہا۔ کہ ہر روز اوس لڑکی کی ایک درخواست پوری کر دیا کرتا تہا۔ جب اوس لڑکی کی مان نے یہ حال سنا کہ یحییٰ نے ایسا حکم دیا ہے۔ تو اوس نے اپنی بیٹی سے کہا۔ کہ جب بادشاہ تجھ سے تیری درخواست پوچھے۔ تو اوس سے کہنا میری درخواست یہ ہے کہ یحییٰ ابن زکریا کو ذبح کر ڈال۔ پہر جب وہ لڑکی ہیرودس کے پاس گئی اور اوس نے اوس سے پوچھا۔ کہ تیری درخواست کیا ہے۔ تو کہا۔ مین چاہتی ہون کہ تو یحییٰ ابن ذکریا کو ذبح کر ڈال۔ کہا کچھ اور مانگ۔ بولی کہ مین اور تو کچھ نہین مانگتی۔ جب اوس نے بجز اسکے اور درخواست کرنے سے انکار کیا۔ تو ہیرودس نے یحییٰ کو بلوایا۔ اور ایک طشت

منگا کر اوس مین اوسے ذبح کرادیا۔ جب اوس لڑکی نے اون کا سر دیکھا۔ تو کہا آج میری آنکھین ٹھنڈی ہوئین۔ پھر اوپر اپنے قصر کے چڑھی تو وہان سے زمین پر گر پڑی۔ وہان شکاری کتے نیچے کھڑے تھے۔ کتے اوس پر جھپٹ پڑے اور پکڑ کر کھا گئے۔ اور وہ دیکھ رہی تھی کہ مجھے کتے پھاڑ رہے اور کھا رہے ہین۔ اسے دیکھنے کے لیے ایسا ہوا تھا۔ کہ اوس کی آنکھین کتون نے سب سے پیچھے کھائی تھین۔

۱۶۲ حضرت یحییٰ کے قتل پر بخت نصر کی چڑھائی بنی اسرائیل پر اور اس روایت کی غلطی۔

جس وقت حضرت یحییٰ قتل ہوئے ہین تو اوس وقت اون کے خون کا ایک قطرہ زمین مین گر پڑا تھا۔ اس قطرہ مین غلیان اور جوش پیدا ہو گیا۔ اور یہ جوش اوس کا بخت نصر کے پیدا ہونے تک نہ تھنبا۔ جب بخت نصر قدس مین آیا۔ تو اوس کے پاس ایک عورت آئی۔ اور اوسے اس خون تک لیگئی۔ بخت نصر نے جب اوس کے جوش کو دیکھا تو اوس کے دل مین اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالدیا۔ کہ اوس پر لوگون کو قتل کرے جس سے آخر کار اس کا جوش جاتا رہے۔ اس واسطے اوس نے اوس پر آدمیون کو قتل کرنا شروع کیا۔ اور جب ستر ہزار کے قتل پر نوبت پہونچی تب اوس کا جوش فرو ہوا۔ سدی نے بھی اسی طرح اس واقعہ کو بیان کیا ہے صرف اس قدر اوس مین اختلاف ہے۔ کہ بادشاہ نے اپنی بی بی کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا حضرت یحییٰ نے اس سے منع کیا۔ اس پر بادشاہ کی بی بی نے اوس سے درخواست کی کہ یحییٰ کو قتل کردے اور اس نے اون کو بلا کر قتل کر دیا۔ اور اون کا سر طشت مین اپنے سامنے منگایا۔ سر اوس وقت بھی یہی کہتا جاتا تھا۔ کہ وہ تیرے لیے حلال نہین ہے۔ غرضکہ اوس خون کے قطرہ کا جوش فرو نہین ہوا۔ اس واسطے اوس پر مٹی ڈلوائی۔ اور ڈالتے ڈالتے

شہر کی دیوار کے برابر ڈھیر ہوگیا۔ لیکن اوس خون کا جوش کم نہ ہوا۔

آخر کار خدا تعالیٰ نے بخت نصر کو اون پر مسلط کیا۔ اور وہ ایک بڑی فوج لیکر اون پر گیا۔ اور اونھین شہر مین محصور کیا۔ لیکن اوسے فتح حاصل نہین ہوئی۔ اور اوس نے لوٹنا چاہا۔ اسسے مین اوس کے پاس بنی اسرائیل کی ایک عورت آئی۔ اور اوس سے کہا۔ مین سنتی ہون کہ تیرا ارادہ لوٹ جانیکا ہے کہ ہان مجھے یہان بہت عرصہ گزر گیا۔ اور فوج کے پاس سامان رسد نہین رہا ہے۔ اس سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے اوس عورت نے کہا۔ کہ اگر مین تجھے شہر فتح کرا دون تو جسے مین حکم کرون تو اوسے قتل کر دیگا۔ اور جب مین کہون کہ قتل نکر تب تو قتل موقوف کریگا۔ بخت نصر نے کہا ہان۔ عورت نے کہا تو اپنے لشکر کے چار حصہ کر۔ اور شہر کے چارون طرف اوسے مقرر کر دے۔ پھر تم آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگو۔ کہ اللہ تعالیٰ یحییٰ کے خون کی برکت سے تو ہمین فتح دیدے۔ چنانچہ بخت نصر کے آدمیون نے ایسا ہی کیا۔ اور شہر کی فصیل گر گئی۔ اور یہ لوگ اوسمین اندر داخل ہو گئے۔

پھر اس بڑھیا نے اونھین حکم دیا۔ کہ حضرت یحییٰ کے خون کے عوض اس قدر لوگون کو قتل کر کہ اون کے خون کا جوش فرو ہو جائے۔ چنانچہ جب اوس نے قتل کرنا شروع کیا۔ تو ستر ہزار آدمی تک قتل کرتا چلا گیا۔ تب جا کر اوس کا جوش فرو ہوا پھر اوس عورت نے کہا بس کر تب اوس نے قتل موقوف کیا اور بیت المقدس کو خراب کر کے حکم دیا۔ کہ اوسمین لاشین بھر دی جائین۔ پھر دانیال وغیرہ سرداران بنی اسرائیل کو جن مین عزریا اور میشائیل بھی تھے اور جالوت کا سر بھی تھا اپنے ساتھ لے گیا۔ پھر بخت نصر دانیال کی سب لوگون سے زیادہ خاطر کرنے لگا۔ اس سے مجوسیونکو

حسد ہوا - اور بخت نصر سے اونہون نے اون کی چغلیان کہائین - غرض کہ اسی طرح کی اس راوی نے اور باتین بہی جن کا اوپر ذکر آگیا ہے - لکہی ہین - کہ ان بزرگان بنی اسرائیل کو درندون کے سامنے ڈالا گیا - اور اون پر فرشتہ آیا اور بخت نصر کی صورت مسخ ہوگئی اور وہ سات برس تک وحشیون مین رہا - لیکن یہ قول اور اور اقوال بہی جن کا ہم نے ذکر نہین کیا ہے کہ بخت نصر ہی نے حضرت یحییٰ ابن زکریا کے قتل پر بیت المقدس کو خراب اور بنی اسرائیل کو قتل کیا اہل سیر اور مورخین کے نزدیک باطل ہین — اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اون سب کا اتفاق ہے - کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل پر اوس وقت چڑہائی کی تہی - جب اونہون نے اپنے نبی شعیا کو ارمیا ابن برخیا کے زمانہ مین قتل کیا تہا - اور ارمیا کے زمانے اور حضرت یحییٰ کے قتل مین چار سو اکسٹہہ برس کا فرق ہے - اور اسے یہود اور نصاریٰ دونو تسلیم کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ بات اون کی کتابون اور اسفار مین بخوبی موجود ہے - اور مجوسی بہی اون کے ساتھ بنی اسرائیل پر بخت نصر کی چڑہائی سے سکندر کے مرنے تک موافق ہین - مگر سکندر کے مرنے کے بعد اور یحییٰ کی پیدائش کے درمیان جو مدت ہے اوسمین وہ اون سے مختلف ہین - اور کہتے ہین - کہ ان دونو واقعون مین اکیاون برس کا فرق ہے -

۱۶۳- گودرز کی بیت المقدس پر چڑہائی اور حضرت یحییٰ کے خون کا جوش قتل سے فرو ہونا

ابن اسحاق نے جو بیان کیا ہے وہ اس طرح ہے وہ کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بنی اسرائیل جب بابل سے لوٹے تو وہ بیت المقدس مین آکر آباد ہوئے - اور پہر بکثرت ہوگئے بعد ازان اونہون نے پہر گناہون پر کمر باندہی - اور اللہ تعالیٰ نے اون کی طرف

رسول بھیجے - ان رسولون کو اون مین سے ایک فریق نے جھٹلایا - اور نہ مانا -
اور ایک فریق نے اون کو قتل کیا - ہوتے ہوتے اللہ تعالیٰ نے اونپر حضرت
زکریا اور اون کے بیٹے یحییٰ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث کیا - بنی اسرائیل نے
زکریا اور یحییٰ کو بھی قتل کردیا - اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ملوک بابل مین سے ایک
بادشاہ کو جس کا نام گودرز تھا اون کی طرف بھیجا - چنانچہ وہ آکر شام مین اون کے پاس
پہونچا - جب وہ بیت المقدس مین آیا - تو اوس نے ایک بڑے سپہ سالار سے
جس کا نام بنوزاذن یا فیروز تھا اور جو ہاتیون کا افسر تھا کہا - کہ مین نے قسم کہائی ہے
کہ بنی اسرائیل پر اگر مجھے فتح حاصل ہوجائیگی - تو اون کو اس قدر قتل کرون گا - کہ اون
کے خون سے میرے لشکر کے وسط مین ندی بہ جائے - یا یہ کہ اون کا کوئی شخص
مارنے کو بھی نہ رہے تب مین چپ رہ جاؤن گا - اور اوسے حکم دیا کہ شہر مین جائے
اور اونھین قتل کرنا شروع کرے - اور یہان تک قتل کرے کہ اون کا خون میرے
لشکر مین بہنے لگے -
پھر بنوزاذان شہر مین گیا - اور جہان قربانی کا مقام تھا وہان جاکر کھڑا ہوا - وہان
اوس نے دیکھا - کہ خون جوش کہا رہا ہے - اس لیے اوس نے بنی اسرائیل سے
پوچھا - کہ یہ خون کیون غلیان پر ہے - بولے کہ یہ ایک ہماری قربانی کا خون ہے جسے
خدا نے قبول نہین فرمایا ہے - اس لیے وہ جوش مین ہے - کہا تم نے مجھ سے
سچ سچ حال نہین بتلایا - کچھ اور بات ہوگی - بنی اسرائیل نے کہا - کہ ہم سے بادشاہی
اور نبوت جاتی رہی ہے - اس لیے یہ قربانی ہماری مقبول نہین ہوئی -
بنوزاذان نے اوس پر تب اون کے سات سو ستر سردار لیے - اور اونھین اوس

خون پر قتل کر ڈالا - مگر اوس کا جوش کم نہ ہوا - پھر سات سو عالم لیے اونہین بہی اوس
خون پر ذبح کر دیا - تب بہی جوش فرو نہ ہوا - جب اوس نے دیکہا - کہ خون ٹھنڈا ہی
نہین ہوتا - تو اوس نے کہا - اسرائیلیو سچ سچ کہو اور جو کچھ تمہارے پروردگار نے
حکم کیا ہے اوس پر صبر کرو - تم نے دنیا مین بہت مدت حکومت کی ہے - اور جو
چاہتے وہ کرتے رہے ہو - اگر تم سچ سچ نہ بتاؤ گے تو مین تم مین کوئی شخص نہ
چہوڑون گا جو کسی گہر مین چراغ جلا کر بیٹہے جب اسرائیلیون نے اس سختی اور قتل
کو دیکہا تو اونہون نے صاف صاف کہدیا - کہ یہ ہمارا ایک نبی تھا - اوس نے
ہمین بہت باتون سے منع کیا - کہ یہ نہ کرو - ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا - اور اوس
نے ہمین تمہاری خبر بہی دی تھی مگر ہم نے اوس کی بات کو سچ نہ مانا - اور اوسے
قتل کر دیا - یہ اوسی کا خون ہے - سپہ سالار نے پوچہا کہ اوس کا نام کیا تہا - کہا یحییٰ
بن زکریا - تب اوس نے کہا - کہ اب تم نے سچ سچ کہدیا - ایسے ہی آدمی کے
سبب سے پروردگار نے تم سے انتقام لیا ہے - اور پہر سجدہ مین گر پڑا -

پہر جو لوگ اوس کے پاس موجود تہے اون سے کہا کہ شہر کے دروازے بند
کر دو - اور گودرز کے لشکر کے آدمی یہان سے چلے جائین - جب اوس کے حکم
کی تعمیل ہوگئی - اور صفحہ بنی اسرائیل رہ گیے تو پہر اوس نے خون سے کہا
یحییٰ تیرے اور میرے پروردگار کو معلوم ہے - جو کچھ تیرے خون کے سبب سے
تیری قوم پر آفت آئی ہے - اور کتنے قتل ہو گیے ہین - اب تو اوس سے پہلے
تہم جا کہ تیری قوم کا کوئی آدمی باقی نہ رہے - اس پر خون کا جوش فرو ہوگیا - اور بنوذادان
نے قتل موقوف کر دیا - اور کہا مین اوسپر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

ہین۔ اور مین تصدیق کرتا ہون اور مجھے یقین ہے۔ کہ اوس کے سوا اور کوئی پروردگار نہین ہے۔

پہر اوس نے بنی اسرائیل سے کہا۔ کہ گوورز نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تمہین اس قدر قتل کرون کہ خون اوس کے لشکر تک بہ کر چلا جائے۔ اور مین اوس کے حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ تو اوس کے حکم کی تعمیل کر اس لیے اوس نے ایک گڑہا کھودایا اور گھوڑے۔ خچر۔ گدہے۔ گای۔ بیل۔ بکری اونٹ ذبح کرائے۔ اور جب خون بکثرت ہوگیا۔ تب اوس نے اوس پر پانی ڈلوادیا کہ جس سے وہ بہ گیا۔ اور اوس کے لشکر تک چلا گیا۔ اور جن لوگون کو اوس نے پہلے قتل کیا تہا اونہین ذبح کیے ہوئے مویشی پر ڈلوادیا۔ جب گوورز نے دیکہا کہ اوس کے لشکر تک پہونچ گیا تو اوس نے بنوزاذان کو حکم بہیجدیا۔ کہ اون کے کردار کا انتقام ہوچکا قتل موقوف کردے۔

۱۶۴۔ بنی اسرائیل مین دوبڑے بڑے فسادون کی قرآن شریف مین خبر اور اون کا زمانہ

یہ دوسرا واقعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا۔ چنانچہ اوس کا حال اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد صلعم سے قرآن شریف مین اس طرح بیان فرماتا ہے۔

وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓئِيلَ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا۟ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ ٱلْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَٰكُم بِأَمْوَٰلٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

(اور ہم نے اوسی کتاب توریت مین بنی اسرائیل سے صاف صاف کہدیا تھا۔ کہ تم ضرور ملک مین دو دفعہ فساد کرو گے۔ اور دونو دفعہ لوگون پر بڑی زیادتیان بھی کرو گے تو جب اون فسادون مین سے پہلے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے تمہارے مقابلہ مین اپنے ایسے بندے اُٹھا کر کھڑے کیے۔ جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ تمہارے شہرون کے اندر پھیل گیے اور خدا کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ پھر ہم نے تم کو دشمنون پر غلبہ دیکر دوبارہ تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور بیٹون سے تمہاری مدد کی۔ اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔ اگر اوسوقت تم نے اچھے کام کیے تو اپنے ہی ذاتی فائدہ کے لیے اچھے کام کیے۔ اور اگر بُرے کام کیے تو بھی اپنے ہی لئے۔ پھر جب دوسرے فساد کا وقت آیا۔ تو پھر ہمنے اپنے دوسرے بندون کو اُٹھا کر کھڑا کیا۔ کہ تمکو اس قدر ماریں۔ کہ تمہارے مُنہ بگاڑ دین (اور تمہاری شکلین نہ پہچان پڑین) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس مین گسے تھے۔ اور اوس کو توڑا کھسوٹا تھا اوسی طرح اس دفعہ پھر اوس مین گھسین۔ اور جس چیز پر قابو پائین۔ توڑ پھوڑ اوس کا ستیاناس کر دین۔ اب بھی عجب نہین کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پھر پہلی سی شرارتین کرو گے۔ تو ہم بھی پھر وہی کرینگے جو پہلے کیا تھا یعنی سزا دینگے۔ اور ہمنے کافرون کے لیے جہنم کا جیلخانہ تیار کر رکھا ہے)

اور اِن دونو واقعون مین سے پہلا واقعہ بخت نصر کا اور اوس کے لشکر کا تھا۔ پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اونہین دشمنون پر غلبہ دیکر اون کے دن پھیر دئے۔ اوس کے

بعد یہ دوسرا واقعہ گودرز اور اوس کے لشکر کا ہوا۔ یہ بڑا واقعہ تھا۔ اسمین ملک خراب ہوا۔ مرد مارے گیے بال بچے قید ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا اور بعض اہل علم کہتے ہین۔ کہ یحییٰ کا قتل اردشیر بن بابک کے زمانے مین ہوا ہے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے اُٹھ جانے سے ایک سال چھ ماہ قبل اون کا قتل ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت زکریا کا قتل

۱۶۵۔ حضرت زکریا کا خوف سے بھاگ کر ایک درخت مین گھسنا اور بنی اسرائیل کا اونہین چیر ڈالنا

جب حضرت یحییٰ قتل ہو گیے۔ اور اون کے باپ کو معلوم ہوا۔ تو وہ بھی خوف سے بھاگے اور بیت المقدس کے پاس ایک باغ مین گھسے جسمین بہت درخت تھے بادشاہ نے اون کے پیچھے اون کی تلاش مین آدمی بھیجے۔ ادھر حضرت زکریا ایک درخت کے پاس ہو کر گزرے۔ درخت نے اون کو پکارا۔ اور کہا نبی اللہ میرے پاس آؤ۔ جب وہ اوس کے پاس گیے۔ تو وہ چر گیا۔ اور اوس مین گھس گیے۔ اور درخت جیسا کہ تھا پھر ویسا ہی ہو گیا۔ اور زکریا اوس کے اندر رہ گئے۔ پیچھے ابلیس آیا۔ اور اون کی چادر کا پلو پکڑ لیا۔ اور درخت سے باہر نکال لیا۔ تاکہ جب تلاش کرنے والون کو خبر دے۔ تو اس پلو کو دکھا کر اپنی بات کو سچ ثابت کرے۔ پھر وہ ڈھونڈھنے والون کے پاس آیا اور اونہین خبر دی۔ اور پوچھا کہ تم کیا ڈھونڈھتے ہو۔ کہا ہم زکریا کو ڈھونڈھتے ہین۔ کہا اوس نے اوس درخت پر سحر کیا ہے۔ اور اس سبب سے درخت چر گیا اور وہ اوسمین گھس گیا ہے۔ اونہون نے کہا ہم کیونکر تجھے سچا سمجھین۔ ابلیس نے کہا مین تمہین

ایک نشانی دکھاتا ہون - جس سے تم میری بات کو سچ سمجھ جاؤ گے - پھر اوس نے اونہین چادر کا پلو دکھایا - تب اونہون نے کلہاڑی لی - اور درخت کے دو ٹکڑے کیے - اور اوسے آرہ سے چیر ڈالا - اس سے حضرت زکریا مر گئے - تب اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایک بڑے خبیث کو اسرائیلیون پر مسلط کر دیا - اور اوس نے اون کا انتقام لیا -

یہ بھی کہتے ہین کہ اون کے قتل کا سبب یہ تھا - کہ ابلیس نبی اسرائیل کی مجالس مین آیا اور زکریا پر مریم کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگائی - اور اون سے کہا - کہ زکریا کے سوا اور کون ہے جس سے وہ حاملہ ہوئی ہو - یہی شخص اوس کے پاس جایا آیا کرتا ہے - اس پر بنی اسرائیل نے اونہین ڈھونڈھا - اور وہ بھاگ گیے - بعد اسکے اوسیطرح کا بیان ہے جیسا اوپر گزرا -

حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت و نبوت اور اخیر وقت تک کے حالات

۱۶۶ - حضرت مسیح کی پیدایش کا زمانہ اور اون کی اور اون کی ماں مریم کی عمر وغیرہ - -

اور حضرت مسیح کی ولادت ملوک طوائف کے زمانے مین ہوئی ہے - مجوس کہتے ہین - کہ جب سکندر سرزمین بابل پر غالب ہو گیا ہے اوس سے پینسٹھ برس بعد حضرت مسیح پیدا ہوئے ہین - اس وقت اشکانیون کی حکومت کو اکیاون برس گزرے تھے لیکن نصاریٰ کہتے ہین - کہ سرزمین بابل پر سکندر کے غلبہ سے تین سو ترسٹھ[۳۶۳] برس بعد اون کی پیدایش ہوئی ہے - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ حضرت مسیح کی پیدایش سے چھ مہینے پیشتر حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تھے - اور بی بی مریم تیرہ برس کی عمر مین اور

ایک روایت مین ہے پندرہ برس اور کسی کسی کے نزدیک بیس برس کی عمر مین حاملہ ہوئی تھین - اور حضرت عیسیٰ کی عمر اوس وقت کہ وہ اُٹھائے گیے بتیس برس اور کچھ روز کی ہوئی تھی - اور مریم اس کے بعد چھ برس اور زندہ رہین - اس لیے اون کی کل عمر اکیاون برس کی ہوئی - اور حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ کے اُٹھ جانے سے قبل قتل ہوئے ہین - اور حضرت مسیح تیس سال کی عمر مین نبی اور رسول ہوئے تھے -

۱۶۷ - مریم کا یوسف سے منسوب ہونا اور ساتھ رہنا اور فرشتہ کا ایک تالاب پر آکر اونہین حاملہ کرنا

بی بی مریم کو جو کنیسہ کی خدمت کے واسطے محرر کر دی گئی تھین اون کا حال تو ہم اوپر ذکر کر چکے ہین - بی بی مریم اور اون کے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن ماثان جو بڑھئی تھا کنیسہ کی خدمت کیا کرتے تھے - اور یوسف حکیم اور نجار تھا - اپنے ہاتھ سے کام کرتا اور اوس سے صدقہ دیا کرتا تھا - اور نصاریٰ کہتے ہین - کہ بی بی مریم اس یوسف کے ساتھ منسوب ہوئی تھین - مگر یوسف نے ابھی اون کے ساتھ قربت نہین کی تھی ان کی قربت حضرت مسیح کے اُٹھ جانے کے بعد ہوئی ہے - واللہ اعلم -

ان دونو کا یہ قاعدہ تھا - کہ جب بی بی مریم اور یوسف کا پانی ہو چکتا - تو دونو اپنے گھڑے لیتے اور اوس تالاب مین جاتے جہان پانی تھا اور وہان سے پانی لیا کرتے اور پھر کنیسہ کو لوٹ آیا کرتے تھے - اوس روز کہ جب مریم سے جبرئیل ملے ہین اون کا پانی ختم ہو چکا تھا - اونہون نے یوسف سے کہا - کہ چلو پانی لے آئین - یوسف نے کہا میرے پاس تو پانی ہے - اور کل تک کافی ہوگا - اس لیے مریم نے اپنا گھڑا لیا - اور اکیلی پانی لینے کے لیے چلی گئین - اور اوس تالاب مین پہونچین - وہان اونہون نے جبرئیل کو دیکھا - جنہین اللہ تعالیٰ نے خاص آدمی کی صورت مین متمثل

کر دیا تھا۔ جبرئیل نے کہا مریم اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ کہ مین تمہین ایک پاک سرشت لڑکا دون۔ قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ○ (بی بی مریم نے کہا کہ اگر تم تقی ہو تو مین تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہون کہ تم میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) تقی ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو۔ اور ایک روایت مین ہے کہ تقی ایک آدمی کا نام تھا وہ سمجھین کہ یہ وہ ہی شخص ہے۔ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ○ قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِیًّا ○ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّلِنَجْعَلَهٗٓ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا (جبرئیل نے کہا۔ کہ مین تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ ہون۔ اور اس غرض سے آیا ہون۔ کہ تم کو ایک پاک سرشت لڑکا دون۔ بی بی مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھکو تو کسی مرد نے چھوا تک بھی نہین ہے اور نہ مین باغی (یعنی زانیہ) ہون۔ جبرئیل نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ جیسے مین کہتا ہون۔ تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ بات کہ تمہارے لڑکا پیدا کرو ون مجھ پر آسان ہے اور اوس سے غرض یہ ہے۔ کہ لوگون کے لیے ہم اوس کو اپنی قدرت کی ایک نشانی بنائین۔ اور دنیا مین اوسے اپنی رحمت کا ذریعہ قرار دین اور یہ بات ہمارے یہان سے فیصل ہو چکی ہے۔) جب جبرئیل نے یہ بات کہی تو بی بی مریم نے اللہ کے حکم کے واسطے سر تسلیم خم کر لیا۔ اور اونہون نے اون کی کرتی کے گریبان مین پھونک دیا اور واپس چلے گئے۔ اور اون کو حمل رہ گیا۔ پھر اونہون نے اپنا گھر ابھرا۔ اور اپنے مکان کو لوٹ آئین۔

۱۶۸۔ یوسف کا مریم کے حاملہ ہونے پر پریشان ہونا اور مریم سے اوسکا حال پوچھنا

بی بی مریم اور اون کے چچا کا بیٹا یوسف نجار عبادت مین ایسے مشہور تھے۔ کہ کوئی شخص

اون سے بڑھکر نہین سمجھا جاتا تھا۔ اور یہ یوسف اون کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ اور جب اوسے مریم کے حاملہ ہونے کی خبر ہوئی۔ تو سب سے اول اوسی نے اس بات کو بُرا سمجھا۔ اور اوسے یہ بات دیکھکر نہایت حیرت ہوئی۔ اور اس سوچ مین ہوا کہ اس کا سبب کیا قرار دے۔ جب اوس نے چاہا۔ کہ اون پر تہمت لگائے۔ تو اوسے اون کی پارسائی کا خیال ہوتا تھا۔ اور اسی کے ساتھ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ مجھ سے کبھی ایک ساعت کو علیحدہ بھی نہین ہوئی ہین۔ اور جب یہ چاہتا تھا کہ اونہین اس عیب سے بری سمجھے۔ تو بھی حمل کو دیکھکر بری بھی نہین سمجھ سکتا تھا جب یہ متضاد خیالات نے اوس کے دل مین گرانی کی۔ تو اوس نے بی بی مریم سے کہا اور اس طرح تمہید کی۔ کہ تیری طرف سے میرے دل مین ایک ایسی بات آئی ہے۔ کہ جسے مین چاہتا ہون فراموش کردون اور چھپا ڈالون۔ مگر مین نے ہر چند کوشش کی۔ لیکن مین اپنے ارادہ مین کامیاب نہ ہوا۔ اس لیے کچھ کہنا چاہتا ہون۔ مریم بولین کہو کوئی اچھی بات۔ یوسف نے کہا مجھے یہ بتا۔ کہ بغیر تخم کے بھی کبھی کھیتی پیدا ہوا کرتی ہے۔ کہا ہان ہوتی ہے۔ یوسف نے کہا کوئی درخت بغیر بارش کے پیدا ہوتا ہے۔ کہا ہان ہوتا ہے۔ یوسف نے کہا کبھی بے مرد کے بھی بچا پیدا ہوتا ہے۔ کہا ہان ہوتا ہے۔ بی بی مریم نے کہا۔ تجھے نہین معلوم جب خدا تعالیٰ نے پہلے کھیتی پیدا کی تو تخم کہان تھا۔ اور جب درخت پہلے پیدا کیے۔ تو اوس وقت بارش کہان تھی۔ اوسی پروردگار نے بارش کو درختون کی زندگانی قرار دیدیا ہے۔ لیکن جب اوس نے اونہین پیدا کیا تھا تو ہر ایک شئے کو الگ الگ پیدا کیا تھا۔ کیا تو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بغیر تخم اور بارش کے نباتات کے پیدا کرنے کی طاقت

نہین ہے۔ یوسف نے کہا مین تو یہ نہین کہتا۔ بلکہ مین یہ سمجھتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے اوس پر قادر ہے۔ وہ جب کچھہ کرنا چاہتا ہے تو وہ کُن" (یعنی ہوجا) کہدیتا ہے اور چیزین ہوجاتی ہین۔ مریم نے کہا تجھے کیا یہ نہین معلوم۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو بغیر مرد عورت کے پیدا کیا ہے۔ کہا بے شک۔ جب مریم نے ایسی ایسی باتین کہین تو یوسف کے دل مین خیال بیٹھہ گیا۔ کہ مریم پر یہ عنایت کچھہ خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اوسے چھپاتی ہے۔ اس لیے اب اور زیادہ پوچھنا مناسب نہین ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ مریم حیض کی حالت مین ایک طرف کو حجرون مین چلی گئی تھین اور دیوار کے اوس طرف ایک پردہ مین ہوگئی تھین۔ جب حیض سے وہ طاہر ہوگئین۔ تو اونہون نے ایک مرد کو دیکھا۔ اور باقی وہ ہی مضمون ہے جو اوپر آیات قرانیہ کا ذکر کیا گیا۔

۱۶۹۔ زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل کو سجدہ کرنا اور مریم کے حمل کی مدت۔

جب بی بی مریم حاملہ ہوگئین۔ تو اون کی خالہ حضرت زکریا کی بی بی رات کو اون سے ملنے کو آئین۔ جب مریم نے اوس کے لیے دروازہ کھولا۔ تو وہ اوسے چپٹ گئین۔ حضرت زکریا کی بی بی بولی۔ کہ مین حاملہ ہون۔ مریم نے اوس سے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میرے پیٹ کا حمل تیری پیٹ کی حمل کو سجدہ کرتا ہے پھر زکریا کی بی بی کے پیٹ سے یحیٰی پیدا ہوئے۔

بی بی مریم کے حمل کی مدت کی نسبت علما کا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتے ہین کہ نو مہینے حمل رہا۔ یہ نصاریٰ کا قول ہے۔ اور کوئی کہتے ہین آٹھہ مہینے حمل رہا۔ یہ ایک دوسرا

معجزہ ہوا۔ کیونکہ آٹھ مہینے کا بچا اون کے سوا اور کبھی زندہ نہین رہا۔ اور کوئی حمل کی مدت چھہ مہینے اور کوئی تین ساعت اور کوئی ایک ہی ساعت بتاتے ہین۔ اور یہی بات قرآن شریف کے ظاہری الفاظ سے مستنبط ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ (جب جبرئیل نے اونہین لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ تو وہ حاملہ ہوگئین۔ اور ایک الگ دور مکان مین جا بیٹھین) یہان اللہ تعالیٰ نے انْتَبَذَتْ پر ف لاکر تعقیب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسی وقت (درد کی علامتین شروع ہوگئین۔ اور اسی لیے) وہ الگ ہوگئین (مگر یہ ابن اثیر کا خیال صحیح نہین ہے۔ وہ اس حمل رہنے کے شرم کے باعث الگ ہوگئی تھین)

۱۷۰۔ بی بی مریم کا دردزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے پاس چلا جانا۔

جب بی بی مریم کو دردزہ کے آثار معلوم ہوئے تو وہ شرقی محراب کی طرف چلین۔ اور سب سے دور چلی گئین۔ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا (پھر وہ دردزہ کے سبب سے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس چلی گئین۔ اور جب دردزہ ہونے لگا تو لوگون کی شرم سے (اونھون نے کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو مین اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور نسیا منسیا ہوگئی ہوتی) یعنی دنیا سے میرا ذکر میرا نشان مٹ گیا ہوتا۔

بی بی مریم کہتی ہین۔ کہ جب مین ایام حمل مین اکیلی ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتین کرتے اور مین اون سے باتین کیا کرتی تھی۔ اور جب ہمارے پاس کوئی انسان ہوتا تو مین اپنے شکم مین سے اون کی تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتی تھی۔ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَا

نہین ہے۔ یوسف نے کہا مین تو یہ نہین کہتا۔ بلکہ مین یہ سمجھتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے اوس پر قادر ہے۔ وہ جب کچھ کرنا چاہتا ہے تو وہ کُن" (یعنی ہوجا) کہدیتا ہے اور چیزین ہوجاتی ہین۔ مریم نے کہا تجھے کیا یہ نہین معلوم۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم وحوا کو بغیر مرد عورت کے پیدا کیا ہے۔ کہا بے شک۔ جب مریم نے ایسی ایسی باتین کہین تو یوسف کے دل مین خیال بیٹھ گیا۔ کہ مریم پر یہ عنایت کچھ خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اوسے چھپاتی ہے۔ اس لیے اب اور زیادہ پوچھنا مناسب نہین ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ مریم حیض کی حالت مین ایک طرف کو حجرون مین چلی گئی تھین اور دیوار کے اوس طرف ایک پردہ مین ہوگئی تھین۔ جب حیض سے وہ طاہر ہوگئین۔ تو اونہون نے ایک مرد کو دیکھا۔ اور باقی وہ ہی مضمون ہے جو اوپر آیات قرانیہ کا ذکر کیا گیا۔

۱۶۹۔ زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل کو سجدہ کرنا اور مریم کے حمل کی مدت۔

جب بی بی مریم حاملہ ہوگئین۔ تو اون کی خالہ حضرت زکریا کی بی بی رات کو اون سے ملنے کو آئین۔ جب مریم نے اوس کے لیے دروازہ کھولا۔ تو وہ اوسے چپٹ گئین۔ حضرت زکریا کی بی بی بولی۔ کہ مین حاملہ ہون۔ مریم نے اوس سے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میرے پیٹ کا حمل تیرے پیٹ کے حمل کو سجدہ کرتا ہے پھر زکریا کی بی بی کے پیٹ سے یحییٰ پیدا ہوئے۔

بی بی مریم کے حمل کی مدت کی نسبت علما کا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتے ہین کہ نو مہینے حمل رہا۔ یہ نصاریٰ کا قول ہے۔ اور کوئی کہتے ہین آٹھ مہینے حمل رہا۔ یہ ایک دوسرا

معجزہ ہوا۔ کیونکہ آٹھ مہینے کا بچا اون کے سوا اور کبھی زندہ نہین رہا۔ اور کوئی حمل کی مدت چھہ مہینے اور کوئی تین ساعت اور کوئی ایک ہی ساعت بتاتے ہین۔ اور یہی بات قرآن شریف کے ظاہری الفاظ سے مستنبط ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ (جب جبرئیل نے اونہین لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ تو وہ حاملہ ہوگئین۔ اور ایک الگ دور مکان مین جا بیٹھین) یہان اللہ تعالیٰ نے انْتَبَذَتْ پر ف لاکر تعقیب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسی وقت (درد کی علامتین شروع ہوگئین۔ اور اسی لیے) وہ الگ ہوگئین (مگر یہ ابن اثیر کا خیال صحیح نہین ہے۔ وہ اس حمل رہنے کے شرم کے باعث الگ ہوگئی تھین)

۱۷۰۔ بی بی مریم کا دردزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے پاس چلا جانا۔

جب بی بی مریم کو دردزہ کے آثار معلوم ہوئے تو وہ شرقی محراب کی طرف چلین۔ اور سب سے دور چلی گئین۔ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا (پھر وہ دردزہ کے سبب سے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس چلی گئین۔ اور) جب دردزہ ہونے لگا تو لوگون کی شرم سے (اونھون نے کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو مین اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور نسیا منسیا ہوگئی ہوتی) یعنی دنیا سے میرا ذکر میرا نشان مٹ گیا ہوتا۔

بی بی مریم کہتی ہین۔ کہ جب مین ایام حمل مین اکیلی ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتین کرتے اور مین اون سے باتین کیا کرتی تھی۔ اور جب ہمارے پاس کوئی انسان ہوتا تو مین اپنے شکم مین سے اون کی تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتی تھی۔ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ

اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا (پھر جبرئیل نے اوس سے) یعنی پہاڑ کے نیچے سے (یا یون کہو کہ اوس چشمہ سے جو مریم کے تلے خدا کی قدرت سے بہ نکلا تھا اونہین آواز دی کہ رنجیدہ خاطر نہو۔ دیکھو تیرے پروردگار نے تیرے نیچے ایک سری کردی ہے) سری کے معنی ہین چھوٹی ندی جسے اللہ تعالیٰ نے اون کے نیچے بہا دیا تھا۔ اب بعض تو اس آیت کو مِنْ تَحْتِهَا بکسر المیم پڑہتے ہین اور جبرئیل کو منادی بتاتے ہین۔ کہ ندا جبرئیل نے دی تھی اور بعض اوسے مَنْ تَحْتَهَا بفتح المیم پڑہتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ یہ حضرت عیسیٰ کا قول ہے جنہین اللہ تعالیٰ نے اسی وقت سے نطق دیدیا تھا وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ○ (اور کھجور کی جڑ کو پکڑ کر اپنی طرف کو ہلاؤ) کہتے ہین کہ یہ جڑ کٹی ہوئی تھی۔ جب بی بی مریم نے اوسے ہلایا۔ تو وہ کھجور کا ایک درخت ہوگئی۔ اور ایک روایت ہے کہ وہ کٹی ہوئی ڈالی تھی۔ جب اونپر دردزہ کی شدت ہوئی۔ تو اونہون نے اوسے پکڑ لیا۔ کہ اسی مین وہ کھڑی ہوکر ہری اور پھل دار ہوگئی۔ اور اون سے کہا گیا۔ وھزی الیك بجذع النخلة (تم پر کے پکے تازی کھجورین جھڑ پڑینگی) پھر تازی کھجورین گر پڑین۔ فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا (پھر مزہ سے کھجورین کھاؤ اور چشمہ سے پانی پیو۔ اور بیٹے کو دیکھ دیکھ آنکھین ٹھنڈی کرو۔ پھر جب کوئی آدمی تم کو نظر پڑے تو اوس سے اشارہ سے کہو کہ مین نے خدا کے لیے روزہ کی منت مان رکھی ہے۔ آج مین کسی انسان سے بات چیت نہ کرونگی) اوس زمانہ مین یہ دستور تھا۔ کہ جو شخص روزہ رکھتا تو شام تک وہ کسی سے بات نہین کرتا تھا۔

۱۷۱۔ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے پر اسرائیلیون | جب بی بی مریم کا بچا پیدا ہوگیا۔ تو ابلیس نکلا

کا بی بی مریم کو مطعون کرنا۔ اور بنی اسرائیل سے جاکر کہا۔ کہ مریم کے بچا ہوا ہے۔ تو وہ لوگ مریم کی تلاش مین آئے۔ اور چارون طرف خوب تلاش کیا۔ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ (پھر مریم لڑکے کو گود مین لے اپنے لوگون کے پاس آئین) یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ یوسف نجار نے بچے کو چالیس روز تک ایک غار مین رکھا تھا۔ اوس کے بعد وہ مریم کے لوگون کے پاس اوسے لایا تھا قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ○ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ○ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ○ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (جب اونہون نے بچے کو دیکھا۔ تو کہنے لگے مریم یہ تو تو نے بہت ہی برا کام کیا ہے۔ ہارون کی بہن (جس سے مراد ہارون موسیٰ کے بھائی نہین بلکہ مریم کا کوئی بھائی مراد ہے) نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا۔ اور نہ تیری مان ہی بدکار تھی) یہ تو نے کیا حرکت کی بی بی مریم حضرت ہارون کی نسل سے تھین۔ جو حضرت موسیٰ کے بھائی تھے۔

یہ ایک روایت اس طرح لکھی ہوئی ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ وہ ہارون کی نسل سے نہ تھین۔ وہ سبط یہودا بن یعقوب کی نسل سے اور سلیمان بن داؤد کے خاندان مین تھین۔ یہ لوگ صالح اور نیک مشہور تھے۔ اور حضرت ہارون لاوی بن یعقوب کی نسل مین تھے۔ پھر بی بی مریم نے وہ ہی جواب اون کو دیا جس کا بعد مین اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا تھا۔ جب اونہون نے چاہا کہ بی بی مریم جواب دین (تب مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔) وہ اس سے بڑے غصہ مین آئے (اور کہنے لگے) کہ تیرا مسخرہ پن تو ہمین تیری بدکاری سے بھی برا معلوم ہوتا ہے (بھلا ہم گود کے بچے سے کیسے بات کرین) یہ سنکر (وہ) یعنی حضرت عیسیٰ (بول اُٹھے۔ کہ مین اللہ کا بندہ ہون۔ اوس

اوس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجکو پیغمبر بنایا ہے۔ اور مین کہین بھی رہون۔ مجھے بابرکت کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے۔ کہ جب تک مین زندہ رہون نماز پڑہون اور زکوۃ دیا کرون۔) اس مین حضرت عیسیٰ نے سب سے اول عبودیت کا اقرار کیا۔ تاکہ جو لوگ اون کی الوہیت کے معتقد ہین اون کے برخلاف اچھی بڑی حجت قایم ہوجائے۔ اس وقت بی بی مریم کے لوگون نے ہاتھون مین پتھر اٹھا لئے تھے۔ کہ اونھین سنگسار کردین۔ لیکن جب اون کے بیٹے نے کلام کیا۔ تو اونھون نے مریم کو چھوڑ دیا۔ پھر حضرت عیسیٰ اوس وقت تک نہ بولے جب تک کہ اون کی عمر اور بچون کی طرح باتین کرنے کی نہ ہوگئی۔

۱۷۲۔ یوسف نجار کا مریم اور اون کے بچے کو مصر کو لیجانا۔

پھر بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ مریم کو حمل زکریا سے ہوا ہوگا یہی اوس کے پاس جاتا آتا تھا۔ اسواسطے وہ زکریا کی تلاش مین چلے۔ کہ جاکر مار ڈالین۔ زکریا یہ سنکر بھاگے۔ پھر اونھون نے جاکر اور اونھین پکڑکر مار ڈالا۔ اس باب مین اختلاف بھی ہے۔ روایتین مختلف ہین۔ جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔

یہ بھی کہتے ہین کہ جب مریم کے نفاس کا زمانہ قریب آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مریم پر وحی بھیجی کہ تو اپنے لوگون کے ملک سے نکل جا۔ کیونکہ اگر وہ تجھے دیکھینگے تو تجھی شرمندہ کرینگے اور چڑہ آئینگے اور تجھے اور تیرے بچے کو مار ڈالینگے۔ اس واسطے یوسف نجار نے مریم کو لیا۔ اور مصر کی طرف چلدیا۔ پھر جب وہ مصر کے حدود مین پہونچا۔ تو وہان مریم کے دردزہ شروع ہوا۔ اور جب بچا پیدا ہوا۔ تو اونھین بڑا رنج ہوا۔ تب اون سے کہا گیا۔ کہ رنجیدہ نہ ہو۔ تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو پکڑکر اپنی طرف ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی تازہ کھجورین جھڑ پڑینگی۔ پھر اونھین کھاؤ پیو۔ اور آنکھین ٹھنڈی کرو اور تم کو کوئی

آدمی نظر پڑے تو کہدینا کہ مین نے خدا کے لیے روزہ کی منت مان رکھی ہے تو مین کسی آدمی سے آج بات نہین کرسکتی - پھر اون پر تازہ تازہ کھجورین ٹوٹ ٹوٹ کر گرتی تھین اور یہ موسم سرما کا تھا -

۱۷۳ - حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شیاطین کی حالت -

جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے - تو تمام بت اوندہے ہوگیے اور شیاطین پر ایک اضطراب پھیل گیا - اس سے وہ اکٹھے ہوکر ابلیس کے پاس آئے - جب اوس نے اون کو دیکھا - تو پوچھا کہ کیا ہے - اونھون نے اپنا حال بیان کیا - تو ابلیس نے کہا - کہ زمین پر کہین کوئی نیا واقعہ ہوا ہوگا اور یہ کہکر اوڑا - اور اون کے پاس سے چلدیا - اور وہان پہونچا جہان حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے - وہان اوس نے فرشتون کو دیکھا - کہ اونہین گھیرے ہوئے ہین - تو اوس نے جانا - کہ یہین پر کوئی بات ہوئی ہے - لیکن فرشتون نے اوسے حضرت عیسیٰ تک نہین جانے دیا - اس واسطے وہ اپنے لوگون کے پاس لوٹ آیا - اور اون سے اس کا حال بیان کیا - اور کہا - کہ کوئی عورت بچا نہین جنتی مگر مین ہمیشہ وہان موجود ہوتا ہون - صرف یہی ایک ایسا پیدا ہوا ہے جہان مین نہین پہونچ سکا ہون - البتہ مجھے امید ہے - کہ اس بچے کے سبب سے جتنے لوگون کو ہدایت ہوگی - اون سے زیادہ مین اوس کی وجہ سے گمراہ کردونگا - پھر مریم اپنے بچے کو مصر کو لیگئین اور وہان اوسے بارہ برس تک چھپائے رہین -

۱۷۴ - بی بی مریم کے مصر جانے کا سبب

مگر میرے نزدیک تو وہ ہی پہلا قول کہ عیسیٰ اپنی قوم کے ملک مین پیدا ہوئے صحیح ہے - کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول فاتت به قومها تحمله اور کیف نکلم من کان فی المهد صبیا سے مستنبط ہوتی ہے - اور یہ بھی کہتے

ہین۔ کہ حضرت مسیح کے پیدا ہونے کے بعد مریم اونہین مصر کو لے گئی تھین۔ اور اونکے ساتھ یوسف نجار بھی تھا۔ اور اس آیت وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ اور اون کی ماں مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔ اور اون دونو کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھیرنے کے قابل اور شاداب بھی تھی لیجاکر پناہ دی) مین جو ربوۃ کا اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے اوس سے بھی مصر کا ملک مراد ہے۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ ربوۃ سے دمشق اور کسی کسی کے نزدیک بیت المقدس وغیرہ مراد ہے۔ اور اس ہجرت کا سبب بنی اسرائیل کے بادشاہ کا خوف تھا۔ یہ بادشاہ روم کی طرف سے تھا۔ اور اوس کا نام ہیرودوس تھا یہودیون نے اوسے بہکا دیا تھا۔ کہ اونہین قتل کردے۔ اس لیے مریم اور اون کے شوہر یوسف مصر کو چلے گیے۔ اور وہین بارہ برس تک مقیم رہے۔ جب یہ بادشاہ مر گیا تو پھر شام کو لوٹ آئے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ ہیرودوس نے اون کے قتل کا ارادہ نہین کیا تھا۔ بلکہ جب تک حضرت عیسیٰ اُٹھائے نہ گیے تب تک اوس نے ان کا حال بھی نہین سنا تھا۔ مریم اور یوسف کو جو خوف ہوا تھا وہ صرف یہودیون سے ہی تھا واللہ اعلم۔

حضرت مسیح کی نبوت اور اون کے بعض معجزات

۱۷۵۔ حضرت عیسیٰ کا بے دیکھے چورونکو بتانا اور خالی مشکو نمین شراب پیدا کردینا۔

جب بی بی مریم مصر مین تھین۔ تو ایک دہقان کے مکان مین رہا کرتی تھین۔ جس کے مکان مین فقرا اور مساکین آکر ٹھیرا کرتے تھے کہین اوس کے مکان مین کچھ چوری ہوگئی۔

لیکن اوس دہقان نے کسی مسکین پر تہمت نہ لگائی۔ اس سے بی بی مریم کو بڑا ملال ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ کہ اون کی ماں آزردہ اور ملول ہین۔ تو کہا۔ کہ کیا مین چوری کے مال کا تم کو پتہ بتا دون۔ مریم نے کہا۔ ہان حضرت عیسیٰ نے کہا۔ کہ یہ مال ایک اندہے اور ایک لنجے نے ملکر چرایا ہے۔ اندہا لنجے کو اٹھا کر لایا تھا۔ اور اوس نے چوری کی تھی۔ لوگون نے اندہے سے کہا کہ لنجے کو اٹھا کر لیچل۔ بولا کہ مجھ مین اس قدر طاقت کہان ہے۔ حضرت مسیح نے اوس سے کہا۔ کل شام جب تم نے چوری کی تو اوسے کیسے اٹھا کر لایا تھا۔ آخر کار اونہون نے اقرار کیا۔ اور مال واپس کر دیا۔

اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اسی دہقان کے ہان کچھ مہمان آئے۔ اور اوس کے یہان شراب پلانے کو نہ تھی اس سے وہ بڑا مشوش ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ تو دہقان کے گھر مین گئے۔ وہان گھڑون کی دو قطارین رکھی تھین۔ اون کے منہون پر اونہون نے ہاتھ پھیر دیا۔ اور اون پر سے گزر گئے۔ اس سے تمام گھڑون مین شراب بھر گئی۔ اس وقت اون کی عمر بارہ برس کی تھی۔

وہ بچون سے وہ باتین بھی بغیر دیکھے کہدیا کرتے تھے جو اون کے گھر والے کہا کرتے اور وہ اپنے گھرون مین کہا سنا کرتے تھے۔

۱۷۶۔ حضرت عیسیٰ کا ایک مردہ کو زندہ کرنا۔ وہب نے بیان کیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ عیسیٰ بچون کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ کہ ایک لڑکے نے دوسرے بچے پر حملہ کیا۔ اور اوسکے پانو مین کچھ مارا جس سے بچہ مر گیا اور اوس مقتول کو جو خون مین ڈوبا ہوا تھا حضرت مسیح کے پیرون مین ڈالدیا۔ انہین لوگ پکڑ کے اوس شہر کے حاکم کے پاس لے گئے۔ اور بیان کیا۔ کہ عیسیٰ نے اس بچے کو مار ڈالا ہے۔ حاکم نے ان سے دریافت کیا۔

تو اونہون نے کہا مین نے تو نہین مارا ہے۔ لیکن اوس نے ان کی بات کو جھوٹ سمجھا اور سپاہیون نے چاہا کہ انہین گرفتار کرلین۔ حضرت عیسیٰ نے کہا۔ تو اوس بچے کو میرے پاس لاؤ۔ مین اوس سے پوچھونگا کہ تجھے کس نے مارا ہے۔ لوگون کو انکی اس بات پر بڑا تعجب ہوا۔ لیکن آخر کو اونہون نے اوس مقتول کو اون کے سامنے لاکر حاضر کیا۔ حضرت عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تو اوس نے اوس مردہ کو زندہ کردیا۔ حضرت عیسیٰ نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھے کس نے مارا ہے۔ کہا فلان شخص نے مجھے قتل کیا ہے۔ جس نے مارا تھا اوس کا نام بتادیا۔ بنی اسرائیل نے اوس مقتول سے عیسیٰ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم ہے۔ پھر وہ مقتول اوسی وقت مرگیا۔

۱۷۷۔ حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ سے مختلف رنگون کے کپڑے رنگنا۔

عطا نے ذکر کیا ہے۔ کہ بی بی مریم نے حضرت عیسیٰ کو ایک رنگریز کے پاس تعلیم کے واسطے سپرد کردیا تھا۔ اس رنگریز کے پاس کچھ کپڑے رنگنے کو اکٹھے ہوگئے۔ اور ایک ضرورت اوسے پیش آئی۔ جہان اوسے جانا ضرور تھا۔ اس لیے اوس نے حضرت عیسیٰ سے کہا۔ کہ مین تو جاتا ہون۔ یہ کپڑے فلان فلان رنگ کے رنگنا ہین۔ اور جس رنگ کا جو کپڑا رنگنا ہے اوسمین مین نے اوسی رنگ کا تاگا لگا دیا ہے۔ تو اوسے اوسی رنگ مین رنگ لینا اور جب تک مین لوٹ کر آؤن تیار کر رکھنا۔ حضرت مسیح نے اون کپڑون کو لیا۔ اور سب کو ایک ہی رنگ کے مٹکے مین ڈالدیا۔ جب رنگ ریز آیا۔ تو اوس نے پوچھا کپڑے تو نے رنگ لیے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا رنگ لیے کہا کہان ہین۔ اونہون نے کہا اس مٹکے مین ہین۔ پوچھا۔ کہ سب کے سب اسی مین

ہین - عیسیٰ نے کہا ہان - رنگریزیہ بات سنکر بڑا ناراض ہوا - اور کہا کہ کپڑون والے کیا کہینگے - تو نے تو یہ بڑا غضب کیا - کہ سب کپڑے ایک ہی رنگ مین رنگ ڈالے - حضرت مسیح نے کہا جلدی نہ کر - تو اون کپڑون کو نکالکر دیکھ - اس پر وہ رنگ ریز اُٹھا - تو اونہین نکال کر دیکھتا کیا ہے - کہ اون مین سے ہر ایک کپڑا اوسی رنگ کا رنگا ہوا ہے جس طرح کا کہ اوسکے مالک نے رنگنے کے لیے کہا تھا - رنگ ریز یہ حالت دیکھکر حیرت مین ہوگیا - اور جان گیا - کہ یہ کچھ اللہ تعالی کی قدرت کا کرشمہ ہے

۱۷۸ - حضرت مسیح کی نبوت اور مریضون کا علاج کرنا اور اون کے حواری -

جب حضرت عیسیٰ اور اون کی مان شام کو لوٹ کر آئے - تو وہ ایک گانو ناصرہ نام مین آکر سکونت پذیر ہوئے - اور اسی ناصرہ گانون سے اون کو ناصری اور اون کے متبعین کو نصاریٰ کہنے لگے - یہان وہ تینتیس ۳۳ سال کی عمر تک رہے - اس وقت اللہ تعالی نے اون پر وحی بھیجی اور حکم دیا - کہ وہ لوگون مین جائین اور اونہین اللہ کی طرف بلائین - اور مریضون زخمیون مادرزاد اندھون مبروصون وغیرہ بیمارون کا علاج کرین اس پر حضرت مسیح نکلے - اور اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کرنے لگے - اور مخلوق نے اون کی طرف رجوع کیا - اور اونکے اتباع کثرت سے ہوگئے - اور تمام مخلوق مین اون کا چرچا پھیل گیا -

ایک مرتبہ حضرت مسیح کسی بادشاہ کے یہان کھانا کھانے گیے - اوس نے مخلوق کی دعوت کی تھی - یہ بھی ایک طباق پر کھانے کو بیٹھ گئے - اور اوس سے کھانا کھانے لگے - لیکن کتنا ہی اوس مین سے کھایا - مگر کھانا طباق مین سے کچھ کم نہ ہوا - جتنا تھا اُتنا ہی رہا - بادشاہ نے یہ دیکھکر ان سے پوچھا - آپ کون ہین - کہا مین عیسیٰ ابن مریم ہون - یہ سنتے ہی بادشاہ نے اپنی بادشاہی سے کنارہ کیا - اور اپنے چند دوستونکو

لیکر ان کے ساتھ ہولیا - یہی لوگ حوارئین کہلاتے ہین - اور لعبنس کہتے ہین کہ حواری وہ رنگریز اور اوس کے ساتھی ہین جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے - اور کوئی بیان کرتے ہین کہ حواری کچھہ شکاری یا دھوبی یا ملاح تھے - واللہ اعلم - ان حواریون کی تعداد بارہ تھی -

۱۷۹ حضرت عیسی کا نمین سے ردی پانی نکالنا اور چمگادر کی مورت مین جان ڈالنا اور اندھون کو ڈھیون کو اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت او سام اور عزیر وغیرہ کا زندہ کرنا -

ان حواریون کا یہ قاعدہ تھا کہ جب اونہین بھوک پیاس لگتی تو وہ کہتے روح اللہ - ہم بھوکے پیاسے ہین حضرت عیسی ایک ہاتھہ زمین پر مارتے - تو زمین مین سے ہر ایک آدمی کے لیے دو روٹیان اور کچھہ پانی پینے کے لیے نکل آتا - جب حواریون کو اسطرح کھانے کو ملتا تو وہ کہتے کہ ہم مین افضل کون ہے - جب ہم چاہتے ہین تو آپ ہمین کھانا کھلاتے اور پانی پلاتے ہین - حضرت عیسی فرماتے کہ تم مین افضل وہ ہی شخص ہے جو اپنے ہاتھہ سے کمائی کرکے کھاتا ہے - اس واسطے اون کے حواری اُجرت پر کپڑے دھونے لگے -

جب اللہ تعالی نے اونہین اپنا رسول کیا - تو اونہون نے مخلوق کو معجزات دکھائے اور مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بنائی - اور اوسپر پھونک دیا - وہ اللہ کے حکم سے زندہ پرندہ ہو گئی - کہتے ہین کہ یہ چمگادڑ ہے جسے حضرت عیسی نے بناکر جان ڈالدی تھی -

اوس زمانے مین طب کا بڑا چرچا تھا - اس واسطے اونہون نے مادرزاد اندھون کو آنکھین دین - کوڑھیون کو چنگا کیا اور مردون کو جلایا - انہین لوگون مین سے جنہین حضرت عیسی نے جلایا ایک شخص عازر بھی تھا - وہ حضرت عیسی کا دوست تھا عازر کی

بہن نے عیسیٰ کے پاس کسی کی معرفت کہلا بھیجا۔ کہ عازر کا برا حال ہے۔ وہ مرتا ہے آکر دیکھہ جاؤ۔ حضرت عیسیٰ اوس کے پاس کو چلے۔ تین دن کا راستہ تھا۔ جب یہ وہان پہونچے۔ تو اوسے مرے ہوئے تین دن ہو چکے تھے اور قبر مین بھی گاڑ دیا تھا حضرت عیسیٰ اوس کی قبر پر گئے۔ اور اوس کے واسطے دعا کی۔ تو وہ زندہ ہو گیا اور مدت تک زندہ رہا۔ اور اوس کے اولاد بھی پیدا ہوئی۔

حضرت عیسیٰ نے ایک عورت بھی جلا دی تھی اوس کے بھی بچے پیدا ہوئے تھے۔ اور اس سے بڑھکر یہ ہے کہ اونہون نے سام ابن نوح کو بھی زندہ کیا تھا۔ ایک مرتبہ وہ حواریین مین بیٹھے ہوئے حضرت نوح کا اور دنیا کے غرق ہونے اور اون کی کشتی کا ذکر کر رہے تھے۔ لوگون نے کہا۔ کہ اگر آپ کسی ایسے شخص کو جلا دین جو اوس معاملہ کی گواہی دے تو بہت ہی اچھا ہو۔ اس واسطے وہ ایک ٹیلہ پر آئے اور کہا یہ سام ابن نوح کی قبر ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام زندہ ہو گیے۔ اور پوچھا کیا قیامت کا وقت آگیا۔ حضرت مسیح نے کہا نہین لیکن مین نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی۔ اوس نے تمھین زندہ کر دیا ہے۔ لوگون نے سام سے حالات دریافت کیے۔ اور اونہون نے سب معاملہ بتایا۔ پھر وہ مردہ ہو گیے۔

اور اونہون نے عزیر نبی کو بھی زندہ کیا تھا۔ نبی اسرائیل نے اون سے کہا۔ کہ عزیر کو زندہ کر دے۔ ورنہ ہم تجھے جلا دینگے۔ اس واسطے حضرت عیسیٰ نے اللہ سے دعا مانگی۔ تو عزیر زندہ ہو گئے۔ لوگون نے اون سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کیسے شخص ہین۔ عزیر نے کہا۔ کہ مین جانتا ہون۔ وہ اللہ کے بندے اور اوس کے رسول ہین۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ نے یحییٰ ابن زکریا کو بھی جلایا۔ اور کتنے ہی اور آدمی

بھی جلائے تھے اور وہ خود پانی پر خشکی کی طرح چلا کرتے تھے۔ اور پانی مین نہین ڈوبتے تھے۔

مائدہ کا نازل ہونا

۱۸۰۔ حضرت عیسیٰ کی دعا سے خوان کا آسمان سے نازل ہونا۔

حضرت عیسیٰ کے بڑے بڑے معجزات مین سے ایک مائدہ کے نازل ہونے کا معجزہ بھی ہے۔ اور سبب اس کا یہ تھا۔ کہ اون کے حوارئین نے کہا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ ۚ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُہٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تمہارے پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک دسترخوان اُتارے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے) دعا مانگی اور (کہا۔ اے اللہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم پر آسمان سے کھانے کا خوان اُتار۔ اور خوان کا اُتارنا ہمارے اگلون اور پچھلون سب کے لیے عید قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت اچھا مین خوان تو تم پر اُتارتا ہون لیکن پھر بھی جو شخص میری خدائی کا انکار کرتا رہیگا تو ہم اوس کو ایسے سخت عذاب مین مبتلا کرینگے۔ کہ دنیا جہان مین کسی کو بھی ایسی سزا نہین دینگے۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر آسمان سے خوان نازل کیا۔ اوسمین روٹی اور گوشت تھا اور کتنا ہی کھاؤ ختم ہی نہین ہوتا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ وہ اس وقت تک برابر اُتارتا رہیگا۔ جب تک کہ تم اوسے جمع کر کے نہ رکھو۔ لیکن ایک دن بھی نگزرا تھا کہ اونھون نے جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ فرشتے آئے تھے اور وہ خوان

لائے تھے۔ اوسمین سات روٹیان اور سات مچھلیان تھین۔ فرشتون نے لاکر اونکے سامنے رکھا۔ اور اون کے سب آدمیون نے اوّل سے آخر تک پیٹ بھر کے کھالیا یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اوسمین جنت کے کچھ پھل تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ گوشت کے سوا اوسمین سب قسم کا کھانا تھا۔ کسی کسی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اوس مین ایک مچھلی تھی۔ جسمین ہر قسم کا مزہ تھا۔ اون مین پانچ ہزار آدمیون سے زائد تھے جب اونہون نے اوسے کھایا تو سب کا پیٹ بھر گیا۔ اور بول اُٹھے کہ تو اللہ کا رسول ہے۔

۱۸۱۔ مائدہ کے انکار سے لوگون کا خنزیر کی صورت بنجانا اور حضرت مسیح اور اون کے حوارئین کا اوسے نہ کھانا۔

پھر وہ لوگ خوان مین سے کھا کر ادھر اودھر چلے گئے۔ اور جا بجا اس کے ذکر تذکرہ کرنے لگے مگر جو لوگ وہان موجود نہ تھے۔ اونہون نے اوسے جھوٹا سمجھا۔ اور کہا تم پر اوس نے نظر بندی کردی ہوگی۔ اس سے بعض لوگ جنہون نے خوان مین سے کھایا تھا بہک گئے۔ اور کافر ہوگیے۔ اللہ تعالیٰ نے اونہین خنزیر بنا دیا۔ اونمین کوئی عورت اور بچا نہ تھا۔ تین دن تک وہ خنزیر کی صورت مین رہے۔ پھر سب کے سب مر گئے۔ اور اون کے اولاد نہین ہوئی۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اس مائدہ مین سرخ رنگ کا دسترخوان تھا۔ اور اوس کے نیچے اور اوپر ابر تھا۔ جب وہ نازل ہوا ہے تو لوگ اوسے دیکھ رہے تھے۔ وہ اوپر سے آتے آتے اون کے سامنے آگیا۔ اسے دیکھکر حضرت عیسیٰ رو پڑے۔ اور کہا۔ "اے اللہ مجھے شاکر کر۔ اے اللہ اسے رحمت کا باعث کر اور اسے عذاب اور عذاب کا یادگار نہ بنا۔ اور یہود اوسے دیکھ رہے تھے۔ کہ ایسی چیز تو ہم نے کبھی نہین دیکھی۔ اور اوس کی سی عمدہ خوشبو کبھی نہین سونگھی۔ شمعون حواری نے پوچھا۔ روح اللہ

یہ دنیا کا کھانا ہے یا جنت کا کھانا۔ حضرت مسیح نے فرمایا یہ کھانا نہ تو دنیا کا ہے اور نہ جنت کا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ پھر اونہون نے کہا جو تم چاہتے تھے وہ تمہارے لیے موجود ہے کھاؤ۔ عرض کیا۔ کہ روح اللہ آپ پہلے کھائے۔ کہا معاذ اللہ مین تو یہ کبھی نہ کھاؤنگا۔ اور اوس مین سے نہ تو حضرت عیسیٰ نے کھایا۔ اور نہ اون کے حواریون نے کھایا۔

پھر حضرت عیسیٰ نے مریضون زخمیون اور فقرا کو بلایا۔ اور اونہون نے اس مین سے کھایا۔ یہ لوگ ایک ہزار تین سو تھے۔ سب کا پیٹ بھر گیا۔ اور کھانا جتنا تھا اوسی قدر موجود رہا۔ کچھ بھی کم نہ ہوا۔ اور اوس کے کھانے سے مریض اور زخمی اچھے ہو گئے۔ اور فقیر غنی ہو گئے۔ پھر مائدہ آسمان کو اون کی نظرون کے سامنے اُٹھ گیا اور نظرون سے غائب ہو گیا۔

اور چونکہ حواریون نے اوسمین سے کھانا نہ کھایا اس لیے اونہین بڑا افسوس ہوا۔ یہی کہتے ہین۔ کہ یہ مائدہ چالیس دن آتا رہا تھا۔ ایک دن بیچ آیا کرتا تھا۔

۱۸۲۔ مائدہ سے امیرونکا انکار اور صورت مسخ ہونا

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو حکم دیا تھا۔ کہ اس مائدہ مین سے کھانے کی اجازت فقیرون کو دین اور دولتمندون کو اوسے نہ کھلائین جب حضرت عیسیٰ نے اس طرح کیا۔ تو امیرون کو بڑا ناگوار گزرا۔ اور وہ اسی لیے اوسکے نزول سے ہی انکار کرنے لگے۔ اور اوسمین اونہین شک ہو گیا۔ اور اونہون نے دوسرے لوگون کے دلون مین بھی شک ڈالدیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجی۔ اور فرمایا کہ ہم نے شرط کی تھی۔ کہ جو لوگ ہماری خدائی کا پھر بھی انکار کرتے رہین گے تو ہم اون کو ایسے سخت عذاب مین مبتلا کرینگے کہ دنیا جہان مین کسی کو

بھی ایسی سزا نہ دینگے - پھر اللہ تعالیٰ نے اون مین سے تین سو تینتیس ۳۳۳ آدمیون کی صورت مسخ کردی اور اونہین خوک بنا دیا جب لوگون نے یہ حالت دیکھی تو بہت گھبرائے اور حضرت عیسیٰ کے پاس دوڑتے آئے حضرت عیسیٰ بھی اون خنزیرون کو دیکھکر روے - اور جب اون خنزیرون نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا تو وہ بھی روئے اور عیسیٰ کے گرد فدا ہوئے - حضرت عیسیٰ اونہین نام بنام پکارتے اور وہ اپنے نام سن سن کر سرون سے اشارہ کرتے جاتے تھے - مگر بات زبان سے نہین کرسکتے تھے یہ خنزیر تین روز زندہ رہے پھر مر گئے -

حضرت مسیح کا آسمان پر اُٹھ جانا اور اپنی ماں کی پاس آنا اور پھر آسمان پر چلا جانا

۱۸۳ - یہودیون کا حضرت عیسیٰ اور اون کی ماں پر تہمت لگانا - اور عیسیٰ کا آسمان پر اُٹھنا اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا

کہتے ہین - کہ حضرت عیسیٰ کے پاس کچھ یہودی آئے - اور اونہین دیکھکر بولے - کہ یہ ساحر ساحرہ کا بیٹا ہے اور گالیان دین - اور اونہین اور اون کی ماں کو تہمت لگائی - (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا) جب حضرت عیسیٰ نے یہ سنا - تو اون نے اون پر بددعا کی - اور اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا مقبول فرماکر اونہین خنزیر بنا دیا - جب اسرائیلیون کے سردار نے دیکھا تو بہت گھبرایا - اور ڈر کر یہودیون کو اس بات پر متفق کیا - کہ حضرت عیسیٰ کو قتل کردین - یہودی سب متفق ہوئے اور اون سے آکر سوال جواب کیے - حضرت عیسیٰ نے کہا - اے یہودیو اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہے - یہ سنکر یہودی بڑے جوش مین آئے - اور اون پر مار ڈالنے کو تیار ہوگیے - اللہ تعالیٰ نے اس واسطے جبرئیل کو اون کے پاس بھیجا - اور اونہون نے

عیسیٰ کو پکڑکر ایک مکان کی کھڑکی مین پہونچا دیا - جس کے چھت مین ایک روزن تھا اسی روزن سے حضرت عیسی کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھا لیا -

جب یہودیون کے سردار نے دیکھا - کہ عیسیٰ اس مکان مین چلے گیے تو اوس نے اپنے ایک آدمی کو جس کا نام نطلیانوس تھا اوس مکان کے اندر جانے اور اون کے قتل کرنے کا حکم دیا - جب نطلیانوس وہان گیا تو وہان کسی کو بھی نہ پایا - نطلیانوس کی صورت حضرت عیسی کی سی ہوگئی - جب وہ باہر نکلا تو لوگون نے جانا کہ وہ ہی عیسیٰ ہے اس واسطے اوسے قتل کر ڈالا - اور صلیب دیدی - ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے رفیقون سے کہا تھا - کہ کون آدمی یہ بات چاہتا ہے کہ اوس کی صورت میری سی ہوجائے اور لوگ اوسے قتل کر ڈالین - ایک شخص نے اون مین سے کہا روح اللہ مین چاہتا ہون - کہ آپ کی صورت ہوجاؤن اور آپ کے بدلے مارا جاؤن چنانچہ اوس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہوگئی - اور وہ ہی مقتول ومصلوب ہوا - یہ بھی کہتے ہین - کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کی شکل کا ہوکر مصلوب ہوا - وہ ایک اسرائیلی تھا اور اوس کا نام بھی یوشع تھا -

۱۸۴ - حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور حوارئین سے دعا چاہنا اور اون پر نیند کا غلبہ -

کہتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح سے کہا - کہ وہ اس دنیا سے اب نکل جائین گے تو عیسیٰ موت سے نہایت گھبرائے اور اپنے حوارئین کو بلایا - اور اون کی دعوت کی اون کے لئے کھانا پکوایا - اور کہا آج رات کو میرے پاس رہو مجھے تم سے کچھ کام ہے جب وہ رات کا کھانا کھانے بیٹھے - تو حضرت عیسیٰ اون کی خاطرداری کے لیئے اُٹھے - جب وہ کھانا کھا چکے - تو حضرت عیسیٰ اپنے آپ اون کے ہاتھ دُھلانے

اور اپنے کپڑے سے اونہین پونچھنے لگے۔ تو اونہون نے اس پر تعجب کیا۔ اور اچھا نہ سمجھا۔ حضرت عیسی نے کہا۔ کہ جو کچھہ مین کرون اوسے آج کرنے دو۔ اگر کوئی میری بات کو آج نہ مانیگا تو وہ میرا نہین ہے۔ اس لیے سب خاموش ہو گیے اور جس طرح اونہون نے کیا اوسمین کچھہ نہ بولے۔ جب حضرت عیسیٰ فارغ ہو گیے۔ تو اون سے کہا۔ کہ مین نے جو کھانے کے وقت تمہاری خدمت کی اور تمہارے ہاتھ دھلائے یہ اس لیئے تھا۔ کہ تم میری باتین سیکھہ کر میرا اتتبع کرو۔ اور آپس مین ایک دوسرے پر غرور نہ کرو۔ اب رہی میری حاجت جو مجھے آج تم سے ہے وہ یہ ہے کہ میرے واسطے دعا کرو اور خوب اچھے دل سے دعا مانگو۔ کہ اللہ تعالیٰ میری موت کو ٹالدے۔

غرض جب وہ دعا کرنے کے لیے تیار ہوئے۔ تو اون پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ اور دعا کی طاقت ہی نہ رہی۔ حضرت عیسیٰ اونہین جگاتے۔ اور کہتے سبحان اللہ ایک رات بھی میرے لیے تم سے صبر نہین ہوتا اس پر وہ کہنے لگے۔ ہم نہین جانتے کہ ہمین کیا ہو گیا ہے۔ ہم تو رات کو بات چیت کیا کرتے۔ اور بہت دیر تک رات مین جاگتے رہتے تھے۔ مگر آج رات ہم مین جاگنے کی طاقت ہی نہین رہی ہے۔ اور ہر چند ہم دعا کرنا چاہتے ہین۔ مگر ہم سے دعا ہو ہی نہین سکتی ہے۔

۱۸۵۔ حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا انکار اور ایک حواری کا اونہین پکڑوانا اور یہودیون کا حضرت عیسیٰ کے دھوکہ مین ایک اور شخص کو صلیب پر چڑہانا اور قتل کرنا۔

پھر حضرت مسیح نے کہا۔ چرواہا جائیگا۔ تو بکریان پریشان ہو جائینگی (یعنی مین غائب ہوا۔ کہ حواری متفرق ہو جائینگے) اور اپنے مرنے کی خبر دی۔ پھر کہا صبح کے مرغ کے آواز دینے سے پیشتر تین مرتبہ تم مین سے ایک شخص میرا دوست ہونے سے انکار کریگا۔ اور نیز تم

مین سے ایک شخص بہت ہی تھوڑے درہمون پر مجھے فروخت کریگا اور وہ میری قیمت کو کھائیگا - پھر وہ نکلے اور اپنی اپنی راہ چلے گئے - اور یہود حضرت مسیح کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اونہون نے حضرت مسیح کے حواریون مین سے شمعون کو کہین پکڑ پایا - کہا یہ اوس کا شاگرد ہے -

علما کا اس باب مین اختلاف ہے - کہ وہ آسمان پر جانے سے پہلے مرے یا نہین کوئی تو کہتے ہین - کہ بغیر مرے ہی آسمان پر چلے گیے - اور کوئی کہتے ہین کہ وہ مر گئے اور تین گھنٹہ مرنے کے بعد اللہ نے اونہین زندہ کر کے اوپر اوٹھا لیا - جب وہ آسمان کو اُٹھے گیے - تو اللہ تعالیٰ نے اون سے کہا کہ نیچے اُترو -

پھر جب شمعون سے مسیح کی نسبت سوال کیا گیا - تو کہا مین اوسے نہین جانتا - اس لیے اونہون نے اوسے چھوڑ دیا اور اس طرح اونہون نے تین مرتبہ اوس سے سوال جواب کیے - کہ اسی مین مرغ نے بانگ دی - تو شمعون رویا اور اس سے اوسے بڑا رنج ہوا -

اور ایک شخص انہین حواریونمین سے یہودیون کے پاس آیا - اور اونہین مسیح کا پتا بتایا - اور یہودیون نے اوسے تیس ۳۰ درہم دئے - اور اوس گھر مین جہان حضرت مسیح تھے - اون کو لوا لے گیا - اور اوسمین گسا - اللہ تعالیٰ نے اس وقت اونہین اُٹھا لیا - اور اسی پتا بتانے والے کو اونکی صورت کا کر دیا - یہودیون نے اس لیے اوسے پکڑ کر باندھ لیا - اور لے آئے اور کہنے لگے - تو تو مردون کو جلاتا - اور فلان فلان کام کرتا تھا - اب تو اپنی جان تو ہم سے بچا لے - اور وہ آدمی کہتا تھا - کہ مین نے تمہین عیسیٰ کا پتا بتایا ہے - مگر اونہون نے اوس کی بات نہ سنی اور اوسے لکڑی کے پاس لے گئے - اور اوس پر اوسی چڑھا دیا

اور صلیب دیدی۔

اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب حضرت عیسیٰ کے حواری نے اون لوگون کو حضرت مسیح کا پتا بتایا۔ تو وہ اوس کے پیچھے پیچھے گئے۔ اور اوس گھر مین جاکر حضرت عیسیٰ کو پکڑ لیا۔ اور صلیب دینے کے لیے لے آئے اس پر تمام دنیا مین اندھیرا ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو بھیجا۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ کے اور اون لوگون کے درمیان آگئے۔ اور جس نے بتایا تھا اوس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہوگئی۔ اس واسطے یہودیون نے صلیب دینے کے لیے اوسے ہی پکڑ لیا۔ اوس نے ہر چند کہا۔ کہ مین نے تمھین راستہ بتایا ہے۔ مگر اونھون نے اوس کی بات پر کچھہ التفات نہ کیا اور اوسے قتل کرکے صلیب پر چڑھا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تین گھنٹہ اور بعض کے نزدیک سات گھنٹہ تک مار کر زندہ کیا۔ اور اوپر اٹھا لیا۔

۱۸۶۔ حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس آسمان سے اُتر کر آنا اور حواریون کو رسول کرکے ملک مین بھیجنا

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا۔ تم نیچے اُترو اور مریم کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ ایسی تم پر روتی ہین۔ کہ ایسا کوئی نہین رویا ہے۔ اور نہ کسی کو اون کے برابر رنج ہوا ہے۔ اس لیے حضرت عیسیٰ سات دن کے بعد اُترے اور جب حضرت عیسیٰ اوترے تو پہاڑ نور سے چمکنے لگا۔ بی بی مریم اوس شخص کے پاس کھڑی رو رہی تھین جو مصلوب پڑا تھا۔ اور اون کے پاس ایک اور عورت بھی تھی۔ جو پہلے مجنون تھی اور اوسے حضرت عیسیٰ نے اچھا کیا تھا حضرت عیسیٰ نے اون دونو سے کہا۔ کیون روتی ہو۔ کہا تجھ پر روتے ہین۔ کہا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس اُٹھا لیا ہے۔ اور مجھے کچھ بھی تکلیف نہین ہوئی ہے۔ اور یہ جو مصلوب پڑا ہے مین نہین ہون۔ بلکہ اوسے

میرے شبہ مین اُنہون نے صلیب پر چڑہا دیا ہے۔

پہر اپنی ماں سے حضرت عیسیٰ نے کہا۔ کہ میرے حواریون کو جمع کرو۔ جب اونہون نے جمع کیا۔ تو حضرت عیسیٰ نے اونہین اللہ کی طرف سے رسول کر کے ملک مین روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ جو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اوسی کی مخلوق مین تبلیغ کرین۔ پہر اللہ تعالیٰ نے اونہین اوپر اٹھا لیا۔ اور اونہین پر دیدے۔ اور نور کا لباس پہنا دیا۔ اور کہانے پینے کی لذت اون سے لے لی۔ اور وہ فرشتون کے ساتھ اوڑ گیے اور اب وہ وہین رہتے ہین۔ اور ایک انسان ملکی صفات اور زمینی الاصل آسمانی سیرت ہو گئے ہین۔ پہر حواری حضرت عیسیٰ کے حکم کے بموجب ملکون مین ادہر اُدہر چلے گیے۔ یہی وہ رات ہے۔ جس مین اللہ تعالیٰ نے اونہین نیچے اُتارا تھا۔ اس رات کی یادگار مین نصارے ہر سال اوسی تاریخ بجور سلگایا کرتے ہین۔

۱۸۷۔ یہودیون کا حواریون کو تکلیف دینا اور ہیرودس کا اونہین بچانا اور نصرانی ہو جانا۔

اب جو حواری باقی رہ گئے اون کی ایذا پر یہودیون نے کمر باندہی اور اونہین تکلیف اور گالیان دینے لگے۔ یہ بات روم کے بادشاہ ہیرودس نے سنی۔ جس کی حکومت مین یہودی رہتے تہے۔ یہ ایک بت پرست بادشاہ تہا۔ لوگون نے اوس سے کہا کہ اسرائیلیون مین ایک شخص تہا۔ جو معجزہ دکہایا کرتا تھا۔ مردون کو زندہ کرتا مٹی کی چڑیون مین جان ڈالتا اور غیب کی خبرین دیا کرتا تہا۔ اوسے یہودیون نے زبردستی مار ڈالا۔ وہ کہتا تھا کہ مین خدا کا رسول ہون۔ اس بادشاہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس کا تذکرہ مجھ سے کسی نے نہین کیا۔ اگر مجھے یہ حال معلوم ہوتا۔ تو مین اونہین کبھی قتل نہ کرنے دیتا۔ پہر اوس نے حوارئین کو بلایا۔ اور یہودیون سے اونہین چھڑایا۔ اور

حضرت عیسیٰ کے دین کا اون سے حال پوچھا۔ جب اونہون نے اس مذہب کی حقیقت سنائی تو وہ اون کا تابع ہوگیا۔ اور جو شخص مصلوب ہوا تھا اوسے وہان سے پہنچا دیا۔ اور جس لکڑی پر اوسے صلیب دی تھی اوس کو لیا۔ اور بڑی تعظیم کے ساتھ حفاظت سے رکھا۔ اور بنی اسرائیل کو خوب تنگ کیا۔ اور اون کے بہت آدمی قتل کر ڈالے۔ رومیون مین جو نصرانی مذہب پھیلا ہے اوسکی اصل یہی ہے

ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ یہ ہیرودوس بادشاہ روم کے بڑے بادشاہ ملقب بہ قیصر کا ایک نائب تھا۔ اس قیصر کا نام طیباریوس تھا۔ اور اوس کو بھی بادشاہ کہتے تھے۔ اور طیباریوس نے تیئیس برس بادشاہی کی ہے۔ ان مین سے حضرت مسیح کے ارتفاع تک اوسکی حکومت کو اٹھارہ برس کچھ دن گزرے تھے۔

باب التاسع عشر

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم اور ہر زبان کی کتابیں اردو
ہندی فارسی عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ جلد ان نرخ بعدہ دیا جاوے گا
سے لیتھو میں طبع ہوتی ہیں - عدالتوں و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے کاغذات
بھی چھپتے ہیں یہ نامی مطبع تیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت
ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کرتا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز
افزوں ہے اور اس مطبع میں کتب بہ نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف
و عمدہ چھاپی جاتی ہیں جن صاحبوں کو کچھ چھپوانا ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے
معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کیلئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی و وافی ہیں فقط

المشتہر

محمد قادر علیخان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ